مریم مسجد - جماعتِ احمدیہ آئرلینڈ کی پہلی مسجد

پہلا شمارہ ۲۰۱۰

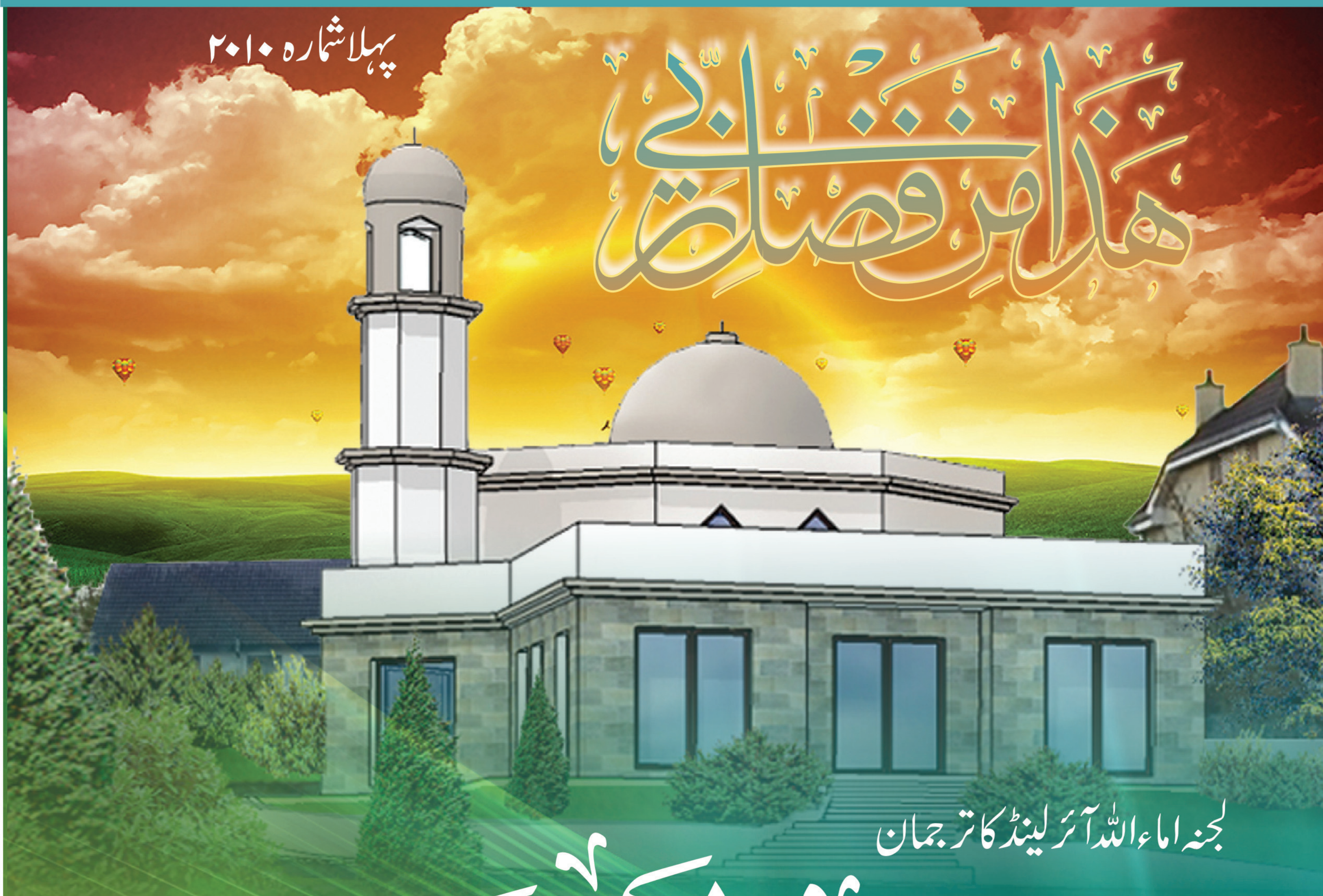

لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کا ترجمان

مریم

یہ روز کر مبارک

سُبحانَ مَن یَّرانِی

پیغام حضورِ انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن
11/5/10

پیاری ممبرات لجنہ و ناصرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ بات باعث مسرت ہے کہ لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کو اپنا میگزین "مریم" شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

"مریم" میگزین کے پہلے شمارہ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ تمام احمدی خواتین اور بچیاں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں پہچانیں۔ ہمیشہ اپنے تقدس کا خیال رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نیک تربیت کریں اور اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن کی طرف ہر احمدی ماں اور بیٹی کو اپنی اپنی حیثیت میں توجہ دینی چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو مامور زمانہ کی جماعت میں داخل ہونے کی جو توفیق دی ہے یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

"تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔"

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونا بلاشبہ خوش بختی کی علامت ہے۔ لیکن کیا محض احمدی کہلانا کافی ہے؟ ہرگز نہیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لئے تقویٰ کو بنیادی شرط قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

پس آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کا رہن سہن، وضع قطع، بول چال اور ہر حرکت و سکون اس بات کی گواہ ہوں کہ آپ کے اندر خشیت الٰہی پائی جاتی ہے۔ آپ کے نیک اعمال ہی آپ کے دعویٰ بیعت کو سچا ثابت کریں گے اور آپ کے نیک نمونہ ہی سے آپ کی نسلیں اپنی آئندہ زندگی کی راہیں متعین کریں گی۔ وہ نیک اعمال کیا ہیں؟ یہی کہ جن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں بجا لایا جائے اور جن سے بچنے کی نصیحت کی ہے ان سے بیزاری اور دوری اختیار کی

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کا ترجمان

مریم

2010ء

شمارہ نمبر :۔1

مدیرہ: راشدہ کرن خان

زیر نگرانی:

طیبہ مشہود صاحبہ

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ

اور مکرم اِبراہیم نونن صاحب

مربی سلسلہ آئرلینڈ

لے آؤٹ، ڈیزائننگ و سرورق:

راشدہ کرن خان

معاونات:

ناجیہ نصرت ملک،

شمیفہ ظہیر، ندامنّان،

نازیہ ظفر، سمیرا ملک

خصوصی شکریہ:

مکرم مسعود ارشد خان صاحب (جرمنی)

برائے رابطہ مدیرہ مریم

Email: *kirankh2@yahoo.de*

ishaat.lajna@gmail.com

اس شمارے میں

☆ اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلمہ کے طور پر پیش کیا ہے 6

☆ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے کی اطاعت کی جائے 8

☆ نظم ۔ میری نظر میں گھر وہ ہے 9

☆ سرچشمۂ ہدایت 11

☆ سوانح حیات حضرت مصلح موعودؓ 13

☆ دعائیں اور بس دعائیں 16

☆ میرا پردہ اور حیا 18

☆ نظم ۔ میرا پردہ 22

☆ مالی قربانی کا جہاد 23

☆ دعوت الیٰ اللہ 24

☆ توکّل علیٰ اللہ اور مالی قربانی 25

☆ مرد وعورت دونوں کا اپنے سسرال سے نیک سلوک 26

☆ ’’ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ کسی پر انگلیاں اٹھاتے پھریں‘‘ 28

☆ انٹرنیٹ کا استعمال 29

☆ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے 33

☆ ’’تمام مرسلوں کے سرتاج ﷺ‘‘ 34

☆ سانحہ لاہور کے شہداء کے نام نظم 35

☆ نئی نسل کی تربیت 37

☆ حضرت مسیح موعودؑ اور تربیت اولاد 39

☆ نظامِ خلافت کی اطاعت اور فرمانبرداری 40

☆ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے 41

☆ ایک خوبصورت شام 42

☆ خوش رہنا سیکھئے 45

☆ شرائط بیعت 47

قرآنِ کریم

الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ

وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۔ (البقرہ ۲۶۳)

ترجمہ: جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ان کے رب کے پاس ان (کے اعمال) کا بدلہ (محفوظ) ہے۔ اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

احادیث نبوی ﷺ

عَنۡ اَسۡمَاءَ بِنۡتِ اَبِیۡ بَکۡرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا اَنَّھَا جَائَتۡ اِلَی النَّبِیَّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لَا تُوۡعِیۡ فَیُوۡعِیَ اللّٰہُ عَلَیۡکِ اِرۡضَخِیۡ مَا اسۡتَطَعۡتِ۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

ترجمہ۔حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔ اپنے روپئوں کی تھیلی کا منہ (بخل کی راہ سے) بند کرکے نہ بیٹھ جانا، ورنہ پھر اس کا منہ بند رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یہ ظاہر ہے، کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں۔ کہ مال سے بھی محبت کرو، اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں، کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال چھوڑتا ہے۔ وہ صرف اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے، بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۷-۴۹۸)

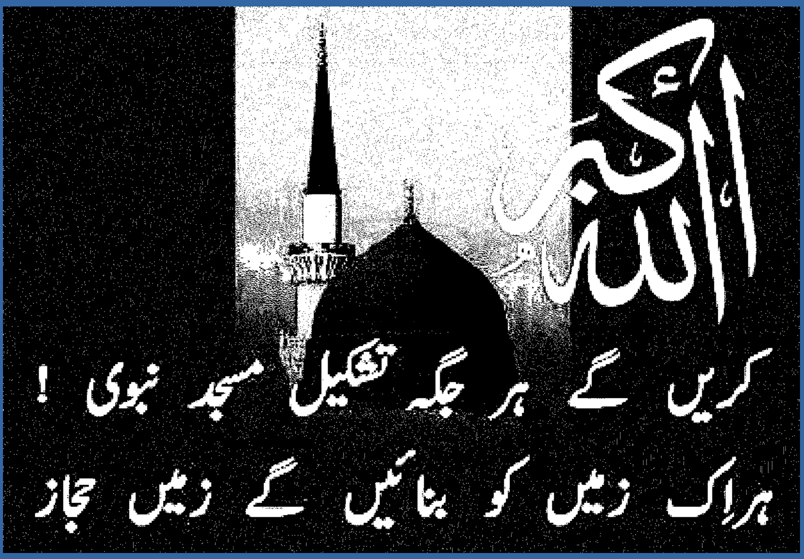

پیغام
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

پیاری ممبرات لجنہ و ناصرات!

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

میرے لئے یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ لجنہ اماء اللہ آئر لینڈ کو اپنا میگزین ''مریم'' شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے دُوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

''مریم'' میگزین کے پہلے شمارہ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ تمام احمدی خواتین اور بچیاں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں پہچانیں۔ ہمیشہ اپنے تقدس کا خیال رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نیک تربیت کریں اور اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن کی طرف ہر احمدی ماں اور بیٹی کو اپنی اپنی حیثیت میں توجہ دینی چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو مامورِ زمانہ کی جماعت میں داخل ہونے کی جو توفیق دی ہے یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''تم نے وہ وقت پایا ہے، جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مظبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔''

(اربعین نمبر۴ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونا بلاشبہ خوش بختی کی علامت ہے۔ لیکن کیا محض احمدی کہلانا کافی ہے؟ ہرگز نہیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لئے تقویٰ کو بنیادی شرط قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔'' (کشتئی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲)

پس آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کا رہن سہن، وضع قطع، بول چال اور ہر حرکت و سکون اس بات کی گواہ ہوں کہ آپ کے اندر خشیتِ الٰہی پائی جاتی ہے۔ آپ کے نیک اعمال ہی آپ کے دعویٰ بیعت کو سچا ثابت کریں گے اور آپ کے نیک نمونہ ہی سے آپ کی نسلیں اپنی آئندہ زندگی کی راہیں متعین کریں گی۔ وہ نیک اعمال کیا ہیں؟ یہی کہ جن باتوں کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے انہیں بجالایا جائے اور جن سے بچنے کی نصیحت کی ہے ان سے بیزاری اور دوری اختیار کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصدِ پیدائش عبادت قرار دیا ہے۔ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اس کے بتائے

ہوئے طریق اور شرائط کے مطابق وقت پر نماز ادا کریں۔ پھر ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔اس کے لئے ہر احمدی گھرانے میں التزام ہونا چاہیئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو روحانی خزائن ہمیں اپنی کتب کی شکل میں عطا فرمائے ہیں ان کا کثرت سے مطالعہ کیا جائے۔وقتاً فوقتاً جن بنیادی باتوں کی طرف خلفاء کی طرف سے خطابات اور تقاریر میں توجہ دلائی جاتی ہے ان پر خود بھی عمل کیا جائے اور اپنے بچوں کو بھی ان پر عمل کی ترغیب دلائی جائے۔

یورپ کے ماحول میں بعض ایسی برائیاں ہیں جو عدم توجہ کے نتیجہ میں طرزِ زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔اس میں ایک تو لباس ہے جو ہر احمدی ماں اور بیٹی کو ایسا پہننا چاہیے جس سے اس کے تقدس کی حفاظت ہو۔اس کا لباس اس کی پاکدامنی کا مظہر ہو اور ہماری بزرگ خواتین کی روایات کا امین ہو۔

پھر میڈیا کی برائیاں ہیں جن سے ہر حال میں اپنے آپ کو بچانا لازم ہے ورنہ آپ کے اور آپکی اولاد کے دین کی سلامتی کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

اس لئے ان باتوں پر خاص دھیان دیں اور دنیا کی چمک دمک اور جدت پسندی کے وہ شوق جو آپ کی نسلوں کو دین سے دور کرنے والے ہیں ہمیشہ ان سے بیزاری اختیار کریں۔اس لئے آپ کو اپنے بچوں کی دلچسپیوں کی سمت درست کرنے کی ضرورت ہے جس کا بہترین طریق یہ ہے کہ آپ اپنے بچوں کے اندر خلیفۂ وقت کی باتیں سننے کا شوق اجاگر کریں۔یہ وہ طریق ہے جس سے آپکی نسلیں خود بخود دین سے محبت کرنے لگیں گی۔انشاءاللہ

آپ میں سے بہت سی وہ ہیں جن کے بڑوں نے احمدیت بڑی قربانیوں سے حاصل کئے۔آج جو دنیوی نعماء اور آسائشیں آپ کو نصیب ہیں یہ انہیں قربانیوں کا شیریں پھل ہیں۔اس لئے ان قربانیوں کو ہرگز نہ بھولیں۔جو مائیں ہیں وہ اپنا نیک نمونہ پیش کریں اور بچوں کی تربیت پر نظر رکھیں۔جو بچیاں ہیں وہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور دنیا کی آسائشوں سے اپنے آپ کو پاک وصاف رکھیں۔اگر آپ نے اس طرح اپنے شب و روز گزارے تو اس کے نتیجہ میں آپ کا جو نیک نمونہ ظاہر ہوگا وہ ایک ایسی خاموش تبلیغ ہوگی جو آہستہ آہستہ معاشرے پر ضرور اثر انداز ہوگی۔

اللہ آپ میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی اور ایک مثالی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

پیغام انچارج دفتر لجنہ سیکشن

پیاری بہن مکرمہ طیبہ مشہود، صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ آئر لینڈ

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخریت ہوں گی۔ آپکے رسالہ 'مریم' کے اجراء کا سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ یقیناً یہ ایک محنت طلب کام ہے۔ آپ سب مجلس عاملہ اور خصوصاً آپکی اشاعت ٹیم مبارکباد کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس پرخلوص کوشش کو قبول فرماتے ہوئے اس رسالہ کو ممبرات کے علم و معرفت میں ترقی اور ازدیاد ایمان کا باعث بنائے۔ آمین۔ آپ کے میگزین کے ذریعہ اپنی پیاری بہنوں اور بچیوں کی خدمت میں مجھے صرف دو باتیں عرض کرنا ہیں۔

۱۔ اپنے آپ کو ہر وقت اس بات کا محتاج سمجھیں کہ آپ کو علم سیکھنے کی بہت ضرورت ہے اور آپ کے پاس ابھی کچھ نہیں بلکہ آپ نے بہت کچھ علم حاصل کرنا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک دولت کا پجاری ہر وقت اپنی دولت بڑہانے کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ ہماری دولت ہمارا علم اور معرفت ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حکمت کی بات مومن کی گمشدہ میراث ہے اسے جہاں سے بھی ملے، لے لینا چاہیے۔ پس اپنے علم میں اضافہ کریں، علم کے لئے حریص بن کر۔ آپ کا ذہن ایک بہت بڑی نعمت ہے اسے اچھی باتوں سے پر رکھیں۔ ایسی باتوں سے جن سے آپکو فائدہ ہو۔ اور جن کے سیکھنے سے دوسروں کو بھی فائدہ ہو اور ایسی باتیں نکال دیں جن سے آپکو یا دوسروں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ دنیا کی سب سے بہترین کتاب جو ہر قسم کے علم سے بھری ہوئی ہے۔ جو آپکی تربیت بھی کرتی ہے اور حوصلہ بھی دیتی ہے، وہ قرآن کریم ہے۔ جیسا کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کی قرآن کریم جواہرات کی تھیلی ہے، پس اپنے لئے جواہرات اس میں سے ڈھونڈیں۔ اور اپنی زندگی کا اس طرح حصہ بنالیں کہ جیسے انہیں پہن لیں۔

۲۔ دوسری درخواست اپنی بہنوں سے یہ کہنا چاہوں گی کہ اپنی جسمانی صحت یا خوبصورتی کا جسطرح خیال رکھتی ہیں اور اس کے خراب ہونے پر پریشانی کا اظہار کرتی ہیں اسی طرح روحانی صحت کا خیال بھی رکھیں۔ کیونکہ انسان ان دونوں چیزوں کا مرکب ہے اور کسی ایک طرف کا زیادہ خیال اور دوسری کا کم خیال ہمیں متوازن انسان نہیں بنا سکتا۔ جس طرح ہم یہ دیکھتی ہیں کہ ہمارے بالوں یا پاؤں یا ناخنوں کو توجہ کی ضرورت ہے یا ہمیں اس وقت سونے یا نہانے یا کھانے کی ضرورت ہے اسی طرح اپنے اندر بھی توجہ دیتی رہیں کہ اس وقت کہیں ہمارے اندر تکبر یا حسد کا گند تو نہیں آ گیا۔ کہیں میں اپنے آپ کو زیادہ نیک تو نہیں سمجھنے لگ گئی۔ کہیں میں اتنی بے حس تو نہیں ہوگئی کہ اپنے بہت سے ان غریب رشتہ داروں کو بھول چکی ہوں جن کو مجھ سے کچھ امیدیں ہوں اور میں نے انہیں کبھی یاد تک نہیں کیا۔ انسان کے اندر اس کی قوت نفس ایک ایسا گھوڑا ہے جس کو آپ نے زیر کرنا ہے اور اس پر سوار ہونا ہے نہ یہ کہ وہ آپ پر سوار ہو۔ انسان کی روحانی طاقت ایک بہت بڑا خزانہ ہے، اس خزانے کو اچھی جگہ پر استعمال کریں۔ دین کے کاموں کے لئے استعمال کریں کہ دین کے لئے طاقت اور بہادری دکھلانا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے آپ لجنہ اماء اللہ کے نام سے جانی جاتی ہیں یعنی آپ خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنی والیوں کی جماعت ہیں جس کی ممبر ہونے پر آپ کو بجا طور پر فخر ہے۔ پس اپنی صحت کی حفاظت کریں۔ اپنے محبوب کو اچھی اور اعلیٰ چیز پیش کریں، آپکی عمر کا بہترین وقت، آپکے وقت کا بہترین مصرف، آپکی طاقت کا بہترین استعمال خدا تعالی کی خاطر ہونا چاہئے۔ آپ اس کو اپنا محبوب بنائیں گی تو وہ ضرور آپ کا ہی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح سے دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے اور آپ کا مدد گار ہو اور آپ اس کی محبت کو قرب سے میدانوں تک حاصل کرنے والیاں ہوں۔ اور اپنے عہد کے مطابق اس کی راہ میں ہر طرح کی قربانی کے لئے ہر دم تیار رہنے والیاں ہوں۔ آمین۔

والسلام خاکسارہ

نجمہ احمد

انچارج دفتر لجنہ سیکشن

پیغام صدر لجنہ آئر لینڈ

عزیزی ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ آئر لینڈ

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ آئر لینڈ کو اپنا پہلا علمی و ادبی اور دینی رسالہ شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے جس کا نام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ازراہِ شفقت ''مریم'' منظور فرمایا ہے۔ اسکی اشاعت کا اصل مقصد ہماری بہنوں اور بچیوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم و تربیت کرنا ہے نیز یہ بھی کہ لجنہ اماءاللہ کی تحریری اور تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارا جاے۔ خدا کرے یہ رسالہ ہماری بہنوں اور بچیوں کی ذہنی قابلیتوں کو اُبھارنے اور چمکانے میں مددگار ثابت ہوتا کہ آگے چل کے یہ بچیاں اُس قلمی جہاد میں بھی اہم کردار ادا کر سکیں جو سلطان القلم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام نے جاری فرمایا ہے۔ اِس زمانے میں تلوار کے جہاد کی نہیں بلکہ تعلیم و تربیّت اور تبلیغ کے جہاد کی ضرورت ہے۔

آجکل یورپ میں پردے کے خلاف جو مہم شروع ہو چکی ہے اسکا مقابلہ ہمیں قلم سے کرنا ہے چونکہ اسکا تعلق ہم لجنہ و ناصرات کے ساتھ ہے اسلیئے اسکے خلاف ہمیں ہی قلمی جہاد کرنا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا کرے کہ ہم اسطرح کے حملوں کا اپنی قلم کے ذریعے سر توڑ جواب دے سکیں۔ آمین۔

اس رسالہ کیلئے قارئین سے قلمی معاونت کی درخواست کرتے ہوے خدا کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ اپنی تائید و نصرت فرماے اور خواتین کو دینی اور دنیاوی علوم میں ترقیات سے نوازے۔ قلمی جہاد میں حصّہ لینے کیلئے بیداری پیدا ہو اور ہمیں اگلے شماروں کیلئے دینی، علمی و ادبی علوم سے بھرپور اچھے اچھے مضامین پہنچنے شروع ہو جائیں تا کہ ہمارا یہ رسالہ دعوتِ الی اللہ کا ذریعہ بن جاے اور ترقیات کی منازل طے کرتا چلا جاے اور ایک دن صفِ اوّل کے جریدوں میں جگہ پالے۔ آمین

آخر میں آپ سب سے درخواست ہے کہ اس رسالہ کی مدیرہ مسز کرن خان صاحبہ کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں کیونکہ اس رسالہ کی اشاعت کا سب سے زیادہ کریڈٹ انہیں کو جاتا ہے وہ بہت زیادہ محنت کر رہی ہیں خدا تعالےٰ انہیں جزاے خیر دے۔ آمین

والسّلام

طیبہ مشہود۔ صدر لجنہ آئر لینڈ

قارئین مریم سے چند باتیں

قارئین کرام: خدا کرے آپ جہاں بھی ہوں بخیر و عافیت ہوں اور خدمت دین کے لئے کوشاں۔ 'مریم' کا پہلا شمارہ لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اردو اور انگریزی، ہر دو زبانوں میں 'مریم' پیشِ خدمت ہے۔ تا اردو قارئین کے ساتھ ساتھ انگریزی جاننے والے قارئین بھی مضامین سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور ماؤں کے ساتھ ساتھ بیٹیاں بھی اس رسالے سے مستفید ہوں۔

'مریم' رسالہ کو جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری تمام لجنہ اور ناصرات اس کے ذریعہ لجنہ اماء اللہ کی تحریکات اور ہدایات سے واقف ہوتی رہیں، اور یہ رسالہ ان کے گھروں میں علم کی روشنی بھی پھیلائے۔ خدا کرے ہماری یہ ادنیٰ سی کوشش آپ سب کو پسند آئے۔ اس کے معیار کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنانے، اس کی بہتری اور ترقی کے لئے ہمیں اپنی قیمتی آراء سے ضرور نوازیں۔

اس میگزین کے نام کے حوالے سے ایک بات بتانا چاہوں گی۔ جب لجنہ اماء اللہ آئر لینڈ کے لئے ایک اپنا میگزین بنانے کی منظوری ہمیں پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملی تو میں نے اس کے نام پر غور کیا اور خدا تعالیٰ سے اس کی رہنمائی مانگی۔ اس پر مجھے مسلسل ایک ہی نام ذہن میں آتا رہا،" مریم "۔ پھر اسکا اظہار جب میں نے مربی سلسلہ آئر لینڈ مکرم ابراہیم نونن صاحب کی بیگم صاحبہ سے کیا، تو انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری پہلی مسجد جس کا انشاللہ جلد آئر لینڈ میں سنگِ بنیاد رکھا جانے والا ہے، اس کا نام پیارے حضور نے ازراہِ شفقت 'مریم' منظور فرمایا ہے۔ حقیقت میں یہ کوئی عام بات نہیں، محض خدا کا احسان اور خاص فضل ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس نام کے ذریعہ بہت سے نئے سامان ہماری جماعت کی ترقی کے لئے کر رہا ہے۔ خدا کرے ہم سب مل جل کر اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں اور خلیفہ وقت کی پیار بھری دُعاؤں سے فیض پانے والے ہوں۔ آمین

خاکسارہ تمام تعاون کرنے والی ممبرات کی مشکور و ممنون ہیں۔ خاص طور پر عزیزہ شمیفہ ظہیر، ناجیہ نصرت اور ندامتان کی، جنھوں نے خاکسارہ کی کافی مدد کی۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

مدیرہ 'مریم' اور تمام لجنہ اماءاللہ آئر لینڈ کو اپنی خصوصی دُعاؤں میں یاد رکھیئے۔

آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔ آپ کے تعاون اور دُعاؤں کی محتاج

مدیرہ ۔ راشدہ کرن خان

خدا کا صریح یہ منشاء ہے

کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو

صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں

اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں

حضور علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ شہید کابل کی شہادت کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا بَلۡ اَحۡیَآءٌ یعنی تم ان کو مردے خیال مت کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں وہ تو زندہ ہیں پس شہید مرحوم کا اسی مقام کی طرف اشارہ تھا اور میں نے ایک کشفی نظر میں دیکھا کہ ایک درخت سرو کی ایک لمبی شاخ .... جو نہایت خوبصورت اور سرسبز تھی ہمارے باغ سے کاٹی گئی ہے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے تو کسی نے کہا اس شاخ کو اس زمین میں جو میری مکان کے قریب ہے اس بیری کے پاس لگا دو جو اس سے پہلے کاٹی گئی تھی اور پھر دوبارہ اُگے گی اور ساتھ ہی مجھے یہ وحی ہوئی کہ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا اس کی میں نے یہ تعبیر کی کہ تخم کی طرح شہید مرحوم کا خون زمین پر پڑا ہے اور وہ بہت بارور ہو کر ہماری جماعت بڑھا دے گا..... شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی....... خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا۔ اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں لیکن جس نمونہ کو اس جوان مرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں خدا سب کو وہ ایمان سکھا دے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۵۷،۵۸)

اسی طرح فرمایا: ''اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرُو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا اس شاخ کو زمین میں

دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔''

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ مطبوعہ لندن صفحہ ۷۵۔۷۶)

اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے

امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ جرمنی سے روزمرہ زندگی کے زرّیں اصولوں اور نصائح سے بھرپور خطاب

(23/اگست 2003 بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی جلسہ گاہ مستورات میں لجنہ اماء اللہ سے خطاب)

اسلام کی خوبصورت تعلیم پر مغرب میں جہاں اور بہت سے اعتراض کیے جاتے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ عورت کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک انتہائی جھوٹا اور گھناؤنا الزام ہے جو عورت کے دل سے اسلام کی حسین تعلیم کو نکالنے کے لیے دجالی قوتوں نے لگایا ہے۔ حالانکہ مغرب جو آج عورت کی آزادی کا دعویدار ہے خود یہاں بھی ماضی میں چند دہائیاں پہلے تک عورت کو بہت سے حقوق سے محروم کیا جاتا تھا۔ تفصیلات میں اگر جاؤں تو سارا وقت انہی تفصیلات پر ختم ہو سکتا ہے کہ عورت پر یورپ میں، مغرب میں کیا کیا پابندیاں لگائی جاتی تھیں۔ مختصراً مثال دیتا ہوں کہ عورتوں سے مردں کی نسبت زیادہ کام

اسلام کی خوبصورت تعلیم پر مغرب میں جہاں اور بہت سے اعتراض کیے جاتے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ عورت کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک انتہائی جھوٹا اور گھناؤنا الزام ہے جو عورت کے دل سے اسلام کی حسین تعلیم کو نکالنے کے لیے دجالی قوتوں نے لگایا ہے۔ حالانکہ مغرب جو آج عورت کی آزادی کا دعویدار ہے خود یہاں بھی ماضی میں چند دہائیاں پہلے تک عورت کو بہت سے حقوق سے محروم کیا جاتا تھا۔ تفصیلات میں اگر جاؤں تو سارا وقت انہی تفصیلات پر ختم ہو سکتا ہے کہ عورت پر یورپ میں، مغرب میں کیا کیا پابندیاں لگائی جاتی تھیں۔
مختصراً مثال دیتا ہوں کہ عورتوں سے مردوں کی نسبت زیادہ کام لیا جاتا تھا۔ عورتوں کو مردوں کی جائداد سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو گواہی کا حق حاصل نہیں تھا۔ اور 1891 تک، تقریباً سو سال پہلے تک، بہت سے مغربی ممالک میں عورت کو مرد کی طرف سے وراثت میں جائداد ملنے کا جو حق ہے اس سے محروم رکھا گیا تھا۔ ووٹ کا بھی حق نہیں تھا۔ بعض ملکوں میں طلاق کی صورت میں عورت بچوں کے حق سے بھی محروم کر دی جاتی تھی، بیسویں صدی میں بھی بہت سے ایسے حقوق تھے جن سے عورتیں صرف اس لیے محروم تھیں کہ وہ عورت ہے۔ تو ان لوگوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اسلام پر اعتراض کریں کہ اسلام میں عورت کے حقوق نہیں ہیں۔ پس کوئی عورت کوئی بچی مغرب کے اس دجل سے متاثر نہ ہو۔

اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اگر پہلے اگر مغرب میں عورت کے حقوق نہیں تھے تو اب ہم نے قائم کر دیئے ہیں۔ تو یہ غلط کہتے ہیں۔ یہ اب انہوں نے قائم نہیں کیے بلکہ یہ عورت نے خود لڑ بھڑ کر ایک ردِعمل کے طور پر لیے ہیں اگر آپ ان لوگوں کے گھروں میں جھانک کر دیکھیں تو ان حقوق کے حصول کے بعد مرد جو ظاہراً یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آزادی ہونی چاہیے، عورت کو بھی آزادی ملنی چاہیے، حقوق ٹھیک ہیں، لیکن اس پر مرد عموماً خوش نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ تمام ایک ردعمل کے طور پر ہے اور اس طرح جو حقوق لیے جاتے ہیں وہ یقیناً غیر فطری ہوں گے اور جو چیز فطرت سے ٹکراؤ کے بعد ملے وہ کبھی سکون کا باعث نہیں بنتی۔

آپ مشاہدہ کر لیں مغرب کی زندگی اس نام نہاد آزادی اور غیر فطری حقوق کے بعد بے سکونی اور بے چینی کی زندگی ہے اور جو کوئی بھی اس غیر فطری طرز عمل کو اختیار کرے گا وہ بے سکون ہی ہوگا۔ اس لیے انکی اس چکا چوند سے اتنی متاثر نہ ہوں کہ یہ بہت آزادی کے علمبردار ہیں اور پتہ نہیں ان کی کتنی خوبیاں ہیں۔

اب اس کے مقابل پر دیکھیں کہ فطرت کے عین مطابق چودہ سو سال پہلے اسلام عورت کو کس طرح حقوق دے رہا ہے۔ اس کے مقام کا کس طرح تعین کر رہا ہے۔ اور پھر کس طرح نشان دہی کر رہا ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ نکاح کے وقت تلاوت کی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

اے لوگو مردو اور عورتو! اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو۔ اس سے ڈرو اور اس کے احکامات کی تعمیل کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی اختیار کرو۔ حقوق اللہ ادا کرنے سے تمہارے دل میں اس کی خشیت قائم رہے گی، تمہارا ذہن اِدھر اُدھر نہیں بھٹکے گا، تم دین پر قائم رہو گی، شیطان تم پر غالب نہیں آ سکے گا، حقوق العباد ادا کرو گے۔ تم دونوں مردوں اور عورتوں کے لیے یہ حکم ہے۔

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا پاس کریں۔ اپنے گھروں کو پیار محبت کا گہوارہ بنائیں اور اولاد کے حق ادا کریں۔ ان کو وقت دیں ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں۔ بہت ساری چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جو ماں باپ دونوں کو سکھانی پڑتی ہیں، بجائے اس کے بچہ باہر سے سیکھ کر آئے۔ ایک دوسرے کے ماں باپ، بہن بھائی سے پیار کا

تعلق رکھیں ان کے حقوق ادا کریں اور یہ صرف عورت ہی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مردوں کی بھی ذمہ داری ہے اوراس طرح جو معاشرہ قائم ہوگا وہ پیار محبت اور رواداری کا معاشرہ قائم ہوگا۔اس میں لڑ بھڑ کر حقوق لینے کا سوال ہی نہیں ہے۔تو اس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ ہر عورت ہر مرد ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لیے قربانی کر رہا ہوگا۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری تعلیم ہے۔ یہ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔ یہ عورت اور مرد کی ذمہ داریاں ہیں۔ یہی ہیں جو فطرت کے عین مطابق ہیں۔ میں نے تمہیں چھوڑا نہیں بلکہ میں تم پر نگران بھی ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کس حد تک تم اس پر عمل کرتے ہو۔اگر صحیح رنگ میں عمل کرو گے تو میرے فضلوں کے وارث بنو گے۔تمہیں قطعاً مغربی معاشرے سے متاثر ہونے کی، ان کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

بلکہ وہ تمہارے سے متاثر ہوں گے اور کچھ سیکھیں گے، اسلام کی خوبیاں اپنائیں گے۔اور پھر یہ کہ حقوق ادا کرنے کے طریق کیا ہوں گے، کس طرح اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی۔؟ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے

﴿من عمل صلحامن ذکراوانثی وھومومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃج ولنجزینھم اجرھم باحسن ماکانوا یعملون﴾ (النحل ۹۸)

جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے، مرد ہو یا عورت، ہم ان کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دیں گے۔تو اس آیت سے مزید وضاحت ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو بلا تخصیص اس کے کہ وہ مرد ہیں یا عورت، یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم نیک اعمال بجا لا رہے ہو، میرے حکموں کے مطابق چل رہے ہو، تمہارے اعمال ایسے ہیں جو ایک مومن کے ہونے چاہئیں تو خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا، تمہاری زندگیاں خوشیوں سے بھر دے گا۔

ظاہر ہے جب تم نیک اور صالح اعمال بجا لا رہے ہو گے تو تمہاری اولادیں بھی نیکی کی طرف قدم مارنے والی ہوں گی، اور تمہارے لیے خوشی کا باعث بنیں گی، تمہارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں گی۔ پس ہمارا خدا ایسا نہیں جو ہر وقت اپنی مٹھی بند رکھے۔ دینے میں بخل سے کام نہیں لیتا، بڑا دیالو ہے لیکن تمہارے بھی کوئی فرائض ہیں کچھ ذمہ داریاں ہیں، ان کو ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارشیں تم پر ہوں گی۔

اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا ہے؟

اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا ہے ؟ اس سے کیا توقعات وابستہ رکھی ہیں؟ اس سلسلے میں ایک اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پیش کرتا ہوں۔ کہتے ہیں ۔''اسلام نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی''۔

ایک حدیث میں حضرت اقدس محمدﷺ کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ''آدھا دین عائشہؓ سے سیکھو''۔اور جہاں تک عائشہ صدیقہؓ کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین پر حاوی ہیں۔

بعض اوقات آپ نے علومِ دین کے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپ کے پاس دین سیکھنے کے لیے آپؐ کے دروازے پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؐ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں''۔ (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بر موقعہ جلسہ سالانہ انگلستان ۲۶ر جولائی ۱۹۸۶ء)

تو یہ ہے عورت کے مقام کا وہ حسین تصور جو اسلام نے پیش کیا ہے جس سے ایک سلجھی ہوئی قابلِ احترام شخصیت کا تصور ابھرتا ہے۔وہ جب بیوی ہے تو اپنے خاوند کے گھر کی حفاظت کرنے والی ہے، جہاں خاوند جب گھر واپس آئے تو دونوں اپنے بچوں کے ساتھ ایک چھوٹی سی جنت کا لطف اٹھا رہے ہوں۔

ب ماں ہے تو ایک ایسی ہستی ہے کہ جس کی آغوش میں بچہ اپنے آپ کو محفوظ ترین سمجھ رہا ہے۔جب بچے کی تربیت کر رہی ہے تو بچے کے ذہن میں ایک ایسی فرشتہ صفت ہستی کا تصور ابھر رہا ہے جو کبھی غلطی نہیں کر سکتی، جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔اس لیے جو بات کہہ رہی ہے وہ یقیناً سچ ہے۔اور پھر بچے کے ذہن میں یہی تصور ابھرتا ہے کہ میں نے اسکی تعمیل کرنی ہے۔اسی طرح جب وہ بہو ہے تو بیٹیوں سے زیادہ ساس سسر کی خدمت گزار اور جب ساس ہے تو بیٹیوں سے زیادہ بہوؤں سے محبت کرنے والی ہے۔

اس طرح مختلف رشتوں کو گنتے چلے جائیں اور ایک حسین تصور پیدا کرتے چلے جائیں جو اسلام کی تعلیم کے بعد عورت اختیار کرتی ہے۔تو پھر ایسی عورتوں کی باتیں بھی اثر کرتی ہیں اور ماحول میں ان کی چمک بھی نظر آ رہی ہوتی ہے حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک، کی جواب دہی ہوگی۔ امام نگران ہے اس کی جواب دہی ہوگی ۔ آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے جواب طلبی ہوگی۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس بارے میں بھی جواب طلبی ہوگی۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے بھی جواب دہی ہوگی۔ سنو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے متعلق جواب طلب کیا جائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ۔صحیح مسلم کتاب الا مارۃ)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 18 نومبر 2005)

”خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے کی اطاعت کی جائے“

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ میاں بیوی کے حقوق وفرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک دوسرے کو اطاعت کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”نکاح بھی ایک اطاعت ہوتی ہے...... میاں بیوی کی اطاعت کرے اور بیوی میاں کی اطاعت کرے کہ یہ خُدا کا حکم ہے تو ہمیشہ اچھا نتیجہ ہوتا ہے۔ بیسیوں باتیں ہیں جن میں خاوند کی اطاعت کرنی پڑتی ہے کوئی خاوند نہیں جو بیوی کی نہ مانے اور کوئی بیوی نہیں جسے کئی باتیں اپنے خاوند کی نہ ماننی پڑیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کئی زور سے منواتے ہیں۔ اور کئی محبت سے مگر چاہے وہ غلط طریق سے منوائیں یا صحیح طریق سے انہیں ایک دوسرے کی اطاعت کرنی پڑتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دوسرے کی اطاعت کی جائے۔ اور ایک دوسرے کو محض خُدا کے لئے خوش رکھنے کی کوشش کی جائے تو نتیجہ اچھا پیدا ہوگا۔ ہو نہیں سکتا کہ ایک شخص خدا کی رضا کے لئے کام کرے اس کے احکام پر عمل کرے اور پھر اُسے ایسا دُکھ پہنچے جو اُسے تباہ کر دے۔“ (خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۲۸۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دورہ فرینکفرٹ جرمنی کے دوران ایک پریس کانفرنس میں ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے قرآن مجید اپنے ہاتھ میں اُٹھاتے ہوئے فرمایا۔

”اس کتاب میں یہی لکھا ہے کہ عورتیں وہی حقوق رکھتی ہیں جو مردوں کے حقوق ہیں۔ انسان ہونے اور انسانی حقوق رکھنے میں قرآن نے مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا بلکہ انہیں اس لحاظ سے مساوی درجہ دیا ہے......حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے انسان ہونے کی حیثیت میں مردوں اور عورتوں کو مساوی درجہ دے کر ان کے مساوی حقوق مقرر کئے ہیں بلکہ انہیں بعض لحاظ سے مَردوں کے مقابلہ میں زیادہ حقوق دیئے ہیں ۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ گھر کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مرد پر ڈالی ہے۔ یعنی یہ اس کی ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ مال کمائے اور اس سے بیوی بچوں کی جملہ ضروریات پوری کرے۔

عورت کو اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری سے کلی طور پر آزاد رکھا ہے۔ حتیٰ کہ اگر عورت کے پاس اپنا ذاتی کچھ مال ہے یا وہ اپنی ذاتی حیثیت میں کوئی مال حاصل کرے تو مَرد کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ گھر کے اخراجات کو پورا کرنے کیلئے بیوی کے مال میں سے کچھ لے۔ عورت کو یہ آزادی دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے مال کا کوئی حصہ بھی گھریلو اخراجات کے لئے خاوند کے حوالے نہ کرے کیونکہ گھریلو اخراجات کو پورا کرنا کلیۃً مرد کی ذمہ داری ہے۔ ہاں عورت اپنی خوشی سے اپنے مال کا کوئی حصہ خاوند کو بطور تحفہ دینا چاہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے مَرد اُسے مجبور نہیں کر سکتا۔“

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ بمطابق ۱۹۸۰ء صفحہ ۵۱۔۵۲)

بیوی اپنے اخراجات کو خاوند کی آمدنی تک محدود رکھے۔

شادی بیاہ سے متعلق مشکلات کا حل بیان کرتے ہوئے حضورؒ نے فرمایا۔

” اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کی رو سے گھر کے تمام تر اخراجات کو پورا کرنے کا مرد ذمہ دار ہے۔ عام حالات میں ضروری نہیں کہ عورتیں باہر جا کر کام کریں اور گھر کے اخراجات کے لئے روپیہ کمائیں۔ آمد پیدا کرنا مرد کی ذمہ داری ہے لیکن عورتوں کا بھی یہ فرض ہے کہ آمدن کے مطابق گھر کے اخراجات کو کنٹرول کریں۔ خرابی اس وقت ہی پیدا ہوتی ہے جب عورتیں اپنے خاوندوں کی آمدنی سے بڑھ کر اخراجات کرتی ہیں۔ اسلام نے عورتوں کی یہ ذمہ داری قرار نہیں دی کہ وہ اپنی کمائی ہوئی یا ورثہ میں ملی ہوئی دولت سے اپنے خاوندوں کے اخراجات پورے کریں ۔ یہ ذمہ داری مَردوں کی ہے کہ وہ اپنے اور بیوی بچوں کے اخراجات اپنی آمدن سے پُورا کریں۔ البتہ عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اور گھر کی ضرورتوں کو خاوندوں کی آمدن کے اندر محدود رکھیں۔“

(دورہ مغرب ۱۴۰۰ھ بمطابق ۱۹۸۰ء صفحہ ۸۴)

میری نظر میں گھر ہے وہ...

(کلام مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ)

کچھ آج بزمِ دوستاں میں ایک گھر کی بات ہو
چمن کے رنگ و بو ، حسین بام دَر کی بات ہو
خلوصِ دل کی بات ، خُوبیِ نظر کی بات ہو

وہ قصر ہو ، محل ہو یا بڑا سا اک مکان ہو ہے بات سب کی ایک ہی
یہ سب تو خشتِ مرمریں کا بس حسین ڈھیر ہیں ہاں گھر کی بات اور ہے
گو چھوٹا سا مکان ہو وہ میرا سائبان ہو

پہ موسموں کے گرم وسرد سے مجھے بچا سکے
میری نظر میں گھر ہے وہ میرے عزیز دوستو

جہاں محبتیں بھی ہوں ، جہاں رفاقتیں بھی ہوں جہاں خلوص دل بھی ہوں ، جہاں صداقتیں بھی ہوں
جہاں ہو احترام بھی ، جہاں عقیدتیں بھی ہوں جہاں ہو کچھ لحاظ بھی ، جہاں مروّتیں بھی ہوں
جہاں نوازشیں بھی ہوں ، جہاں عنائتیں بھی ہوں جہاں ہو ذکرِ یار بھی ، جہاں عبادتیں بھی ہوں

کسی حسین، دلنواز کی حکائتیں بھی ہوں
جہاں نہ ہوں کدورتیں جہاں نہ ہوں عداوتیں
دل و نگاہ و فکر کی جہاں نہ ہوں کثافتیں

یہ ایسی اک جگہ ہے کہ جسے مَیں اپنا کہہ سکوں جہاں میں سکھ سے جی سکوں جہاں سکوں سے رَہ سکوں
جہاں کے رہنے والے ایک دوسرے پہ جان دیں بھَرم محبتوں کا اور عزّتوں کا مان دیں
وہ جن کے سینے چاہت و خلوص کا جہان ہوں جبیں پہ جن کی ثبت پیار کے حسیں نشاں ہوں
جہاں نہ بدلحاظ ہو کوئی نہ بد زبان ہو جہاں نہ بد سرشت ہو کوئی نہ بدگمان ہو
جہاں بڑوں کی شفقتوں کا میرے سر پہ ہاتھ ہو تو دوستوں کی چاہتوں کا بھی حسین ساتھ ہو

نہ جس جگہ دکھائی دیں اَنا کی کج ادائیاں
گو خامیاں ہزار ہوں پہ ہوں نہ جگ ہنسائیاں

جہاں بسر ہو زندگی محبتوں کی چھاؤں میں
ہو باس پیار کی جہاں رچی ہوئی فضاؤں میں

دمک رہے ہوں بام و دَر بھی روشنی سے پیار کی
ہو جس چمن کی ہر کلی پیامبر بہار کی
ہوں جسم گو تھکے ہُوئے پہ رُوح نہ ملول ہو
کسی کے دل میں کھوٹ نہ کسی کے من پہ دھول ہو
مِری یہ آرزو ہے جو بھی میرے گھر کا فرد ہو
نہ اس کا لہجہ گرم ہو نہ اس کا سینہ سرد ہو

میرے عزیز دوستو ! یہ گھر تو وہ مقام ہے
جہاں سکون مل سکے جہاں قرار تو ملے
جہاں محبتیں ملیں جہاں سے پیار تو ملے
جہاں تحفظ و خلوص و اختیار تو ملے
جہاں دلوں کو چین ذہن کو نکھار تو ملے
جہاں سے احترامِ ذات کا وقار تو ملے
کسی کی ذاتِ معتبر کا اعتبار تو ملے

یہ افتخار تو ملے یہ گھر عجیب چیز ہے
کہ جو مجھے عزیز ہے مجھے بہت عزیز ہے

یہی تو وہ مقام ہے مجھے بہت عزیز ہے

از ''ہے دراز دستِ دعا مرا''

سر چشمۂ ہدایت

میں سب سے پہلے تو اپنے پیارے خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لاتی ہوں کہ لجنہ آئرلینڈ کے شعبہ اشاعت کو محض خدا کے فضل سے پہلا میگزین شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اپنی اس سعادت پر بہت مسرور ہوں کہ الحمدللہ 'مریم' میگزین کے پہلے تاریخی شمارے میں کچھ تحریر کرنے کا موقع میسّر آ رہا ہے اس موقع پر جب موضوع کے انتخاب کے لئے میرے ذہن نے تلاش شروع کی تو اللہ کی طرف سے تلاوت قرآنِ کریم، اس کے معانی پر تدبر اور پھر اس کی عظیم الشان تعلیمات کو حقیقی رنگ میں اپنی زندگیوں میں رائج کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے اس کے نزول کا مقصد اور مدّ عا یہ ہے کہ بنی آدم کو اس صراط مستقیم پر قائم کیا جائے۔ جس پر چل کر بنی نوع انسان اس مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا ہے قرآن کریم سے قبل نازل ہونیوالی جملہ الٰہی کتابیں بھی اسی مقصد کے لئے نازل کی گئیں تھیں لیکن وہ کتب ایک خاص قوم یا صرف ایک خاص زمانہ کے لئے ہوتی تھیں جبکہ قرآن کریم کے نازل کرنے سے خدا تعالیٰ کا مدّ عا اور منشاء یہ ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کرے اور انکو ہلاکت سے بچائے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

خُذُوا مَآ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّاذۡکُرُوۡا مَا فِیۡہِ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔

ترجمہ: ''اسے مضبوطی سے پکڑ لو جو ہم نے تمہیں دیا ہے اور اسے یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم ہلاکت سے بچ سکو۔'' (سورۃ البقرہ آیت ۶۴)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم اپنے تئیں ہلاکت سے بچانا چاہتے ہیں تو اس کی صرف ایک ہی راہ ہے کہ ہم قرآن کریم کے تمام تر احکامات پر مضبوطی سے کاربند ہو جائیں۔ اپنی زندگیوں کو صحیح نہج پر چلانے کے لیے اور مکمل ذہنی سکون حاصل کرنے کی صرف یہی ایک راہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک اور مطہر زندگی قرآن ہی کی عملی تفسیر تھی آنحضور ﷺ قرآن کریم اور سنّت نبوی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم ان پر عمل پیرا ہوگے کبھی ناکام و نامراد نہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب اور اسکے رسول کی سنت ہے۔''

ہماری نسلوں کی بقا اسی پر عمل کرنے میں مضمر ہے اس دنیاوی زندگی میں رہتے ہوئے بعض اوقات ہم انسانی پیدائش کی غرض کلیتاً بھول جاتے ہیں، اور دنیا کی چکا چوند میں گم ہو کر مادہ پرستی کی طرف چلے جاتے ہیں اور اس مادیت کے جال میں اسقدر پھنس جاتے ہیں کہ اپنی زندگیوں کو عملاً جہنم بنا لیتے ہیں اور کئی طرح کی رسوم کے طوق اپنے گلے میں ڈال لیتے ہیں۔ جبکہ انسانی پیدائش کی اصل غرض تو رحمان خدا کی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔

ترجمہ: ''اور میں نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں'' (سورۃ الذّاریات آیت ۵۷)

حضرت مصلح موعودؓ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

''قرآن مصیبتوں سے نکالتا ہے، بلاؤں کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ، ہمیں یہی حکم مصطفیٰؐ کا ہے''

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے جب میں نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس پڑھا تو اس کی مزید اہمیت محسوس ہوئی، اس کو غور سے پڑھیئے اور اس کی جامعیت کو محسوس کیجئے جو کہ خالصتاً احکام خداوندی سے حقیقی عشق اور اسکی ہماری زندگیوں میں حقیقی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظِل تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو اور ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب مجھے کر کے فرمایا:

الخیر کلہ فی القرآن

''کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہی ہیں''

یہی بات سچ ہے، افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو

بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مُضغہ کی طرح تھی۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کرسکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہوں۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔'' (کشتی نوح از روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۶،۲۷)

حضرت مصلح الموعودؓ خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ، اپنے بیٹے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو قرآن پڑھنے سے متعلق جو نصائح کیں ہیں، ان میں حضورؓ فرماتے ہیں: ''قرآن کریم میں نے تم کو حفظ کرا دیا۔ اس کا یاد رکھنا تمہارا کام ہے۔ اس کی روزانہ تلاوت کا نہ بھولنا۔ علم و عمل کے لئے وہی سب کچھ ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے لغو ہے۔ فضول ہے۔ بلکہ زہر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان آنکھیں کھول کر اس کو پڑھے اور دل کی کھڑکیوں کو کھولے رکھے۔'' (حیاتِ ناصر صفحہ ۸۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں۔ ''تلاوت قرآن کریم بہت بڑی نیکی ہے کیونکہ تمام نیکیاں قرآن کریم کے منبع ہی سے پھوٹتی ہیں'' (الفضل 17 اگست 1966)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔ اس کو کہیں۔ تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول جانے سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے۔'' (از خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جولائی 1997)

تو دیکھیں کس قدر جامع الفاظ ہیں۔ بس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں کہ آیا ہماری زندگیاں اس نورانی تعلیم کے مطابق گزر رہی ہیں کہ نہیں۔ کوشش کریں کہ ایک بھی حکم ایسا نہ ہو کہ ہم اس پر اپنی استعداد کے مطابق عمل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ قرآن کریم کے باترجمہ پڑھنے کے رجحان کو بڑھائیں اس پر تدبّر کو اپنا شعار بنائیں۔ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا ایک شعر میرے لبوں پر جاری ہو رہا ہے کہ

اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ و بچار

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا عشقِ قرآن بہت مشہور ہے آپ حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۳۴ میں فرماتے ہیں۔

''میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف جس قدر پڑھو اور جتنا بھی غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں'' پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ''غلطی پر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں قرآن پر عمل نہیں ہوسکتا لوگ قرآن سے بڑھ کر... اپنی رسوم پر عمل کرتے ہیں۔'' (حقائق الفرقان جلد ۲ ص ۲۰۴)

قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ نیکی اور تقویٰ کی باریک راہوں کی طرف کس طرح قدم مارنا ہے۔ جب ہم سب مل کر نیکیوں کی یا تقویٰ سے زندگی بسر کرنے کی باتیں کرتے ہیں تو اس کا مقصد موجود نیکیوں کو مزید بڑھانا ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل سے تمام احمدی گھرانے نیکیوں پر قدم رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور بہت سے لوگوں سے ہمارا معاشرہ بہتر ہے۔ لیکن جب ہم احمدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو تب ہم پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے پھر ہم صرف اپنی اصلاح کے دائرے میں نہیں رہ جاتے بلکہ ہم اس ذمہ داری کے نیچے بھی آتے ہیں کہ ہمارے کسی بھی غلط عمل سے کوئی دوسرا غیر از جماعت ہم پر انگلی اٹھانے کا باعث نہ بنے کیونکہ اس طرح ہم جماعت کا تاثر خراب کر کے ٹھوکر کا موجب بن رہی ہوں گی۔ اب نئے لوگ جماعت میں آ رہے ہیں وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر ایک نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہیں۔ ان کے لئے، ہمارے اعلیٰ اخلاق جہاں اُنکے ایمان مضبوط کرنے کا باعث ہوتے ہیں، وہاں ہماری طرف سے سرزد ہونے والے غلط اعمال اُن کے ایمان میں کمزوری اور دین سے دور لے جانیکا باعث بھی ہوسکتے ہیں۔

احمدیت کسی نئے مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ حقیقی اسلامی تعلیمات اپنانے کا نام ہے۔ اس لئے جب ہم اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، تو اس کا مطلب اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ جماعت اللہ سے خبر پا کر یونہی نہیں بنائی، بلکہ اس کے قیام کے بہت اعلیٰ مقاصد ہیں اور اس کی تائید خالصتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے۔ اس پر ہم سب کا ایمان ہے لہٰذا دین وہی ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ نبی پاک ﷺ کی روشن تعلیمات کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

(باقی صفحہ 44 پر)

سوانح حیات حضرت مصلح موعودؓ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے وہاں آپؑ چالیس دن تک شیخ مہر علی صاحب جو ہوشیار پور کے رئیس تھے ان کے مکان کی اوپری منزل میں ٹھرے۔ اس مکان کا نام طویلہ تھا۔ ان چالیس دنوں میں آپؑ نہ کسی سے ملے اور نہ کسی کے گھر گئے۔ بس سارا دن خاموشی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دعائیں کرتے رہے۔ انہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نیک بیٹے کی خوشخبری دی۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار لکھا جس میں وہ پیشگوئی تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بہت عظیم بیٹے کی خوشخبری دی تھی:۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جاتا ہے ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کا آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔''

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک سبز رنگ کے کاغذ پر اشتہار چھپوایا، جسے سبز رنگ کا اشتہار کہتے ہیں۔ اس میں آپ نے لکھا کہ مصلح موعودؓ کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر رکھا گیا ہے۔

پنڈت لیکھرام جو حضورؑ کا بہت بڑا دشمن تھا اس نے اپنے اشتہاروں میں لکھا تھا کہ تین سال تک آپؑ کی اولاد ختم ہو جائے گی اور آپؑ کا کوئی بچہ بھی زندہ نہیں رہے گا۔ لیکن اس کی بات غلط ثابت ہوئی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو رات دس گیارہ بجے کے قریب پیدا ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا عقیقہ ۱۸ جنوری ۱۸۸۹ کو جمعہ کے دن ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ ماں باپ کے جتنے لاڈلے بیٹے تھے آپکی تربیت کا بھی اتنا ہی خیال رکھا جاتا تھا حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت اماں جانؓ شروع سے ہی خیال رکھتے تھے کہ آپؓ کی تربیت اس طرح سے ہوئی کہ آپؓ ایک اچھے مومن بنیں، اور آپؓ میں اچھے اخلاق پیدا ہوں اس لئے آپؓ کی تربیت کرتے ہوئے چھوٹی چھوٹی بات کا بھی خیال رکھا جاتا تھا۔

۱۸۹۵ء میں حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوریؓ نے آپؓ کو قرآن شریف پڑھانا شروع کیا اور ۷ جون ۱۸۹۷ء کو آپکی آمین ہوئی۔

کچھ عرصہ آپؓ ڈسٹرکٹ بورڈ کے لوئر پرائمری سکول قادیان میں پڑھتے رہے۔ ۱۸۹۸ء میں تعلیم الاسلام سکول بنا تو آپؓ اس میں داخل ہو گئے حضورؓ کے ایک استاد حضرت مولانا شیر علیؓ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بچپن سے ہی حضورؓ میں سوائے اچھی عادتوں اور اچھے اخلاق کے کچھ نہیں دیکھا۔ ابتداء میں ہی آپؓ میں نیکی اور تقویٰ کے آثار ملتے تھے۔

اکتوبر ۱۹۰۲ء میں آپؓ کا نکاح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدینؓ کی بیٹی حضرت سیدہ محمودہ بیگمؓ صاحبہ سے رڑکی میں ہوا اور ۱۹۰۳ء میں آپکی شادی ہوئی۔ حضرت اِم ناصرؓ صاحبہ (حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ) سے آپکے سات لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوئی حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں خیال آیا کہ اب لوگ طرح طرح کے اعتراض کریں گے اور جماعت کی بہت مخالفت کریں گے۔ اس وقت آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا کہ

''اگر سارے لوگ بھی آپؑ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔''

آپؓ بہت ہمت اور حوصلے والے تھے جب کسی بات کا ارادہ کر لیتے تو چاہے دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو جائے اسے ضرور پورا کرتے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت حکیم مولوی نور الدینؓ صاحب جماعت کے پہلے خلیفہ بنے تو حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد دشمنوں نے بہت اعتراض کرنے شروع کر دیئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا جواب لکھا جو کتاب کی

شکل میں چھپا اس کتاب کا نام ''صادقوں کی روشنی کو کون دور کرسکتا'' ہے۔ یہ آپکی پہلی کتاب تھی۔

۱۹۱۲ میں آپؓ پہلے مصر اور پھر عرب تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ کا حج کیا۔ آپؓ نے شریف مکہ سے بھی ملاقات کی اور انہیں وہاں صفائی کے انتظام کے طرف توجہ دلائی۔

جون ۱۹۱۳ میں آپؓ نے جماعت کیلئے قادیان سے اخبار ''الفضل'' نکالا۔ اس وقت چونکہ جماعت کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ ایک اخبار کے پیسے نکال سکتی، اس لئے آپؓ کی بیوی حضرت امِ ناصرؓ صاحبہ نے اپنے سارے زیور حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دیئے جن کو بیچ کر اخبار الفضل چھپنے کا انتظام کیا گیا۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کو جماعت کا دوسرا خلیفہ مقرر فرمایا۔ غیر مبائعین نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات پر خلافت کو ختم کرنے کے لئے بہت زور لگایا لیکن خدا کے فضل سے ان کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہوسکی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مصروفیات خلیفہ بننے کے بعد بہت بڑھ گئی تھیں۔ لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عہد میں ہی احمدیہ مشن قائم ہو چکا تھا آپؓ کی خلافت کے دوسرے سال جماعت احمدیہ کا دوسرا بیرونی مشن موریشس میں قائم ہوا۔

۳۱ مئی ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیٹی امتہ الحئی صاحبہ سے آپؓ کا نکاح ہوا ان کے تین بچے ہوئے۔

جماعت کے تربیتی کام بڑھتے جا رہے تھے اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء کو زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔

۱۹۱۹ء میں احمدیہ یتیم خانہ قائم کیا گیا تا کہ یتیم بچوں کا کوئی ٹھکانہ بن جائے۔ اس یتیم خانہ کے افسر حضرت میر قاسم علی صاحب مقرر ہوئے۔

۲۱ فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیٹی حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ سے شادی کی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے چار بچے دیئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمدؒ صاحب بھی شامل ہیں۔

۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی گئی امتہ الحئی صاحبہ پہلی سیکرٹری تھیں اس کے ساتھ ہی ناصرات کی تنظیم بھی بنائی گئی۔

حضرت سیدہ امتہ الحئی صاحبہ کی وفات کے بعد ۱۳ اپریل ۱۹۲۵ء حضرت سیدہ سارا بیگم سے آپؓ کا نکاح ہوا جن کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔

۱۵ اپریل ۱۹۲۸ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ قائم ہوا اور دسمبر ۱۹۳۰ء میں آپ کے بڑے بھائی حضرت مرزا سلطان احمدؒ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو آپؓ کی شادی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب کی بیٹی حضرت مریم صدیقہ صاحبہ سے ہوئی۔ ان کی ایک بیٹی ہیں۔

۱۹۴۷ء میں جب پاکستان بنا تو جماعت احمدیہ نے اپنے محبوب آقا حضرت مصلح موعود کی ہدایات کے مطابق بہت کام کیا اور بہت قربانیاں دیں۔

آپ کو ہر وقت فکر رہتی تھی کہ کسی طرح جماعت زیادہ سے زیادہ ترقی کرے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔

آپؓ نے اپنے سب بیٹوں کو وقف کر دیا تھا آپؓ نے فرمایا: ''میرے تیرہ لڑکے ہیں اور تیرہ کے تیرہ دین کے لئے وقف ہیں۔''

آپؓ کی ہمیشہ کوشش رہی کہ کوئی احمدی نکما نہ بیٹھے اس لئے احمدی نوجوانوں میں صنعت وحرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے آپ نے دارالصناعت قائم کیا۔ آپ نے دنیا کے بہت سے ملکوں میں مشن ہاؤس قائم کئے جہاں احمدیت کے مربی لوگوں کو دین کی تعلیم دیتے ہیں۔

حضرت فضلِ عمرؓ نے جن تحریکوں کی بنیاد رکھی ان میں سے ایک نہایت اہم اور شاندار تحریک مجلس خدام الاحمدیہ ہے یہ تنظیم ۱۹۳۸ء میں قائم ہوئی۔ یہ نوجوانوں کی تنظیم ہے اور اس لئے بنائی گئی کہ ہر زمانے میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت اس طرح ہوتی رہے کہ وہ (دین حق) کا جھنڈا بلند رکھیں۔

۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی منائی گئی اس کے ساتھ آپؓ کی خلافت کے ۲۵ سال پورے ہو گئے تھے نیز جماعت کے قیام پر بھی ۵۰ سال پورے ہو گئے تھے اسی سال حضورؓ نے ایک کمیٹی بنائی جس میں ہجری شمسی مہینوں کے نام رکھے گئے۔ ان تمام مہینوں کے نام اسلام کے کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

جولائی ۱۹۴۰ء میں آپؓ نے انصار اللہ کی ایک تنظیم بنائی۔ جنوری ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا میں آپؓ کو بتایا کہ آپؓ ہی مصلح موعود ہیں اس کے بعد آپ نے خطبہ جمعہ میں اعلان کیا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں یہ اعلان سن کر احمدی بہت خوش ہوئے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

۲۴ جولائی ۱۹۴۴ء کو حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن سید عبدالستار شاہ صاحب) سے آپکا نکاح ہوا۔

۱۹۴۷ء کو جب پاکستان بنا تو قادیان ہندوستان کے حصے میں آ گیا آپؓ نے فیصلہ کیا کہ تمام احمدی قادیان کو نہیں چھوڑیں گے چنانچہ آپؓ کے حکم سے ۳۱۳

احمدی قادیان میں ہی رہے آپ نے اپنے بیٹے مکرم مرزا وسیم احمد صاحب کو بھی قادیان ہی میں رہنے کا حکم دیا جو آخری دن تک قادیان میں رہ کر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ پاکستان میں آپؓ نے جماعت کا نیا مرکز بنایا جس کا نام ربوہ رکھا گیا۔ آپ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور قرآن شریف سے بہت محبت کرتے تھے آپؓ نے ساری زندگی قرآن شریف سمجھانے میں گزار دی۔

۱۹۵۴ء میں جب آپؓ بیت مبارک ربوہ میں عصر کی نماز پڑھا کر واپس آنے لگے تو ایک دشمن نے چاقو سے آپؓ پر حملہ کر دیا آپؓ کی گردن پر بہت گہرا زخم لگا لیکن خدا تعالیٰ نے آپؓ کو بچا لیا۔ اس کے بعد آپؓ کافی لمبا عرصہ بیمار رہے، مگر بیماری میں بھی کام نہیں چھوڑا تفسیر صغیر کا سارا کام آپؓ نے اپنی بیماری میں ہی کیا ساری رات جاگ کر قرآن شریف کی تفسیر لکھتے رہتے۔ آپؓ نے قرآن شریف کی جو مختصر تفسیر کی ہے اس کا نام ''تفسیرِ صغیر'' ہے اور ایک تفسیر جو آپؓ نے زیادہ تفصیل سے لکھی وہ ''تفسیرِ کبیر'' کہلاتی ہے۔

جیسا کہ پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ آپؓ بہت ذہین ہوں گے بڑے سے بڑے مسئلے کو فوراً حل کر دیتے۔ جماعت کے بہت سے کاموں کے باوجود آپؓ کبھی نہیں تھکتے بے حد زندہ دل تھے۔ آپؓ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور کسی کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ آپؓ کی آواز بہت اچھی تھی تلاوت کرتے تو دل چاہتا کہ بس سنتے جائیں۔ اور تقریر ایسی کرتے کہ مزا آجاتا۔ آپؓ نے ۵۳ سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ ۱۹۵۴ء کے بعد آپؓ بہت بیمار رہنے لگے تھے اور بہت کمزور ہوتے جا رہے تھے ڈاکٹروں کے کہنے اور جماعت کے زور دینے پر آپؓ علاج کرانے کے لئے ۱۹۵۵ء میں یورپ گئے علاج کے علاوہ احمدیوں سے ملاقاتیں بھی کیں۔ علاج سے آپؓ کو کسی حد تک فائدہ ہوا مگر پوری طرح تندرست نہ ہو سکے اور آخر ۷ اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات تقریباً دو بجے اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعودؓ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۹ نومبر کی شام کو آپؓ کا جنازہ بہشتی مقبرے لے جایا گیا جہاں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے لاتعداد جماعت کے افراد کے ساتھ آپؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپؓ کا مزار آپ کی والدہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے پہلو میں بنایا گیا۔

ہمیں ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیے کہ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی حضرت مصلح موعودؓ کی طرح دینِ حق کے خادم اور آنحضرت ﷺ سے سچا پیار کرنے والے ہوں۔ آمین

(از کتاب 'حضرت مصلح موعودؓ' ۔ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ) شمیقہ ظہیر

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری

''پھر عہدیداروں کے عہد ہیں۔ ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ وہ جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جائزہ لیں کہ اپنے کام، اپنے فرائض کا حق نہ ادا کر کے وہ کہیں گناہگار تو نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی بجائے، ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری کی بجائے اس کو سکھا تو نہیں رہے۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی کے لیے ہر پہلو پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے جائزہ لیں کہ کوئی پہلو ایسا تو نہیں رہ گیا جس سے میرا ایمان وہیں رک گیا ہو۔ مجھے تو حکم ہے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ جہاں نیکیوں میں ترقی رکی وہاں ایمان کی ترقی بھی رک جائے گی۔ غرض یہ عہد اور امانتیں اس قدر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ ایک عہد سے دوسرا عہد سامنے آتا چلا جاتا ہے۔ اور ایک امانت کی ادائیگی کے بعد دوسری ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ چاہے وہ ایک احمدی کی طرف سے ہو، عہدیداروں کی طرف سے ہو یا کسی ذمہ داری کی طرف سے ہو۔'' (از خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2005)

بیعت کیا ھے؟

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ''یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اُوپر آتا اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا''۔ (شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں)

دعائیں اور بس دعائیں

دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ جماعت احمدیہ کا اوڑھنا بچھونا ہی دعا اور صرف دعا ہے۔ جو دعا میں غفلت کرتا ہے وہ متکبر ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ’’اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کرتا۔‘‘ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے۔ اسکا تریاق دعا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور ایک رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہیے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۵۹۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو سب سے پہلا پیغام افراد جماعت کو دیا وہ دعاؤں کا تھا آپ نے فرمایا:۔

’’احباب جماعت سے صرف ایک درخواست ہے کہ آجکل دعاؤں پہ زور دیں ،دعاؤں پہ زور دیں، دعاؤں پہ زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، اللہ تعالےٰ اپنی تائید و نصرت فرمائے اور احمدیت کا قافلہ اپنی ترقیات کی طرف رواں دواں رہے (آمین)۔‘‘

(خطاب فرمودہ ۲۲ اپریل ۲۰۰۳)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان سے سب سے پہلی بات ہی دعا کی نکلی۔ گویا اس الٰہی جماعت کی کامیابی صرف اور صرف دعاؤں کی برکت میں ہے۔

جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ہر مشکل گھڑی میں دعاؤں کے دامن میں پناہ عطا فرمائی ہے۔ جس کا اندازہ حضرت امّاں جان کے ان الفاظ سے خوب لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر اپنی اولاد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ۔۔۔

’’بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا ایک بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے۔‘‘

دراصل دعاؤں کا یہ خزانہ صرف آپکے گھر والوں کے لئے ہی نہیں تھا بلکہ ہر اس شخص کیلئے ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی گھر میں داخل ہے۔ ہمیں ہر وقت اور ہر لمحہ دعاؤں میں مصروف رہنا چاہئے کیونکہ ہر مسئلہ کا حل دعا کے ساتھ وابستہ ہے اور ہر کامیابی کی کُنجی دُعا بتائی جاتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی آنحضرت ﷺ ہمارے لئے کامل نمونہ ہیں ضروری ہے کہ ہم آپکے نقشِ قدم پر چلیں آپ ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا غرض ہر فعل و سکون دعا کے گرد گھومتا تھا آپ ﷺ ہر کام کا آغاز اور انجام دعاؤں کے ساتھ کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ کے ہر امام کا کوئی خطبہ اور کوئی خطاب اور کوئی تحریک اور کوئی بات ایسی نہیں ہوتی جس میں دعاؤں پر زور نہ دیا گیا ہو۔ گویا دعا مومن کی معراج ہے۔

ہم عورتیں گھر کے کام صبح سے شام تک کرتی ہیں ہمارا دل و دماغ خالی ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ کام کے ساتھ ساتھ ہم دعاؤں میں لگی رہیں کیونکہ خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔ شیطان دل و دماغ میں بری اور زہریلی باتیں بھرتا ہے۔ مثلاً۔ ’’میری نند مجھے یہ طعنہ دے گئی۔ میری ساس نے ایسے کیوں کہہ دیا، فلاں سہیلی شیخی بگھار کر مجھے ذلیل کر گئی، اُس نے یہ بات جو کہی ہے اُسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے‘‘، وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اُس وقت شیطان نے ہمارے دل میں غصّے کی آگ بھڑکائی ہوتی ہے۔ ہم کام کرتی جا رہی ہوتی ہیں اور دل ہی دل میں مذکورہ لوگوں سے لڑتی جا رہی ہوتی ہیں، "اب میں ایسا مزہ چکھاؤں گی، ایسا جواب پلٹ کے دوں گی۔" حالانکہ وقت آنے پہ آئندہ بھی ہم ایسا جواب نہیں دے پائیں گی۔ لیکن شیطان ہمیں جلا کے مزہ لے رہا ہوتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ فوراً دعاؤں میں لگ جائیں۔

ہم کچن میں کھانا بناتے ہوئے، سبزی کاٹتے ہوئے، آٹا گوندھتے ہوئے، برتن دھوتے ہوئے اگر دعاؤں میں لگی رہیں کبھی تسبیح و تحمید کبھی دُرود و استغفار اور کبھی اپنی زبان میں دعائیں کرتی رہیں تو یقین جانیں کہ کھانا بھی بابرکت اور لذت دار بنے گا اور وہ پریشان خیالات بھی دل نہیں جلائیں گے اور خدا کی رحمت کے فرشتے ہماری دعاؤں پر آمین کہتے رہیں گے اور ہمارا گھر میں آسمان پر زندہ گھروں میں

شمار ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے زبان پر بہت ہلکے اور وزن میں بہت بھاری ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم ترجمہ: اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اور پاک ہے بہت عظمت والا۔ایک اور جگہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے چار کلمات اپنے لیے چن لئے ہیں یعنی

سبحان اللّٰہ، الحمدللّٰہ ، لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر

جوشخص سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بدیاں معاف کی جاتی ہیں اور جوشخص اللہ اکبر کہتا ہے اُسکے لئے بھی ایسا ہی اجر ہے اور جو شخص لاالٰہ اِلّا اللہ کہتا ہے اُس کے لئے بھی ایسا ہی اجر ہے اور جوشخص اپنی طرف سے الحمدللّٰہ کے ساتھ ربّ العالمین بھی کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور تیس بدیاں معاف ہوتی ہیں۔

(مسند احمد مطبوعہ بیروت جلد ۲ صفحہ ۳۵)

اگر ہم کاموں کے دوران یہ تسبیح وتحمید کا وِرد کرتی رہیں تو مفت میں بے حساب نیکیاں بھی مل جائیں گی اور خیالات بھی پاک رہیں گے اور کام کے دوران بڑا روحانی سکون ملے گا۔مثلاً کپڑے دھوتے ہوئے اگر آپ استغفار پڑھتی جائیں اور سوچیں کہ جس طرح یہ واشنگ پاؤڈر، پانی اور واشنگ مشین کپڑوں کے داغ دھبے میل کچیل صاف کر کے انہیں نکھار کر خوبصورت اور پاک کر دے گی اِسی طرح استغفار (جو بہت قوت اور طاقت رکھتا ہے) میرے گناہوں کو دھونے کے لئے واشنگ پاؤڈر، پانی اور مشین ہے جو مجھے گناہوں کی میل سے بالکل صاف اور پاک کردے گی۔اے خدا میری استغفار اور توبہ قبول فرما۔

پھر ہم کپڑے استری کرتے وقت اگر سبحان اللّٰہ۔پڑھتی جائیں کہ اللہ تعالیٰ جس طرح یہ استری کپڑوں کی سلوٹیں دُور کررہی ہے اسی طرح میری روح کی سلوٹوں کو دُور کرکے میری رُوح کو بھی ایک نئی چمک دے دے۔

اسی طرح اگر آپ بال رنگ رہی ہیں یا نیل پالش لگا رہی ہیں تو الحمد للّٰہ پڑھیں کہ اللہ میاں تیرا شکر ہے کہ بال رنگ کر میں زیادہ بہتر لگ رہی ہوں لیکن اصل رنگ تو تیرا ہے تو مجھے اپنے رنگ میں رنگین کردے۔

اگر آپ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بال سنوار رہی ہیں یا میک اپ کر رہی ہیں تو دعا کیجیے کہ اے جمیل وحسین خدا تو حسن وجمال کو پسند کرتا ہے یہ تو میں ظاہری حسن،ان مادی چیزوں سے حاصل کررہی ہوں یہ میک اپ تو مجھے تھوڑی دیر تک حسین بنائے گا منہ دھوؤں گی تو میک اپ اتر جائے گا،اے اللہ تو مجھے نیک اعمال کے ذریعے وہ حسن اور رعنایاں عطا کر جس سے مجھے ہمیشہ کا حسن ملے اور میں تیری اور تیرے پیاروں کی نگاہ میں حسین ٹھہروں۔اسی طرح غسل کرتے وقت یہ دعا کریں کہ اس پانی سے میں پاک صاف ہورہی ہوں اے خدا تعالیٰ تو مجھے مطہر لوگوں میں سے اور توّابین میں سے بنادے۔اس طرح آپ مختلف کاموں کے دوران اُن کاموں کی مناسبت سے دعائیں کریں تو پتہ چلے گا کہ سوچ کر دعا کرنے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔اس سب غور وفکر کیلئے مشق کرنی پڑے گی۔ بار بار شیطان آ کر خیالات کو پراگندہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ہر دفعہ لَاحَوْل پڑھ کر ذکر الٰہی اور دعاؤں میں لگ جائیں،انشااللہ پھر شیطان حملہ آور نہیں ہوگا۔

پس میری دعا ہے کہ خداتعالے ہم سب کو اپنے علم وعرفان کی بصیرت عطا کرے تا کہ ہم اپنے روزمرّہ کے کاموں میں خدا کی حمد کے ترانے گا سکیں۔

ہمیں چاہیے کہ خود بھی اس طرح دعائیں کریں اور اپنے گھر والوں کے سامنے بھی دعاؤں کے ان طریقوں کو اپنانے کا اظہار کریں تا کہ ہمارے بچے دعاؤں کے عادی بن سکیں۔

طیبہ مشہود۔ *Dublin*

مشکلات دُور ہونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَ دَرْکِ الشِّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَہِ الْاَعْدَآءِ.

اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ چاہتا ہوں،
تکلیف کی بلا سے اور بدبختی کے آنے سے اور
بُرے فیصلوں سے اور دشمن کے خوش ہونے سے۔

میرا پردہ اور حیا

پردہ ایک اسلامی حکم ہے اور ایک احمدی عورت اور نوجوان لڑکی کی شان اور اس کا تقدس بھی ہے۔

بعض عورتیں اس بات کو نہیں سمجھ پاتی ہیں کہ ایک مسلمان عورت کا پردہ کرنا اسلام میں کیوں اتنی اہمیت رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کو بڑی اچھی طرح سے ہم پر واضح کر دیا ہے۔ اس پر غور کریں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ ہم مسلمان عورتوں پر خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے، جو اُس نے ہم پر اپنے خاص فضل وکرم سے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ با خبر ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو اس میں سے از خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لیے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لیے یا اپنے بھائیوں اور اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لیے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لیے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔

(سورۃ نور آیت ۳۱۔۳۲)

پردہ سے متعلق مذکورہ سورۃ النور کی آیات قرآنیہ کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''ان آیات میں خدا تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لیے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لیے پانچ علاج بھی بتلا دیے ہیں یعنی

۱۔ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔

۲۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔

۳۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا۔

۴۔ اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔

۵۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹۔۳۰)

میں سمجھتی ہوں کہ پردہ کے ساتھ حیا کا تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک انسانی جسم کا اپنی روح سے ہے۔ یعنی ہمارا جسم تب ہی کوئی معنی رکھتا ہے جب ہمارے جسم میں روح موجود ہو۔ ہم بظاہر پردہ کر رہے ہوں، اپنے پورے جسم کو ڈھانپ بھی رہے ہوں، لیکن ہماری عادتیں اور افعال بے حیائی والے ہوں، اور خیالات پراگندہ ہوں، تو ہمارا یہ ظاہری پردہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

آنحضرت ﷺ کی درج ذیل احادیث پردہ کے سلسلہ میں قابل توجہ ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی انسان کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم وحیا انسان کو خوبصورت اور باوقار بنا دیتی ہے''۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ)

وہ خدا جو ہم پر بار بار رحم کرنے والا ربّ ہے۔ وہ جو رحمٰن ہے اور رحیم بھی ہے۔ ہمیں ہزاروں نعمتیں سے نوازتا ہے، ایک وہ ہی ہے جو ہمیشہ ہماری مدد کو آتا ہے۔ تو کیا یہ اتنا مشکل ہے کہ ہم اپنے مالک، اپنے پیارے ربّ کی خاطر اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکیں؟

ہمارا خدا تعالیٰ تو بہتر جانتا ہے، ہمارے حق میں کیا بات اچھی ہے اور کیا نہیں۔ اُس کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ اپنے نفس کی قربانی کریں۔

یہاں پر میں آپ سے اپنے کچھ ذاتی تجربات بیان کرنا چاہوں گی۔ مجھے آج بھی وہ عرصہ یاد ہے جب میں نے تقریباً ۱۳ سال کی عمر میں فیصلہ کیا کہ میں اپنے سر کو ڈھانک کر اسکول جاؤں گی۔ میرے والدین نے کبھی مجھے یہ نہیں کہا کہ تم نے پردہ کرنا ہے۔ لیکن جو شرم اور حیا انہوں نے بچپن ہی سے میرے دل ودماغ میں ڈال دی تھی، اسے محسوس کرتے ہوئے مجھے یقین تھا کہ پردہ کے بغیر میرا وجود

کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اور اس عرصہ میں مجھے اس غیر اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا تھا۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہی سے ممکن تھا۔ جہاں میں تعلیم حاصل کر رہی تھی وہ اسکول لڑکے اور لڑکیوں کا مکس اسکول تھا۔ اور زیادہ تر اس میں تعلیم حاصل کرنے والے عیسائی تھے۔ جبکہ پورے سکول میں ایک میں ہی مسلمان لڑکی تھی۔ جو عرصہ وہاں گزارا وہ کسی بڑے امتحان سے کم نہیں تھا۔ ہر روز نئے اعتراضات ایک نئے انداز میں، میرا انتظار کر رہے ہوتے تھے۔ جس کا مقابلہ کرنے میں مجھے خدا کے فضل سے خوشی بھی محسوس ہوتی اور فخر بھی۔

اکثر شدید مخالفین میرے لئے خاص تیاری کے ساتھ مشکلات پیدا کیا کرتے تھے جس میں مجھے اور میرے پردے کو نشانہ بنایا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ ایسا کرنے سے یہ تنگ آ کر اپنا پردہ چھوڑ دے گی۔ اس کام میں ہمارے کچھ استاد بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ کبھی *swimming* لڑکوں کے ساتھ ہوتی، اور میرا اس میں شامل ہونے سے انکار سُن کر، میری *teachers* کو اتنا برا لگا کرتا تھا کہ وہ پوری کلاس کے سامنے مجھے چیخ کر ڈانٹ دیا کرتی تھیں، پردہ کے بارہ میں غلط زبان استعمال کرتیں، اور اُسی وقت گھر جانے کو کہتیں تھیں۔ میں صبر سے بہت دعا ئیں کرتے ہوئے گھر واپس آ جاتی۔ آنکھوں میں آنسو ہوتے، لیکن، لبّ پر خدا کی حمد۔۔۔ اور اپنے دل کو سمجھاتی کہ میں نے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے نا کہ ان لوگوں کی۔ پھر یہ رونا کیوں۔ اور اُسی وقت ایسا محسوس ہوتا، جیسے خدا تعالیٰ اپنا شفقت بھرا ہاتھ میرے سر پر رکھ رہا ہو۔

تقریباً دو سال کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہمارے گھر پر تشریف رکھتے ہیں اور میرے کمرے میں بیٹھے ہیں۔ ان کے پاس بہت سی عورتیں کھڑی ہیں اور اپنا اپنا تعارف کروا رہی ہیں۔ لیکن میں ایک کونے میں بڑی سی چادر اوڑھ کر کھڑی ہوں۔ اتنے میں کوئی عورت میری طرف اشارہ کرتے ہوئے میرا تعارف کروانے لگتی ہے، تو حضور وہاں ہی اُسے روک کر فرماتے ہیں:۔

''ہاں، مجھے اسکا نام معلوم ہے، اس لڑکی کا نام 'راضیہ' ہے''۔ یہ سُن کر میں بہت حیران ہوتی ہوں کہ حضورؒ نے مجھے ایک دوسرے نام سے تعارف کرایا ہے، اس کے بعد میں حضورؒ کے قدموں کے پاس بیٹھ جاتی ہوں اور وہ اپنا شفقت بھرا ہاتھ میرے سر پر رکھتے ہیں۔

ایک اور خواب میں نے اپنی شادی کے کچھ عرصہ بعد دیکھی۔ جس میں، میں نے اپنے آپ کو مکمل پردے میں دیکھا۔

اور اس پردے میں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے میری روح مکمل سکون میں ہے اور ہر طرف خدا کے فضلوں کی بارش میرے اوپر برس رہی ہے۔ ساتھ ہی غیب سے آواز آتی ہے، کہ دیکھو اب تم کتنی مطمئن ہو۔ اس خواب کے بعد میں نے اپنے پردہ میں اور بہتری کی اور اسی طرح سے پردہ کرنا شروع کر دیا جیسا خواب میں دیکھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواب میری مزید اصلاح کے لئے خدا نے مجھے دکھائی۔ یہ خدا کا احسان اور خاص فضل ہے کہ وہ ہمارے روحانی ترقی اور ہماری اصلاح کے لئے، ہماری راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

ان دونوں خواب کے بعد مجھے ایک سچی 'مومنہ' کا مضمون سمجھ میں آیا۔ اگر ہم اپنے نفس کی قربانی نہیں کرتے اپنے آپ کو معاشرے کی بیماریوں سے نہیں بچاتے ہم کیسے ایک سچی مومنہ کہلا سکتی ہیں۔

اس معاشرے میں رہتے ہوئے ہماری یہ ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ ہم اپنا اعلیٰ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم اور حکمت کو پوری دنیا کے سامنے بیان کریں۔ نا کہ ہم اس معاشرے میں آ کر اپنی اصل تعلیم بھلا دیں۔ اور اس غیر اسلامی معاشرے کے رنگ میں رنگ جائیں۔

دورۂ مغرب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احمدی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ ''وہ یورپ کے معاشرے کا اثر قبول نہ کریں اور اسلامی شعار کی پابندی لازم پکڑتے ہوئے یہاں کی عورتوں کے سامنے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں''۔

حضور نے فرمایا بعض خواتین ایسی بھی ہیں جو یہاں کے ماحول میں پردہ کی کما حقہٗ پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتی ہیں کہ اس ملک میں رہ کر پردہ نہیں کر سکتیں تو پھر انہیں اُنہی نتائج سے دوچار ہونا پڑے گا جن سے یہاں کی عورتیں دوچار ہیں۔ اگر اُنہوں نے بے پردگی پر اصرار کیا تو پھر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اُنہیں یہاں کے طریق کے مطابق شادی سے پہلے بچے جننے پڑیں گے۔ انہیں نظر آنا چاہیے کہ یہاں کے تمدن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک آگ دہک رہی ہے۔ یہ لوگ پریشان ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں اور ہمارا انجام کیا ہونے والا ہے؟ یہ لوگ بے اطمینانی کا شکار ہیں۔ سکون اور اطمینان انکے لیے مفقود ہو چکا ہے۔ اُنکے نقشِ قدم پر چلنے والوں کا حشر بھی یہی ہوگا''۔ حضورؒ نے بے پردگی کے ہولناک انجام سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا'' میں ایسی خواتین سے جو پردے کو ضروری نہیں سمجھتیں پوچھتا ہوں کہ

انہوں نے پردہ کو ترک کر کے اسلام کی کیا خدمت کی ہے؟ کچھ بھی نہیں! آج بعض یہ کہتی ہیں کہ ہمیں یہاں پردہ کو ترک کرنے کی اجازت دی جائے۔ پھر کہیں گی ننگ دھڑنگ سمندر میں نہانے کی اجازت دی جائے۔ پھر کہیں گی شادی سے پہلے بچے جننے کی اجازت دی جائے۔ میں کہوں گا پھر تمہیں دوزخ میں جانے کے لیے بھی تیار رہنا چاہیئے''۔

حضور نے مزید فرمایا ''کسی احمدی عورت کو بے پردہ دیکھ کر سخت شرم آتی ہے۔ امریکہ کی احمدی خواتین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ احمدی ہونے سے پہلے پردہ نہیں کرتی تھیں لیکن احمدی ہونے کے بعد انہوں نے پردہ کرنا شروع کر دیا۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں ڈیٹن گیا تو وہاں کے ہوائی اڈے پر ایک لمبی قطار دیکھی۔ وہ اگر امریکہ میں رہ کر پردہ کر سکتی ہیں تو پاکستان کی احمدی خواتین امریکہ میں آ کر کیوں پردہ نہیں کر سکتیں''

حضورؒ نے ایسی عورتوں کو پُرزور الفاظ میں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''وہ اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں قبل اسکے کہ خدا کا قہر نازل ہو۔ میں چاہوں گا کہ خدا کا قہر اس حال میں نازل نہ ہو ان پر کہ وہ جماعت کی ممبر ہوں۔ اس سے پہلے پہلے میں ان کا جماعت سے اخراج کر دوں گا۔ میں قرآنِ کریم کا نمائندہ ہوں۔ اسکی تعلیم پھیلانا چاہتا ہوں میں مرنا پسند کروں گا قرآن کے خلاف عمل کو برداشت نہیں کروں گا۔ کسی مسلمان عورت کے کام میں پردہ نے کبھی خلل نہیں ڈالا۔ پردہ سے عورتوں کے کام میں خلل نہیں پڑتا۔ ہاں اگر وہ بیہودگیوں میں مبتلا ہوں تو پردہ سے اُنکی بے ہودگیوں میں خلل ضرور پڑتا ہوگا۔ حماقت سے کوئی کام لینا چاہے تو اُس کا کوئی علاج نہیں''۔ (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۸۰ء) (از دورہ مغرب صفحہ ۲۳۸ تا ۲۳۹ بحوالہ مصباح جولائی ۲۰۰۰ء)

پردہ کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا ''بڑی شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے کہ احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان کریں کیونکہ اگر آپ نے یہ میدان چھوڑ دیا تو پھر دنیا میں کونسی عورتیں ہوں گی جو اسلامی اقدار کی حفاظت کے لیے آگے آئیں گی'' (الفضل ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ ''یہاں نشو ونما پانے والی بچیاں اپنے سر کے بالوں کے بارے میں ایک ذہنی الجھن میں مبتلا ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ بالوں کو ڈھانک کر رکھنا ایک دقیانوسی بات ہے۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف نیم دلی سے قدم اٹھاتی ہیں۔ نہ کہ بشاشت قلبی سے وہ دراصل یہ کہہ رہی ہوتی ہیں کہ اے خدا تو ہمیں اسی طور سے قبول فرما لے کہ ہم دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہیں مگر اس طور سے جس طور سے یہودی اپنے سر کی پشت پر ایک چھوٹی سی چینی نما ٹوپی پہنے ہوئے ہوتا ہے پس تو اپنی طرف اٹھا ہوا یہ ادھورا قدم بھی قبول فرما لے لیکن اگر آپ سب کچھ یہ خدا کی خاطر کرتی ہیں تو پھر یہ بالکل نامناسب ہے۔ یاد رکھیں کہ عورتوں کے خدوخال کا سب سے دلکش حصہ ان کے بال ہوتے ہیں بالخصوص جب کہ وہ سامنے کی طرف لٹکے ہوئے ہوں۔

(فیوض الاسلام، ترجمہ فتوح الشام صفحہ ۹۸ تا ۱۰۱،،)

ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ عرصہ قبل محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کو ایک خط میں بعض ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ''برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں ہر اجلاس میں احمدی بچی کا مقام اس کو بتائیں مجھے زیادہ بڑے بڑے کام نہیں چاہیے ان باتوں پر دھیان دیں نمازوں کی عادت، پردہ کی پابندی، اولاد کی تربیت اور فیشن کی اندھا دھند تقلید سے بچنا ان تمام پہلوؤں کے حوالے سے جائزہ لیں۔ باہر کے محلوں میں خاص نگرانی کی ضرورت ہے''۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ برطانیہ کے اجتماع سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اگر آپ کسی دنیاوی کلب کو بھی جائن (join) کرتے ہیں تو اس کی ممبر شپ کے بھی کوئی قواعد وضوابط ہوتے ہیں اور اگر ان کو پورا نہ کریں تو ممبر شپ ختم ہو جاتی ہے۔ دین کا معاملہ تو خدا کے ساتھ ایک عہد بیعت ہے۔ اگر اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے انکار کریں گے تو پھر اگر آپ کی لڑکی کو یا آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ پردہ نہ کرے تو اسی حق کی وجہ سے جو آپ کو حاصل ہے مجھے بھی یہ حق حاصل ہے کہ پھر ایسے نافرمانوں کو جماعت سے نکال کے باہر کر دوں''۔

حضور نے فرمایا کہ ''میں تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے ایسا کروں گا اس لئے اس پر کسی کو کوئی شکوہ بھی نہیں ہونا چاہئے''۔

حضور انور نے لجنہ کی انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ پہلے (step) میں جائزہ لیا جائے کہ کوئی عہدیدار ایسی نہ ہو جو پردہ نہ کرتی ہو۔ اور اگر باپردہ کام کرنے والی نہیں ملتی تو اس مجلس کو جس مجلس میں کوئی بھی باپردہ کام کرنے والی نہیں ہے، کسی ساتھ کی مجلس کے ساتھ attach کر دیں۔ کوئی باپردہ ہو تو چاہے کم علم والی ہو اُس کو کام سپرد کر دیں۔ اگر کوئی بھی نہیں ملتا جو اپنے سر اور بال ڈھانپ کے اسلامی حکم پر عمل کر رہی ہو اور قریب میں بھی کوئی مجلس نہ ہو تو پھر ایسی مجلس کو ہی بند

کردیں''۔حضور نے فرمایا کہ'' مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کمپلکس کس وجہ سے ہے؟ کیسا ہے؟ کیوں ہے؟ یہاں کی لوکل برٹش عورتیں بھی ہیں لڑکیاں بھی ہیں ۔ یورپ میں اور دوسری جگہ بھی جو جماعت میں داخل ہو رہی ہیں انہوں نے تو سکارف پہننا شروع کردئے ہیں اور آپ لوگوں میں سے بعض ایسی ہیں جو احساس کمتری کا شکار ہورہی ہیں اس پر سوائے اِنّا لِلّٰہِ کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے''۔حضور انور فرماتے ہیں کہ ''اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال ہو کہ اس طرح سختی سے جماعت کم ہوگی اور جماعت میں سے لوگ دوڑنا شروع ہوجائیں گے تو یاد رکھیں کہ جماعت کم نہیں ہوگی ۔ایسی تمام عورتیں اگر چھوڑ بھی دیں تو اللہ میاں کا وعدہ ہے کہ اس کے مقابل وہ نئی قومیں عطا فرمائے گا''۔

''یہاں کے برٹش لوگوں میں سے بھی جو عورتیں آئی ہیں بڑی مخلص ہیں اور آئندہ بھی ان لوگوں میں سے آپ دیکھیں گی کہ قطراتِ محبت ٹپکیں گے جو اسلام اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے''۔حضور انور نے اس ضمن میں صدر صاحبہ لجنہ برطانیہ کا بھی بطور مثال ذکر فرمایا ورفرمایا کہ'' یہ بھی پاکستانی تو نہیں ، جرمن ہیں مگر پردہ کرتی ہیں ،برقعہ پہنتی ہیں ان کو تو کمپلیکس نہیں''

حضور نے امید ظاہر کی کہ انشاءاللہ تعالی ایسی انتہائی صورت کہیں نہیں ہوگی ۔اللہ کے فضل سے جماعت میں نیکیوں میں آگے بڑھنے والی بے شمار خواتین ہیں ۔اگر بڑی عمر کی عورتوں میں سے نہیں تو نوجوان بچیوں میں سے میں دیکھ رہا ہوں کہ ایسی ہیں جو منافقت سے پاک ہیں ۔بہت سی ایسی ہیں جو اپنے بڑوں سے زیادہ نیکیوں پر قائم ہیں اور کوشش کرتی ہیں کہ حجاب لیں ۔حیا رکھیں ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ'' پردہ ایک اسلامی حکم بھی ہے اور ایک احمدی عورت اور نوجوان لڑکی کی شان اور اس کا تقدس بھی ہے ۔اس کو قائم رکھنا ضروری ہے لیکن یاد رکھیں کہ سکارف کے ساتھ نچلا لباس بھی ڈھیلا ہونا چاہئے۔حکم ہے کہ زینت نظر نہ آئے''۔حضور انور نے فرمایا کہ'' بعض غیر از جماعت لڑکیوں نے سکارف تو لیا ہوتا ہے شائد اس ری ایکشن کے طور پر کہ ہمیں کیوں سکارف لینے سے روکا جارہا ہے لیکن نیچے جین اور بلاؤز پہنے ہوتے ہیں ۔ایسے پردے کا تو کوئی فائدہ نہیں ۔پردہ ایسا ہو جو پردہ بھی ہو اور وقار بھی ہو''۔اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت کے اس حکم کی پابندی کرنے اور پردہ کی حقیقی روح کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

راشدہ کرن خان ۔ Cork

پردے کا حکم (بائبل کے حوالے سے)

☆ عورت کا بال کٹانا

اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے ۔اگر عورت کا بال کٹانا یا سر منڈانا شرم کی بات ہے تو اوڑھنی اوڑھے ۔(ا۔کرنتھیوں باب ۱۱۔آیت ۶)

☆ عورت کا سنگھار کرنا

اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا ۔بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرائش سے آراستہ رہے کیونکہ خدا کے نزدیک اسکی بڑی قدر ہے ۔(پطرس باب ۳۔آیت ۳۔۴)

☆ عورت کی پرہیز گاری

اسی طرح عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیز گاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے ۔بلکہ نیک کاموں سے جیسا خدا پرستی کا اقرار کرنے والی عورتوں کو مناسب ہے ۔(تمتھیئس باب ۲۔آیت ۹۔۱۰)

☆ عورت محکوم ہے

البتہ مرد کو اپنا سر نہیں ڈھانکنا چاہئے کیونکہ وہ خدا کی صورت اور اُس کا جلال ہے مگر عورت مرد کا جلال ہے ۔اس لئے کہ مرد عورت سے نہیں بلکہ عورت مرد سے ہے اور مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی ۔پس فرشتوں کے سبب سے عورت کو چاہئے کہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے ۔(محکوم سے مراد پردہ ہے) (ا۔کرنتھیوں باب ۷۔آیت ۷ تا ۱۰)

☆ عورت اور مرد کا لباس

عورت مرد کا لباس نہ پہنے اور نہ مرد عورت کی پوشاک پہنے کیونکہ جو ایسے کام کرتا ہے وہ خداوند تیرے خدا کے نزدیک مکروہ ہے ۔(اِستثنا باب ۲۲۔آیت ۵)

☆ عورت کی زینت

اور اگر عورت کے لمبے بال ہوں تو اُس کی زینت ہے کیونکہ بال اسے پردہ کے لئے دئے گئے ہیں ۔(ا۔کرنتھیوں باب ۱۱۔آیت ۱۵)

☆ شادی ضروری ہے

جو باتیں تم نے لکھی تھیں اُن کی بابت یہ ہے ۔مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے لیکن حرامکاری کے اندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے ۔(ا۔کرنتھیوں باب ۷۔آیت ۱۔۲)

☆ بُری خواہش سے نگاہ کرنا

تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زِنا نہ کرنا ۔لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دِل میں اُسکے ساتھ زِنا کر چکا ۔

(متی باب ۵۔آیت ۲۷۔۲۸)

ارشاد عرشی ملک

میرا پردہ

خدا سے عہدو پیماں کی علامت ہے مرا پردہ
سمعنا اور اطعنا کی شہادت ہے مرا پردہ

مجھے قرآن کی آواز پر لبیک کہنا ہے
سو اک شرط وفا ہے استقامت ہے مرا پردہ

محمدؐ کی غلامی پر فدا ہر ایک آزادی
مرے سرکار کی جانب سے خلعت ہے مرا پردہ

میں ہوں اک احمدی عورت حیا پہچان ہے میری
زمانے بھر میں میری وجہ شہرت ہے مرا پردہ

اسے کیا علم، عزم و استقامت کس کو کہتے ہیں
کہا جس کم فہم نے رسم و عادت ہے مرا پردہ

اڑادی ہیں حیا کی دھجیاں تہذیب مغرب نے
سو اس دور ستم گر میں کرامت ہے مرا پردہ

زباں سے کیا کہوں میں آج کی آزاد عورت کو
سو اک خاموش اظہار ملامت ہے مرا پردہ

ہوس کی آرزو ہے بنتِ حوّا اور عریاں ہو
سو اس کے رخ پہ اک داغِ ہزیمت ہے مرا پردہ

تمنا خوب سے جب خوب تر کی بڑھتی جاتی ہے
تو ایسے میں اک اندازِ قناعت ہے مرا پردہ

سبھی ابلاغ کے ذریعے بنے شیطاں کی آلے
سبھی کا فیصلہ یہ ہے جہالت ہے مرا پردہ

ہر اک چینل پہ رقص ابلیس کا جاری ہے روز و شب
سو بی بی سی کی نظروں میں قدامت ہے مرا پردہ

فضا میں ہر طرف بکھرا ہے پولن بے حیائی کا
سو میری چاردیواری ہے راحت ہے مرا پردہ

مرے چاروں طرف نظروں کی ننگی، تیز تلواریں
سو میری ڈھال ہے میری حفاظت ہے مرا پردہ

ہوس کی دھول میں لتھڑے ہوئے بے باک موسم میں
اسی ماحول سے اظہارِ نفرت ہے مرا پردہ

کیا پیرس کے سکولوں میں جس نے زلزلہ برپا
وہی گز بھر کا کپڑا ہے مری عظمت مرا پردہ

خدا کے باب میں اک سرد مہری عام ہے عرشیؔ
مرے ایمان کی حدت، حرارت ہے مرا پردہ

بحوالہ روزنامہ الفضل 4 جنوری 2005 صفحہ 5

مالی قربانی کا جہاد

اپنی بہنوں کی خدمت میں آج میں ''مالی قربانی کی اہمیت'' بیان کرنا چاہتی ہوں جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کا طرّہ امتیاز ہے۔

جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت اور مہربانی کا سلوک کرتا ہے تو وہ ان سے کچھ نہ کچھ قربانی بھی مانگتا ہے دوسرے لفظوں میں اگر ہم خدا کی رضا اور اس کا قرب پانا چاہتے ہیں تو قربانی ضروری ہے۔

یہ قربانی کیا ہے: قربانی وقت اور حالات کے مطابق مختلف ہو سکتی ہے۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے زمانہ میں جان کی قربانی زیادہ ضروری تھی کیونکہ اس زمانہ میں مسلمان کفار کے ہاتھوں مسلسل مظالم کا شکار تھے اور کفار مسلمانوں پر زبردستی جنگ مسلط کئے ہوئے تھے۔ حضرت محمد ﷺ نے خدا سے خبر پائی یَضَعُ الحرب یعنی مہدی علیہ السلام جنگ سے دور ہونگے'' اور پھر فرمایا:

امام مہدی کے زمانہ میں جان کی بجائے قلم کا جہاد ہوگا اور اس کے لئے مالی قربانی ضروری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُطُ ۪ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۔

ترجمہ: ''کیا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے تا کہ وہ اس (مال) کو اس کے لئے بہت بڑھائے اور اللہ تعالیٰ مال کو لیکر اسے بڑھاتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے'' (سورۃ البقرۃ ۲۴۶)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو مختلف طریقوں سے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلاتا ہے اور طریقے بھی بتاتا ہے۔ کہیں فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہیں فرمارہا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روک کر اپنے اوپر ہلاکت وارد نہ کر لینا۔ پھر فرمایا کہ اپنی کمائی سے خرچ کرنے سے اپنے ہاتھ روک کر اپنے اوپر ہلاکت وارد نہ کر لینا۔ پھر فرمایا کہ اپنی کمائی سے خرچ کرو تا کہ اس میں برکت پڑے چھپا کر بھی خرچ کرو اور اعلانیہ بھی خرچ کرو، اور زکوۃ کی طرف توجہ دو تا کہ قومی ضرورتیں بھی پوری ہوں اور غریبوں کی ضرورتیں بھی پوری ہوں۔ غریبوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لحاظ سے انبیاء کا ہاتھ سب سے کھلا ہوتا ہے اور انبیاء میں بھی سب سے زیادہ ہمارے نبی اکرمؐ کا ہاتھ سب سے زیادہ کھلا تھا تبھی تو آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اُحد پہاڑ جتنا سونا میرے پاس ہو تو میں وہ بھی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دوں۔

اسی طرح آپ کے صحابہ کرامؓ بھی درجہ بدرجہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے ایک موقع پر حضرت عمرؓ اپنا آدھا مال لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے دل میں خیال کیا کہ آج تو حضرت ابوبکرؓ سے آگے بڑھنے کے قوی امکانات ہیں اور جب حضرت ابوبکرؓ اپنا مال لے کر حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے پوچھا ابوبکرؓ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسولؐ'' اس پر حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ تم کبھی ابوبکرؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ بے شک ہر شخص اپنی ایمانی حالت، اپنے مرتبے اور توکل کے مطابق خرچ کرتا ہے اور اپنے خدا سے اجر پاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں۔ ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک دانہ ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک دانہ میں سو (۱۰۰) دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے۔ اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں۔ اور اگر خدا کسی چیز کو اپنی طرف سے زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک بھی جاندار روئے زمین پر زندہ نہ رہتا۔'' (چشمہ معرفت، ص:۱۶۲)

خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیاری سی جماعت سی جماعت پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس میں شامل لوگ قربانیوں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مالی قربانی ہماری اپنی اصلاح کے لئے اور اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ ایمان میں ترقی مالی قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے مال خرچ کرو تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح سے وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا۔'' (تفسیر کبیر جلد ۲، ص:۶۰۴)

حضرت مصلح موعودؓ مزید فرماتے ہیں۔

''خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جب خدا کے ہاں کسی چیز

کی کمی ہو مگر وہ تو بڑی وسعت والا بڑی فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے وہ جانتا ہے کہ کوئی شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔'' (تفسیرِ کبیر جلد۲،ص:۶۰۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اس آخری زمانہ میں آنحضرتﷺ کے غلام صادق کے ذریعے سے مالی قربانیوں کے جہاد ہونے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے وسعت پیدا کردی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں میں ایک بہت بڑی تعداد مالی قربانی کرنا جانتی ہے اور ان نمونوں کو قائم کرنے والی ہے جو آنحضرتﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے صحابہ کرامؓ نے قائم کئے۔'' (از خطبہ جمعہ فرمودہ ،۳۱ مارچ ۲۰۰۶)

صد شکر کہ ہم اس مبارک نظام سے وابستہ ہیں جو خلافت کے زیرِ سایہ دن بدن ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔ آج ہمارا فرض بنتا ہے کہ نہ صرف ہم خود پورے صدق اور اخلاص پر چلتے ہوئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے ہوں بلکہ اپنی نئی نسلوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں جس کا نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کے نظارے دیکھیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سُستیاں دور فرمائے اور ہمیں مالی قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے خلفاء کی دعاؤں کے وارث بن سکیں۔ (آمین)

فرح دیبا۔ Dublin

دعوت الی اللہ

اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جب سے نسلِ آدم کا وجود قائم کیا گیا ہے اسی وقت سے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور نیک بندے مخلوقِ خدا کی ہدایت اور اللہ تعالیٰ سے محبت کا درس دینے کے لیے کھڑے ہونا شروع ہوئے، جن کا کام انسان کو ناپاک حملوں سے بچا کر اس کو حقیقی خالق اور مالک کی حفاظت و نصرت مہیا کرنا رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں فرماتا ہے کہ

"اور تم میں ایک ایسی جماعت بھی ہونی چاہئے جس کا کام صرف اور صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔"

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۵)

قارئین کرام: خدا تعالیٰ کی طرف بلانے اور اعمال صالحہ کی نصیحت کرنے سے قبل ضروری ہے کہ ہم خود عبادت کرنے والے اور اچھے اخلاق کے مالک ہوں۔ اگر ہمارے قول و فعل میں مطابقت ہوگی تو یقیناً اس کا اثر کئی گنا زیادہ بہتر ہوگا اور آپ کے ماحول میں بسنے والے ساتھی خود بخود آپ کے عقائد اور آپ کی نیک سیرت میں دلچسپی لینا شروع کردیں گے۔ دعوت الی اللہ کے وسیع تر میدان میں سب سے بڑھ کر بے نظیر نمونے ہمارے پیارے آقا حضرت محمدﷺ نے ہمارے لیے قائم کیے ہیں، آپﷺ فرماتے ہیں کہ:۔

جو شخص کسی ہدایت کی طرف بلائے اس شخص کو تمام ان لوگوں کے برابر ثواب ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے۔ (صحیح مسلم)

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد ہی دین اسلام کی تجدید اور سیرت طیبہ ﷺ کو عملی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ:۔

ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے سے لوگوں کو بچائیں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کردیں خواہ مارے ہی جائیں۔ (ملفوظات جلد سوئم ص ۳۹۱)

سب سے پہلے اپنے نفسانی خیالات کو پاکیزہ کرنا ہوگا، اور پھر اپنے گھر میں موجود برائیوں کا سدباب کرنا ضروری ہے، اس طرح نیک اور صاف ستھرے ساتھیوں کی محبت حاصل ہوگی، اور جہالت اور گمراہی کا خاتمہ ہوسکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:۔

ہر احمدی بلا استثناء (داعی الی اللہ) بنے، وہ وقت گزر گیا کہ جب چند داعیان الی اللہ پر انحصار کیا جاتا تھا اب تو بچوں کو بھی داعی اللہ بننا پڑے گا یہاں تک کے بستر میں لیٹے ہوئے بیماروں کو بھی داعی اللہ بننا پڑے گا اور کچھ نہیں وہ دعاؤں کے ذریعے ہی دعوت الی اللہ کے جہاد میں شامل ہوسکتے ہیں۔

تبلیغ احمدیت دنیا میں کام اپنا
دارالعمل ہے گویا عالم تمام اپنا

(خطبہ جمعہ ۴ مارچ ۱۹۸۳)

اللہ ہمیں بہترین داعی الی اللہ بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے حضور اچھے پھل پیش کرنے کی ہمیں سعادت حاصل ہو۔ آمین

ثانیہ احسن ۔ Dublin

توکّل علی اللّٰہ اور مالی قربانی

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ط وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

ترجمہ: کیا کوئی ہے جو اللہ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دیتا کہ وہ اسے اس کے لئے بہت بہت بڑھائے اور اللہ (کی یہ سنت ہے کہ وہ بندہ کا مال) لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور (آخر) تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ (البقرۃ ۲۴۶)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابن آدم! تو دل کھول کر خرچ کر اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر خرچ کرے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مال کی قربانی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

”یہ ظاہر ہے، کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں، کہ مال سے بھی محبت کرو، اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں، کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال چھوڑتا ہے۔ وہ صرف اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے۔ تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے، بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۹۷۔۴۹۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں، ’خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ اگر میں جنگل بیابان میں بھی ہوں تب بھی مجھے رزق پہنچائے گا اور میں کبھی بھوکا نہیں رہوں گا‘‘، فرماتے ہیں ’’اللہ تعالیٰ کو آزمایا نہ کرو اور خدا سے ڈرو۔ اس کا میرے ساتھ خاص معاملہ ہے۔‘‘ (از حیاتِ نور)

اللہ پر توکل ہر مومن کا ایمان ہونا چاہیے۔ انسان کتنی ہی مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہو مگر خدا پر یقین اور توکل مومن کو اسکی منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

”اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان نہیں کر سکتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے“۔ (سورۃ الطلاق آیت نمبر ۴)

ایک مثال یہاں میں اپنے ذاتی تجربہ کی دینا چاہوں گی۔ جب ہم Galway مشن ہاؤس شفٹ ہوئے، تو ایک دن مجھے کچھ پیسوں کی سخت ضرورت پڑ گئی۔ میں نے اپنے شوہر مولانا ابراہیم نونن سے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دُعا کریں۔ اس پر انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ ’خدا کی ذات پر بھروسہ رکھو‘۔ اُس دن خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا کہ اس مقصد کے لئے خاص دُعا کی جائے۔ خیر اسی رات مولانا صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص ہمارے گھر آیا ہے اور ایک بند لفافہ چھوڑ گیا ہے۔ اس خواب کے اگلے ہی دن ہمارے ایک جاننے والے ہمارے گھر آئے اور بچوں کے لئے کچھ سامان کے ساتھ ایک بند لفافہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ آپ کے لئے تحفہ ہیں۔ یہ دیکھ کر میرے لبّ پر خدا تعالیٰ کی حمد تھی۔ سبحان اللہ۔

خدا قادر مطلق ہے اور ہر بات کا علم رکھتا ہے اسلئے اپنے بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے چاہے دنیا انہیں لعن طعن کرے مگر خدا کے نیک بندوں کے کام خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔

خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے سے ہمارے ہاتھ کبھی خالی نہیں ہوتے، بلکہ خدا اپنے فضل سے اسے اور بڑھا دیتا ہے۔ اب خدا کے فضل و کرم سے جلد ہی آئر لینڈ میں پہلی مسجد مریم کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں ہم سب کو مل کر حصّہ لینا ہے۔ مسجد خدا کا گھر ہے اور ہم سب کو مل کر اسکی تعمیر میں حصّہ لینا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جس نے مسجد بنائی اسکا گھر آخرت میں بن جاتا ہے۔ میری پیاری بہنوں سے درخواست ہے کہ اس قیمتی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اس مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی تعمیر میں بہترین رنگ میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

قانتہ نونن۔ Galway

مرد و عورت دونوں کا اپنے سسرال سے نیک سلوک صِلہ رحمی میں آتا ہے

میاں بیوی کے ایک دوسرے پر جو حقوق ہیں ان میں عام طور پر ایک حصہ کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور وہ ہے اپنے سسرالی عزیزوں سے نیک سلوک خواہ وہ رشتہ داروں میں سے ہوں یا غیروں میں سے ہوں۔ جو آیات نکاح کے موقعہ پر تلاوت کی جاتی ہیں اُن میں سے ایک میں خداتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ﴿واتّقوا اللّٰہ الّذی تساء لون بہ والارحام ۔ ان اللّٰہ کان علیکم رقیباً﴾ (النساء۔۲) جس کے معنے ہیں کہ تم تقویٰ کرو اللہ کا جس کے نام کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور تقویٰ کرو رحموں کا۔ اَرْحَام کا لفظ رِحم کی جمع ہے۔ یہاں تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ خدا کی ناراضگی کے خوف سے بچتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنا۔ یعنی اللہ کے حقوق کی نگہداشت کرو اور رحمی تعلقات کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ خدا نے یہاں صلہ رحمی کی اس قدر تاکید کی ہے کہ اپنے حقوق کے بعد رحمی تعلقات کی نگرانی کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہاں لفظ اَرْحَام میں میاں بیوی دونوں کے رحمی تعلقات مراد ہیں کیونکہ اس حکم میں مرد وعورت دونوں برابر کے شریک ہیں۔ دیکھا جائے تو تمام خونی رشتوں اور رشتہ داریوں کا تعلق کسی نہ کسی مشترک رِحم سے ہوتا ہے۔ کبھی تو براہ راست اور کبھی بعض واسطوں کے ساتھ۔ والدین کے ساتھ تو خونی رشتہ ہوتا ہی ہے۔ بہن بھائیوں کی والدہ مشترک ہوتی ہے۔ سوتیلے بہن بھائیوں کی دادی ایک ہوتی ہے۔ ایسے ہی کسی کے ساتھ دادی مشترک ہوتی ہے تو کسی کے ساتھ نانی۔ پھر اور اوپر چلیں تو دادیوں نانیوں کی مائیں وغیرہ اور یوں تمام انسان ایک ماں حوّا کی وجہ سے انسانی رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس لئے بنی نوع انسان کے حقوق کو بھی وسیع دائرے میں صلہ رحمی میں ہی خدا تعالیٰ نے داخل فرما دیا ہے۔ جیسے فرمایا: ''اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا''۔

مذکورہ بالا آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ تم صرف اپنے ہی رحمی تعلقات کے حقوق وفرائض ادا کرو بلکہ فقط اَرحام کہا گیا ہے اَرْحَامُکُمْ نہیں کہا گیا۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ تم نہ صرف اپنے بلکہ بیوی کے جو رحمی رشتہ دار ہیں ان کے حقوق کا بھی خیال رکھو۔ بہت مرد ایسے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ میری بیوی کا تو فرض بنتا ہے کہ میرے رحمی تعلقات کا خیال رکھے لیکن یہی حق بیوی کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس کے خاندان کو تو غیر سمجھتے ہیں لیکن خود اس کو اپنے خاندان میں مدغم سمجھتے ہیں۔ بیویوں کو تو اپنے خاندان کا حصہ بنا لیتے ہیں لیکن خود اس ایسا کرنا مردانگی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ جو چیز قابل غور ہے وہ یہ جس طرح مرد کو اپنے رحمی تعلقات کی نگہداشت کا حکم ہے ایسا ہی حکم عورت کو بھی ہے۔ اگر مرد اپنی بیوی سے تعاون نہ کرے تو وہ اپنے رحمی رشتے داروں کے حقوق کیسے ادا کر سکتی ہے۔ صلہ رحمی جس طرح مرد پر فرض ہے ویسے ہی عورت پر بھی فرض ہے۔ اس لئے مرد کا فرض ہے کہ عورت اگر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور احسان کا معاملہ کرنا چاہے تو خدائی حکم تعاونوا علی البرّ والتّقوٰی (ایک دوسرے کے ساتھ نیکی، احسان اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کیا کرو) کے ماتحت بیوی کو روکے نہیں بلکہ اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے اور اس کی حوصلہ افزائی کرے۔ بالکل یہی حکم بیوی کو خاوند کے رحمی رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا ہے۔ ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو حقوق وفرائض مرد کے عورت پر ہیں بالکل ویسے ہی عورت کے مرد پر بھی ہیں۔ لہٰذا اس حُکم میں اپنے اور اپنے ساتھی دونوں کے اَرحام کے تقاضوں کا خیال رکھنا شامل ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿ولھنّ مثل الّذی علیھنّ بالمعروف﴾ (البقرہ:۲۲۹)

کہ اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں پر) اُتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں کا) اُن پر ہے۔ حدیث میں بھی صلہ رحمی کی اس قدر اہمیت بیان ہوئی ہے کہ خدا نے اپنی رحمانیت کے ماتحت فضل فرمانے کو صلہ رحمی کے ساتھ گویا باندھ دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ خدا فرماتا ہے: ﴿انّ الرّحمٰن وانت الرّحم شققت اسمك من اسمی فمن وصلّھا وصلّتهٗ ومن قطعھا قطعتهٗ﴾

یعنی مَیں رحمان ہوں (بن مانگے دینے والا۔ بغیر حق اور بن عمل کے فضل فرمانے والا) اور تو رحم ہے۔ میں نے تیرا نام اپنے نام سے نکالا ہے۔ پس جو شخص رحمی تعلقات کو ملائے رکھتا ہے (ٹوٹنے نہیں دیتا) میں بھی اپنا تعلق اس سے ملائے رکھتا ہوں اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے میں بھی اس سے اپنا تعلق کاٹ لیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صلہ رحمی کو حقیقی احمدی ہونے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ''جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات نہیں مانتا اور ان کی تعہّد

خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ''۔ (کشتی نوح)

حدیث میں آتا ہے، جُبیرؓ بن مُطعم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رشتہ داری کے تعلقات کو توڑتا ہے وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا'' (ریاض الصالحین نمبر ۳۴۱)

آنحضرت ﷺ نے خالہ کے بارے میں فرمایا۔ ''الخالۃ بمنزلۃ الام'' (ریاض الصالحین نمبر ۳۳۷) خالہ بھی ماں کی طرح ہے۔ خالہ سے متعلقہ رشتوں کا لحاظ رکھنا بھی خودبخود اس میں شامل ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کو رحمی رشتہ داروں کا اتنا پاس تھا کہ آپ کے دادا ابراہیم علیہ السلام نے آپ کی پیدائش سے کوئی اڑھائی ہزار سال پہلے ایک نیک مصری خاتون سے شادی کی تھی جس کی نسل سے آپ کی قوم تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ''جب تم مصر فتح کرو تو وہاں کے لوگوں کا خیال رکھنا وہ تمہارے رشتہ دار ہیں۔ تمہاری دادی ہاجرہ مصر سے تھیں''۔ اللہ اللہ کیا صلہ رحمی ہے۔ لوگ تو اپنے سسرال کے حقوق کا بھی خیال نہیں کرتے مگر آپ ﷺ ہیں کہ 2500 سال پہلے گزرے اپنے ایک دادا کے سسرال کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

﴿اللّٰھم صلّی علی محمّد وعلی آل محمّدٍ﴾

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2005 صفحہ 10)

چار چیزیں

ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ چار چیزیں ہوتیں اور چار چیزیں نہ ہوتیں۔

زندگی ہوتی	اور	موت نہ ہوتی
جنت ہوتی	اور	دوزخ نہ ہوتی
امیری ہوتی	اور	غریبی نہ ہوتی
تندرستی ہوتی	اور	بیماری نہ ہوتی

تو غیب سے آواز آئی کہ اگر زندگی ہوتی اور موت نہ ہوتی تو میرا دیدار کون کرتا۔ اگر جنت ہوتی اور دوزخ نہ ہوتی تو میرے عذاب سے کون ڈرتا۔ امیری ہوتی اور غریبی نہ ہوتی تو میرا شکر کون ادا کرتا۔ تندرستی ہوتی اور بیماری نہ ہوتی تو مجھے کون یاد کرتا۔ یہ باتیں حضرت موسیٰؑ نے سُنیں تو کہا بے شک میرے پروردگار تیرے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے۔ (مرسلہ طیبہ مقبول۔ *Dublin*)

اے عورت!

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اپنی ایک تحریر میں عورت کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔

☆ ''پس اے عورت! اے گذشتہ نسل کی بیٹی! موجودہ نسل کی بہن اور بیوی اور آئندہ نسل کی ماں، تیری اور محض تیری خیرخواہی اور فائدہ کے لئے تیرے پیدا کرنے والے اور تیری حقیقی فطرت کے جاننے والے نے تیرے لئے بعض مفید اور اعلیٰ قواعد تجویز فرمائے ہیں۔ تو ان پر عمل کر اور آخرت میں سرخرو ہو۔

☆ پہلی بات یہ کہ تو اپنے خداوند خدا کا درجہ اور عظمت دنیا کی ہر چیز اور ہر عزیز سے بلند اور اعلیٰ سمجھ اور اس کے ان احکام کو جو اس نے تجھ پر فرض کئے ہیں، ہر شخص کے حکم اور منشاء پر مقدم رکھ۔

☆ خدا تعالیٰ کے بعد تجھ پر تیرے خاوند کا حق ہے۔ تو اس کی حتی الوسع فرمانبرداری کر۔

☆ خاوند کی اطاعت کے بعد سب سے بڑا فرض تیرا یہ ہے کہ تو اپنی اولاد کی نیک تر بیت کرے تاکہ تیری نیکی دائمی اور تیرے عمل باقیات الصالحات میں شمار ہوں۔

اگر صرف ان تین باتوں پر ہی تیرا عمل ہو تو یقین کر لے کہ تو جنت کی حور، خدا کی پاکباز اور پیاری بندی اور دنیا کی رونق اور برکت ہے''۔

(از شمع حرم صفحہ ۳۰،۳۱)

دکھاوا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں ''ہمارا یعنی مشرقی معاشرہ مجھے کہنا چاہیے مشرقی معاشرہ کی خرابیاں نفرتیں پیدا کرتی ہیں اور اسی کا نام شریکہ ہے اور یہ خرابیاں اور بھی کئی قسم کی عادتوں کے نتیجہ میں بڑھتی چلی جاتی ہیں مثلاً دکھاوا ہے بیاہ شادی کے موقعہ پر لوگوں نے ایک خواہ مخواہ کا ناک بنایا ہوا ہے اور ناک کے کٹنے کی بڑی فکر ہے۔ ہماری ان خواتین کو وہم ہوتا ہے کہ اگر بیاہ شادی کے موقعہ پر ریاکاری سے کام نہ لیا گیا تو لوگوں کے سامنے ہمارا ناک کٹ جائے گا بھئی ناک تو اس وقت کٹ گیا جب خدا کے سامنے کٹ گیا باقی ناک رہا کہاں ہے جس کو کاٹو گی جب خدا کی ہدایات سے روگردانی کی۔ جب رسول ﷺ کی ہدایات سے روگردانی کی جب اسلامی تعلیم کی طرف سے پیٹھ پھیر دی تو مومن کا ناک تو وہیں کٹ جاتا ہے باقی رہا ہی کچھ نہیں پھر اس بات کی کیا فکر کہ کیا رہتا ہے اور کیا نہیں رہتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دکھاوے نے بھی ہمارے معاشرہ میں بہت ہی خوفناک اثرات مرتب کئے ہیں''۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ نمبر ۴۸۔۴۹)

”ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ کسی پر بلاوجہ انگلیاں اٹھاتے پھریں۔“

”خیانت نہ کرو، گلہ نہ کرو، اور ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے“۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے
ہیں: ”خیانت نہ کرو، گلہ نہ کرو، اور ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ
لگاوے“۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۱)
اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ مرد جا کر اپنی عورتوں کو سمجھاتے رہیں، خود بھی سمجھنے کی
ضرورت ہے۔ پھر کسی عورت نے دوسری عورت پر گلہ کیا تو اس پر آپ نے فرمایا:
”ایک شخص تھا، اس نے کسی دوسرے کو گنہگار کو دیکھ کر خوب اس کی نکتہ چینی کی۔
اور کہا کہ یہ دوزخ میں جائے گا۔
قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ ”کیوں؟ تجھ کو میرے اختیارات
کس نے دیئے ہیں۔ جنت اور دوزخ میں بھیجنا تو میرا کام ہے۔ دوزخ اور
بہشت میں بھیجنے والا تو مَیں ہی ہوں تو کون ہے؟“ تو جس نے نکتہ چینی کی تھی اور
اپنے آپ کو نیک سمجھتا تھا اس شخص کو کہا کہ ”جا مَیں نے تجھے دوزخ میں ڈالا اور
یہ گنہگار بندہ جس کا تو گلہ کیا کرتا تھا کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے اور دوزخ میں جائے گا
اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا“، جنت میں بھیج دیا۔
تو فرماتے ہیں کہ ”ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ مَیں ہی الٹا شکار
ہو جاؤں“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۔۱۱۔ مطبوعہ ربوہ)
آج بھی لوگ ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ فلاں شخص تو بڑا گندا ہے،
گنہگار ہے، جہنمی ہے پھر بعض اپنی بزرگی جتانے کے لئے اس قسم کی باتیں کرر
ہے ہوتے ہیں کہ پہلے تو کرید کرید کر کسی کے بارہ میں پوچھتے ہیں کہ فلاں نیکی تم
نے کی، فلاں کی، نماز پڑھی، یہ کیا، وہ کیا، نمازوں میں دعائیں کرتے ہو، کس طر
ح کرتے ہو، رقت طاری ہوتی ہے کہ نہیں، رونا آتا ہے کہ نہیں، حوالہ دیا کہ جس کو
رونا نہیں آیا اس کا دل سخت ہو گیا۔ تو یہ چیزیں پوچھتے ہیں پہلے کرید کرید کر جو با
لکل غلط چیز ہے۔ یہ بندے اور خدا کا معاملہ ہے، انفرادی طور پر کسی کو پوچھنے کا حق
نہیں ہے، عموماً ایک نصیحت کی جاتی ہے جلسوں میں، خطبوں میں، کہ اس طرح نما
ز پڑھنی چاہئے۔
اس طرح نماز ادا کرنی چاہیے اور پوری طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہیے۔ تو
ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ پہلے کرید کرید کر پوچھے اور پھر جب اس کی حالت کا پتہ
کر لے تو یہ کہے کہ تم اتنے دن سے نماز میں روئے نہیں، تمہیں رقت طاری نہیں
ہوئی۔ تم نے اپنے آپ کو ہلاک کر لیا یا ہلاکت میں ڈال دیا۔ تو ایسے لوگوں کو
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خدا کے اختیار ان کو نہیں
ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ تمہارے رونے کو خدا تعالیٰ ردّ کر دے اور اس کے نہ رونے کو قبو
ل کر لے۔
پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور
اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ
اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنے کا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ”ایک
شخص بڑا گنہ گار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ ا
س کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا
کہ تو نے فلاں گناہ کیا، فلاں گناہ کیا، لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنوائے گا۔ وہ
کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے سرزد ہوئے“۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ
”اچھا آج کے دن مَیں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک
گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دے دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ا
ن چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہو
ں کا تو بہت زیادہ ثواب ہوگا۔ تو یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ
گنائے گا کہ ”اے خدا مَیں نے تو یہ گناہ بھی کئے ہیں“۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی با
ت سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا۔ کہ ”دیکھو! میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا د
لیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے“۔ پھر اسے حکم دے گا کہ،
”جا، بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل
ہو جا“۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس لئے ہمارا کوئی حق نہیں بنتا کہ کسی پر بلا و
جہ انگلیاں اٹھاتے پھریں۔ تو کیا خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے؟ یا ا
س کے دل میں کیا ہے؟۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلّی پرہیز کرنا چاہئے“۔
(بدر جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۰ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۷ جدید ایڈیشن)

انٹرنیٹ کا استعمال

آج کا معاشرہ چاہے وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی، دونوں میں تباہی کی ایک بڑی وجہ الیکٹرونک میڈیا ہے۔ یہ ہی وہ آگ ہے جسکی تپش ہمارے اپنے گھروں میں محسوس ہونے لگی ہے، اور ہمارے گھر کے ماحول اور تربیت میں خلل ڈال رہی ہے۔ افسوس کہ ہمارے گھر آجکل بہت بری طرح میڈیا کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔

الیکٹرونک میڈیا سے بات شروع کریں تو پہلا لفظ ذہن میں TV کا آتا ہے، جب کہ اسی میں ہمارے لئے بہت سے علمی اور روحانی خزانے بھی موجود ہیں، جیسے کہ ہمارا اپنا چینل MTA۔ لیکن ہم بات کر رہے ہیں اُن چینلز کی یا اُن پروگراموں کی جو اخلاقی لحاظ سے ہمارے لئے اور ہماری اولاد کے لئے کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ اور وہ بدقسمتی سے آجکل ہماری نوجوان نسل کے لئے پسندیدہ تفریح کے پروگرام بن گئے ہیں۔

اس بات پر ہمارا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ ایک ایسا دلدل ہے جو اس میں پھنستا ہے تو پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔

آج ہم بات کرنے جا رہے ہیں ایسے دلدل کی جو ایک انسان کو زندگی بھر باہر نکلنے نہیں دیتا بلکہ کچھ لوگ تو اس دلدل میں پھنس کر ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کے ساتھ ساتھ دوسروں کی زندگیوں کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔

میں آج آپ سب پیاری بہنوں سے وہ باتیں کرنا چاہتی ہوں جو میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے علم میں مزید اضافہ کریں گی۔ اور آپ کو آجکل کی صورتحال پر خبردار کر سکیں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

عزیز بہنو! آپ مائیں ہونے کے ناطے اپنے بچوں کی تربیت کی ذمہ دار ہیں۔ میں آپ کو ایسے فرض سے روشناس کرانا چاہتی ہوں جو فی زمانہ آپ کی آنکھ سے اوجھل ہے۔ آجکل کا معاشرہ ہمیں سب سے پہلے بچوں سے دوستی کی طرف توجہ کراتا ہے۔ اپنے بچوں سے اسطرح سے دوستی رکھیں کہ آپکا بچہ جو اردگرد دیکھتا ہے، یا محسوس کرتا ہے اسکا اظہار وہ آپ سے کر سکے۔ ایک بڑی اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنے بچوں کی نفسیات کو سمجھیں۔ دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں پر نظر رکھیں، ان کے ہر دوست کے بارہ میں اچھی طرح سے معلومات رکھیں۔ اپنے بچے کے شوق اور مصروفیات کا بھی آپ کو علم ہونا چاہیے۔

آپ کچھ دیر کے لئے فرض کریں کہ آپ کا بچہ بہت کم عمر کا ہے اور بے علمی کی وجہ سے ایک جلتی ہوئی آگ کی طرف جا رہا ہے، یا کسی اُونچائی سے چھلانگ لگانے کے لئے بھاگ رہا ہے، یا کسی بہت بڑے خطرے کی طرف چلتا جا رہا ہے۔ تو اُس وقت آپ کا ردِعمل کیا ہوگا؟

یقیناً آپ اُس کی حفاظت کے لئے جو قدم اٹھائیں گی وہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ آپ خود بھی شاید اندازہ نہیں کر سکتی ہیں کہ آپ یہ عمل کتنی ہوشیاری اور حکمتِ عملی سے سرانجام دیں گی۔

میں آج آپ کو ایسی ہی ایک خطرناک چیز کی طرف توجہ کرانا چاہتی ہوں، جو بظاہر خطرے کی چیز نہیں، لیکن اگر آپکا بچہ اسے غلط استعمال میں لائے تو یقیناً بہت بڑے نقصان کا موجب بن سکتی ہے۔ اور وہ چیز ہے *Internet* کا استعمال۔

آج کی دنیا انٹرنیٹ کی دنیا ہے۔ یہ اس لئے زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ معلومات کا ایک بڑا خزانہ ہے جہاں پر آپ کو دنیا بھر کی جدید ترین تحقیقات مفت میں دستیاب ہوتی ہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے یونیورسٹی کے طلبا اپنی *Assignments* بناتے ہیں اور معلومات کو کلاس روم میں باقی *students* کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔ لوگ آجکل بڑے بڑے سٹورز پر جانے کے بجائے گھر بیٹھے شاپنگ کر رہے ہیں کیونکہ انکو یہ چیزیں مارکیٹ کی نسبت سستی اور کم وقت میں دستیاب ہو رہی ہیں۔ آج کی دنیا واقعتاً گلوبل ویلج بن گئی ہے جہاں آپ اپنی رائے دنیا کے دوسرے ملکوں میں موجود لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ ہر ٹی وی چینل اپنی ویب سائٹ کے ذریعے لوگوں کو پچھلی خبریں اور مضامین پڑھنے کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ ہم اپنے جماعتی پروگرام اور ہر قسم کی *information* با آسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن بات صرف مثبت استعمال کی نہیں، کیونکہ آجکل کی نوجوان نسل اس کے مثبت استعمال سے غافل ہوتی جا رہی ہے۔ انسان کی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ بُرائی کی طرف جلد مائل ہوتا ہے۔ لیکن بہترین رنگ میں تربیت اور دُعائیں، ہمیں بہت سی بُرائیوں سے بچا لیتی ہیں۔

یہ اہم کردار تو ایک ماں ہی ادا کر سکتی ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو آجکل کی نئی *technology* کے فوائد معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے نقصانات کے بارے میں بھی بہت اچھی طرح سے علم ہو۔

ایسے نوجوان بچے جو اپنے کلاس فیلوز سے متاثر ہوکر یا اپنے دوستوں سے متاثر ہوکر نیٹ پر سوشل websites کا رخ اس غرض سے کرتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعہ سے نئے دوست بنائیں گے، جہاں پر دنیا بھر سے ہر قسم کے لوگوں سے وہ با آسانی رابطہ کرسکیں گے۔ وہ نوجوان بچے اس کام میں پڑ کر نہ صرف اپنی تعلیم میں پیچھے رہ جاتے ہیں بلکہ ایسے بچے رفتہ رفتہ اپنے والدین، بھائی بہن حتیٰ کہ اپنے اچھے دوستوں سے بھی دور ہوجاتے ہیں۔ جس کی وجہ دن کا زیادہ تر وقت نیٹ پر فضول کاموں میں گزارنا، مخالف جنس سے دوستیاں کرنا اور غلط قسم کے websites پر ٹائم گزارنا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے سے ایک سلسلہ شروع ہوا تھا Messenger کا، جس کے استعمال سے آپ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی email کے ذریعہ اپنی لسٹ میں شامل کرکے ان سے کسی بھی وقت رابطہ کرسکتے ہیں۔ جہاں تک اسکا فائدہ ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے رشتے داروں سے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، آپ اُن سے بالکل مفت، آرام سے گھر میں بیٹھے باتیں کرسکتے ہیں اور ایک دوسرے کو camera کے ذریعہ دیکھ بھی سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ ضروری documents یا تصاویر بھی share کی جاسکتی ہیں۔

لیکن افسوس کہ لوگوں نے اس سہولت کا فائدہ اٹھانے کے بجائے اس کا غلط استعمال شروع کردیا۔ خاص طور پر نوجوان نسل نے تو اس کام میں پڑ کر اپنی تعلیم کو بھی چھوڑ دیا۔ اور اپنا قیمتی وقت برباد کرنے کے علاوہ غیر اخلاقی حرکات شروع کردیں۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خاندانوں میں تباہی آئی۔

پیاری بہنو! آج آپ کو ایک ایسے سوشل website کا تعارف کروانے جارہی ہوں جو آجکل زیادہ تر نوجوان نسل کے لئے محبوب ترین مشغلہ بنا ہوا ہے اور اس کے بارہ میں جان کر آپ خود بہتر رنگ میں فیصلہ کرسکیں گی کہ آپ اپنے بچے کو کس حد تک اس میں مصروف ہونے کی اجازت دے سکتی ہیں۔ اور وہ سائیٹ ہے.... Facebook۔ اس کے علاوہ بہت سے ہیں۔ لیکن آج آپ کے ساتھ اس کے بارہ میں کچھ روشنی ڈالتی ہوں۔

اسکا مختصر تعارف۔ آپ اس ویب سائٹ پر اپنے رشتے داروں، کا نام یا email search کرکے، یا اپنے سکول کالج کے نام سے search کرکے آپ کو اپنے دوست، استاد وغیرہ کا رابطہ بھی مل جاتا ہے۔ اور ان سے باقاعدگی سے رابطے میں رہ سکتے ہیں۔ دوستوں کو add کرنے کے علاوہ بہت سے کاروبار بھی اس ویب پر ہورہے ہیں۔ Business کرنے والے اپنی advertising آسانی سے اور مفت میں کررہے ہیں۔ بہت سے سٹارز اور celebrities اس میں کافی نام کمارہے ہیں۔ اور اسکے علاوہ اس میں گروپز ہیں جو کوئی بھی join کرسکتا ہے۔ اور اس میں شامل ہوکر دوسرے members کے ساتھ اس forum میں اپنی رائے اور Videos, photos، articles وغیرہ share کرسکتا ہے۔ مثلاً ابھی حال میں ہی، ہماری جماعت کا ایک non official گروپ بنایا گیا ہے جو 28.05.2010 کو لاہور میں ہونے والے سانحہ کے حوالے سے ہے اور اس میں شہدا کی تصاویر لگائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے articles شیئر کئے جاتے ہیں جو دنیا بھر سے لوگوں نے لکھے ہوں۔ اور videos بھی مل جاتی ہیں جو اس حوالے سے بنائی گئی ہوں۔

اب دیکھیں، خرابی کہاں سے پیدا ہوسکتی ہے، خاص طور پر اُن نوجوانوں کے لئے جو ابھی اچھے برے کی پہچان نہیں رکھتے ہیں۔

آپ اپنے دوست اور رشتہ داروں کو add کرلیتے ہیں لیکن بعد میں یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کو مزید ایسے لوگوں کی دوستی کی درخواست آنا شروع ہوجائے، جن کو آپ نا تو جانتے ہیں اور نا ہی آپ کو معلوم ہے کہ آیا وہ واقعی میں ہم جنس ہے یا مخالف جنس، کیونکہ ہوسکتا ہے وہ آپ کو بیوقوف بنانے کے لئے خود کو آپکا ہم جنس ظاہر کررہا ہو۔ اسکی وجہ کچھ بھی ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے آپ تو اس شخص کو دیکھ نہیں سکتیں اور نہ ہی آپ اسکی آواز کو سُن کر اندازہ لگاسکتیں ہیں۔

facebook پر یا کسی بھی سوشل website پر اپنے ایک سے زیادہ جتنے چاہے account مختلف ناموں کے بنائے جاسکتے ہیں۔ اور فارغ لوگ یہ ہی کام کرکے لوگوں کو بیوقوف بناتے رہتے ہیں۔ لڑکیوں کے ساتھ دوستیاں کرنے کے لئے اکثر لڑکے یہ کام کرتے ہیں۔

کچھ معصوم بچیاں ایسے لڑکوں کے دھوکے میں آکر ان سے دوستی کرلیتی ہیں۔ اور پھر دوستی کے نام پر ایک دوسرے سے بے تکلف باتیں کرنا، اور بات بڑھتی ہے تو ایک دوسرے کی تصویریں share کرنا اور پھر پسندیدگی کا اظہار کرنا، بات ایسے انجام کو پہنچ جاتی ہے جس کا راستہ صرف دلدل میں لے جاتا ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنی بے پردہ تصویریں نیٹ پر اپنی پروفائل میں لگانا، ایک نہ مناسب اور غیر شرعی بات ہے، اگر کوئی بچی اپنی تصویر لگاتی ہے تو اسے پیار سے سمجھانا چاہیے کہ ایسا کرنا اسی طرح سے ہے جیسے کہ تم اپنے گھر کا دروازہ کھول دو اور سب گزرنے والے تمہیں دیکھتے جائیں اور تمہاری عزت اور وقار کسی کے بھی دل میں نہ رہے۔ ایک عورت کی عزت اسکے پردے میں ہے نہ کہ اپنی خوبصورتی

کو دنیا میں دکھانے سے اور طرح طرح کے لوگوں سے تعریفیں سننے میں۔اصل تعریف اور مقام اُس عورت کا ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتی ہے اور اپنے نفس کو قابو میں رکھتی ہے۔

یہ تصاویر لگانے کا ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ خدا نا خواستہ اگر کسی غلط شخص نے ان تصویروں کی editing کر دی، یا اس نے ان تصویروں کے ذریعہ سے کوئی بھی غلط کام شروع کر دیا تو وقت کسی کے ہاتھ نہیں آتا، اور نقصان اٹھانے پر انسان کے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔انسان کی عزت اسکا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔اسے کھونے کے بعد کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

لیکن بات یہاں آکر ختم نہیں ہو جاتی ہے۔غلط قسم کے لوگ تو دنیا بھر میں بھرے پڑے ہیں۔آپ یہ سمجھ لیں یہ شیطان آپ کے گھر میں انٹرنیٹ کے دروازے کے ذریعہ آرام سے داخل ہو سکتا ہے۔آجکل نیٹ سے دوسرے کا گھر کا فون نمبر، گھر کا پورا پتہ، صرف chat کرتے ہوئے یا کسی website کو visit کرنے سے آسانی سے نکالا جا سکتا ہے۔اور نکالنے والے نکال لیتے ہیں۔

اکثر معصوم بچیاں، اپنی معصومیت میں ایسی ایسی باتیں غیر لوگوں سے نیٹ پر share کر دیتی ہیں جن کا اُن کو خود بھی علم نہیں ہوتا کہ اسکا کیا انجام ہے!!

ایسی سوشل ویب سائٹ پر اپنا account بنانا کوئی مشکل کام نہیں، اور یہ آپ کو مکمل privacy دیتا ہے، جس میں یہ option ہوتا ہے کہ آپ اپنے کوائف، پروفائل، تصاویر وغیرہ کو دوسرے لوگوں سے چھپا سکتے ہیں، لیکن حقیقت میں کوئی بھی چیز internet پر محفوظ نہیں اور نا ہی چھپی رہتی ہے، یہ میں آپ کو پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں۔

جو لوگ دوسروں کی زندگی کو خراب کرنا اپنا مشغلہ سمجھتے ہیں، وہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، اور ایسے لوگ انٹرنیٹ کی دنیا میں بھرے پڑے ہیں۔جن کو شاید آپ تو جانتے نہیں ہیں لیکن وہ آپ کو ضرور جان لیتے ہیں۔یہ بات سن کر آپ پریشان مت ہوں، بلکہ ہوشیار ہو جائیں۔کیونکہ یہ ہوشیاری آپ کو اور آپکے بچوں کو شیطان کی شرارتوں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

پھر انٹرنیٹ پر کچھ بچے مخالف جنس سے تبلیغ کے بہانے دوستی کرتے ہیں، اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کرنا جائز ہے، جبکہ یہ بھی اُسی طرح غلط ہے۔ہماری جماعت کے اپنے official ویب سائیٹس ہیں، تبلیغ کا پورا سامان نیٹ پر موجود ہے۔کوئی پوچھتا ہے تو اسے ویب کا نام بتا دیں۔اگر مزید سوال ذہن میں ہیں تو اسے چاہئے کہ وہ خود جماعت سے رابطہ کرے۔

انٹرنیٹ کا غلط استعمال چاہے لڑکے کریں یا پھر لڑکیاں، اسکا انجام دونوں کے لئے بہت بُرا ہے۔اب کوئی چاہے اسے نیک نیتی کا کام کہے، یا کوئی اور نام دے۔ یقیناً اسلام کی تعلیم کے خلاف عمل، تباہی کی طرف لے کر جاتا ہے۔

اس خطرے سے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے آپ ماؤں کو چاہے کہ، آپ اپنے بچے کا نیٹ پر ہر نئے دوست بننے والے کا اچھی طرح سے علم رکھیں۔ بلکہ آپ کوشش کر کے اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھا کریں۔ان سے سوال کیا کریں کہ بیٹا، کون آپ کے دوست ہیں، وہ کیسے ہیں، کیا کرتے ہیں۔ان کے شوق کیا ہیں۔جہاں آپ کو لگے آپ کا بچہ آپ کو بتانے سے ہچکچا رہا ہے، آپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کو بٹھا کر سمجھائیں، بُرے اور اچھے دوست کی پہچان کروائیں۔

اگر وہ ایسا کوئی کام کر رہا ہے جو وہ آپ کے سامنے نہیں ظاہر کرنا چاہتا اور اسے چھپ کر کرتا ہے تو وہ کام یقیناً غلط ہے۔کیونکہ وہ ہی کام چھپ کر کیا جاتا ہے جو غلط ہوتا ہے یا پھر جو گناہ ہوتا ہے۔جس کام کا بچے کو خود بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کام میں اپنے والدین کے سامنے نہیں کر سکتا۔

ان سارے نقصانات سے بچنے کے لئے اپنی اولاد کے لئے بہت دُعائیں کریں اور حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوئے ان کو مختلف مصروفیات میں ڈالیں، جس میں وہ اپنے شوق کو پورا کر سکیں۔مثلاً اگر بچے کو Computer پر بیٹھنے کا شوق ہے تو اسکو کمپیوٹر پر اپنا علم بڑھانے کی تلقین کریں۔ ان کو نیٹ پر اپنا علم بڑھانے کے لئے مختلف ٹاپک دیں، اور انکو اس پر search کرنے کا کہیں اور پھر اس پر لکھنے کے لئے کہیں یا پھر کوئی presentation بنانے کے لئے کہیں۔اس طرح سے بچوں میں اپنی صلاحیت کو بڑھانے کا موقعہ ملتا ہے اور برائی سے بچاؤ بھی۔

ایک بہت خاص کام جو آپ اپنے بچوں سے لے سکتی ہیں وہ ہے جماعت کے بہت سے ایسے کام جو کمپیوٹر پر ہوتے ہیں۔جس سے بچے کے علم میں اضافہ ہو سکے گا اور روحانی ترقی بھی ہو سکے گی۔

یہ سب کرنے کے لئے آپ بھی اپنا علم بڑھائیں اور انٹرنیٹ کی برائیوں سے آپ اچھی طرح سے واقف ہوں جائیں۔اپنے بچوں کو اپنے اعتماد میں لیں اور محبت سے ان کی رہنمائی کریں اور انکے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔

اپنے مضمون کو اس حدیث پر ختم کرتی ہوں، کہ ہمارے دوست کا انتخاب کیسا ہونا چاہیے۔حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ فرماتے

ہیں کہ ”آدمی اپنے دوست کی عادات واطوار کو اختیار کیا کرتا ہے“۔(مشکوٰۃ)
اس لئے دوست اختیار کرتے وقت اچھی طرح دیکھ بھال کرلیا کرو کہ کس شخص سے دوستی کر رہے ہو۔ دوستوں کے انتخاب میں ابتدائی بنیادی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے، وہ دیکھیں کہ بچے ناپسندیدہ آوارہ مزاج لڑکوں لڑکیوں سے تو تعلق نہیں رکھتے۔ پس جن کو اچھی سوسائٹی مل جاتی ہے ان کی زندگی خوش کن ہوجاتی ہے، اور جن کو اچھی سوسائٹی نہیں ملی وہ زندگی میں ناکام اور نامراد ہوجاتے ہیں۔

میری دُعا ہے، خدا تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کو ہر قسم کی برائی سے دور رکھے اور ہماری اولاد کو نیک خادمِ دین بنائے۔ آمین

راشدہ کرن خان۔ Cork

اولاد کی صحیح تربیت

”پھر اولاد کی تربیت ہے۔ اپنے خاوندوں کی نسلوں کی اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہیں، ان کو لاڈ پیار میں بگاڑ رہی ہیں یا ان کی تربیت کی طرف صحیح اور پوری توجہ نہیں دے رہیں، ان میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ بعض عورتیں لڑکوں کو زیادہ لاڈ پیار سے بگاڑ دیتی ہیں اور لڑکیوں بیچاریوں کو بالکل ہی پیچھے کر دیتی ہیں جس سے لڑکیاں بعض دفعہ بعض خاندانوں میں Complex کا شکار ہوجاتی ہیں تو یہ بھی صحیح رنگ میں خاوند کے گھر کی حفاظت نہیں ہے۔

جو خاوند اپنے رویّے میں ٹھیک نہیں ہیں یا ان کا سلوک اپنے بیوی بچوں سے ٹھیک نہیں ہے، اُن کا گناہ اُن کے سر ہے وہ بھی یقیناً پوچھے جائیں گے۔ لیکن ضد میں آکر اگر تم گھر کے ماحول کو گندا کر رہی ہو تو گناہگار بن رہی ہو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تمہارا ایمان اس وقت تک سلامت ہے، تم جس وقت تک ایمان میں ترقی کروگی جب تک ان خصوصیات کی حامل ہوگی“۔ (خطاب مستورات حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع جلسہ سالانہ بیلجیئم 11 ستمبر 2004)

حلم و تحمّل

یحییٰ برمکی تاریخ اسلام کی ایک ایسی شخصیت ہے جو کبھی بھلائی نہیں جا سکے گی خاص طور پر انکا تحمل۔ یحییٰ برمکی اپنے خدام کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ایک جگہ انہوں نے چند آدمیوں کا مجمع دیکھا آپ مجمع کے قریب جا کر رک گئے اور دیکھا ایک شخص آدمیوں میں گھرا ہوا یحییٰ برمکی کو گالیاں دے رہا ہے آپ کے خدام آگے بڑھے اور اس شخص کو گرفتار کرلیا لیکن آپ نے اُس کو چھڑوایا اور پوچھا ، کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ اُس نے جواب دیا ہاں میں تمہیں کیوں نہیں پہچانتا تو یحییٰ برمکی ہے اور میں تجھ کو ہی گالیاں دے رہا ہوں۔ آپ نے کہا کیا تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں عباسی سلطنت کا وزیرِ اعظم ہوں؟ ہاں میں یہ بھی جانتا ہوں۔ آپ کسی سوچ میں پڑ گئے کچھ دیر سر جھکائے کھڑے رہے پھر نہایت وقار سے بولے، جا میں نے تجھ کو فی سبیل اللہ معاف کردیا۔ وہ شخص حیرت سے دیکھنے لگا۔ یحییٰ نے کہا ،، حیرت سے میری صورت کیوں دیکھ رہا ہے۔ جس کے پاس جو ہوتا ہے وہی دیتا ہے۔ تیرے پاس میرے لیے گالیاں تھیں وہ تو نے دیں، میرے پاس تیرے لیے حلم و تحمل اور بخشش تھی وہ میں نے دے دیا۔

حسد

امام اصمعیؒ بوڑھے ہوگئے تھے لیکن انکی صحت قابلِ رشک تھی کسی نے پوچھا ”حضرت آپکی عمر کیا ہے“؟ ”جواب دیا، ایک سوبیس سال“ اُس شخص نے حیرت سے کہا ”آپ کی قابلِ رشک صحت کا کیا راز ہے“؟ آپ نے جواب دیا ”زندگی کی قاتل ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے ”حسد“ اور میں نے زندگی بھر حسد نہیں کیا“۔

زبان کی حفاظت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے بے انتہا درجات بلند کردیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپروائی میں اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جاگرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے ہر وقت رہنمائی اور ہدایت کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ بھلی اور نیک بات ہی منہ سے نکلوائے“۔
(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

غلبہء اِسلام

کے لئے ہم غلامانِ محمدؐ کو چُنا گیا ہے!

اسلام کے عالمی غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے اور سچّا ہے کہ اس عظیم الشان غلبے کی جو پیشگوئی فرمائی گئی ہے اس کے لئے ہم غُلامانِ محمد مصطفےٰ ﷺ کو چُنا گیا ہے کہ ہم اِس غلبے کو دُنیا میں جاری کرکے دکھائیں اور ہم اپنی زندگی کے وجود کا ہر حصہ اِس غلبے کی راہ میں لُٹا دیں گے۔ اِس غلبے کی خاطر اپنی ساری طاقتیں صرف کریں گے۔ اور جہاں تک ہم سے ممکن ہوگا انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اِس غلبے کے دن نزدیک تر لانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس پہلو سے ہماری غلبہء اسلام کی تیاّری کی پہلی صدی تقریباً ۲ سال تک مکمل ہونے والی ہے اور بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ جماعت کو جو میں اس ضمن میں خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ صد سالہ جوُبلی کے دوران میرے دل کی تمنّا یہ ہے کہ بہت سے ایسے ممالک جہاں مقامی طور پر چند خاندان ابھی تک اسلام میں داخل ہوئے ہیں وہاں کم سے کم سو ۱۰۰ خاندانوں کو ہم اسلام میں داخل کرلیں۔ اور جہاں جماعت نافذ ہو چکی ہے وہاں ہم یہ کر سکیں کہ ہر سال کے لئے ہم یہ حقیر اور عاجزانہ تحفہ پیش کرتے ہیں کہ ہم نے مقامی طور پر ایک خاندان کو داخل کرلیا ہے۔ بعض ممالک میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں خاندان داخل ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ جس مُلک میں رہتے ہیں اور یورپ کے اور بہت سے ممالک میں بد قسمتی سے مقامی احمدیوں نے یعنی وہ لوگ جو باہر سے آکر مقامی بنے انہوں نے تبلیغ کی طرف پوری توجّہ نہیں کی۔ اور جو کام اُن کو بیس ۲۰ پچیس ۲۵ سال پہلے شروع کرنا چاہئے تھا اُسے شروع کرنے میں بہت دیر کر دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس رنگ میں یہاں داعی الی اللہ بننے چاہئے تھے اور جو یہاں کے لوگ استطاعت رکھتے ہیں اُس کا عُشرِ عشیر بھی ہم نتیجہ حاصل نہیں کر سکے........ اس لئے اب اس کام کو غیر معمولی طور پر اہمیّت دے کر دوبارہ اپنے ہاتھ میں لیں جو لوگ داعی الی اللہ بن چکے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو بے حد مبارک کرے لیکن جو نہیں بنے ابھی تک اُن کو فوراً توجہّ کرنی چاہئے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۸۴ء۔ از مشکوۃ مارچ اپریل 1987ء قادیان)

”ابتلائوں کا آنا بھی ضروری ھے“

”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے“۔ (روحانی خزائن جلد 20 الوصیت صفحہ 309)

بھلا کیوں بقائے دوام کو، ہو نہ ناز اُن کے وجود پر
وہ جنھوں نے سی عزیز شئے، تیرے حبیبؐ پہ وار دی
(ثاقب زیروی)

امراء کو کبر اور نخوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ،

''امراء کو کبر اور نخوت لگے رہتے ہیں جو کہ اُن کے عملوں کو کھاتے رہتے ہیں۔اس لئے بعض غریب آدمی جن کو اس قسم کے خیالات نہیں ہوتے وہ سبقت لے جاتے ہیں۔ غرضکہ ریا وغیرہ کی مثال ایک چُوہے کی ہے جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔

جس قدر انانیّت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہوگا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو،خواہ ریاست کے لحاظ سے خواہ مال کے لحاظ سے،خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے، تو اسی قدر پیچھے رہ جاویگا۔اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سادات میں سے اولیاء کم ہوئے ہیں کیونکہ خاندانی تکبّر کا خیال ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔قرونِ اولیٰ کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں۔ بہت ہی کم ہیں جو ان سے نجات پاتے ہیں۔امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔امیر آدمی کو کوئی غریب سے غریب اور ادنیٰ آدمی السلام علیکم کہے تو اُسے مخاطب کرنا اور وعلیکم السلام کہنا اس کو عار معلوم ہوتا ہے اور خیال گذرتا ہے کہ یہ حقیر اور ذلیل آدمی کب اس قابل ہوتا ہے کہ ہمیں مخاطب کرے۔اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ غریب امیروں سے پانصد سال پیشتر جنّت میں جاویں گے جو ایمان لاتے ہیں۔ اس کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ غریبوں کا تزکیہ نفس قضاء قدر نے خود ہی کیا ہوتا ہے۔(از ملفوظات ایڈیشن ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۱۳)

تمام مرسلوں کے سر تاج ﷺ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہء نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے''

(روحانی خزائن جلد ۱۲۔سراجِ منیر صفحہ ۸۲)

''اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔سو میں نے جو کچھ پایا۔اس پیروی سے پایا۔اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت ﷺ کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔سو یاد رہے کہ قلبِ سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفٰی اور کامل محبتِ الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطورِ وراثت ملتی ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقت الوحی صفحہ ۶۴۔۶۵)

''اصل مقصد سچی اتباع ہے''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ،

''جو شخص بیعت میں داخل ہوتا ہے اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان مقاصد کو مدنظر رکھے جو بیعت سے ہیں۔

یہ امور کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہو جاوئے اصل منشا اور مدعا سے دور ہیں۔۔خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بڑا ہی بد بخت ہے اور اُس کی کچھ بھی قدر اللہ تعالیٰ کے حضور نہیں،جس نے گو سارے انبیاء علیہم السلام کی زیارت کی ہو۔مگر وہ سچا اخلاص وفاداری اور خدا تعالیٰ پر سچا ایمان۔خشیت اللہ اور تقویٰ اُس کے دل میں نہ ہو۔

پس یاد رکھو کہ نری زیارتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔خدا تعالیٰ نے جو پہلی دعا سکھلائی ہے،

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ہے۔

اگر خدا تعالیٰ کا اصل مقصود زیارت ہوتا تو وہ اِھْدِنَا کی جگہ اَرِنَا صُوَرَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی دعا کی تعلیم فرماتا،جو نہیں کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی میں دیکھ لو کہ آپ نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہو جاوے۔

گو آپ کو معراج میں سب کی زیارت بھی ہوگئی،پس یہ امر مقصود بالذات ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔اصل مقصد سچی اتباع ہے''۔(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ صفحہ ۷۔۸)

(از تفسیر سورۃ فاتحہ ۲۸۴)

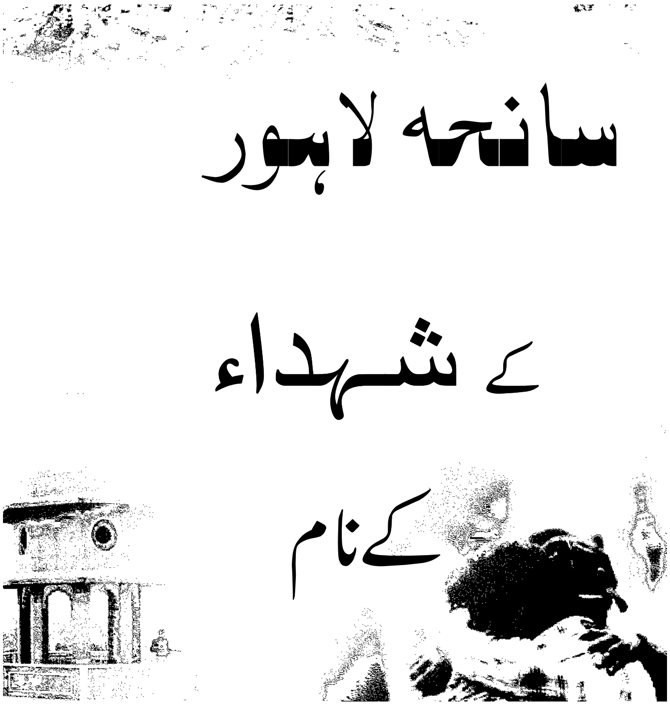

سانحہ لاہور کے شہداء کے نام

ہمیشہ یاد رکھیں گے

نہ ہرگز بھول پائیں گے
لہو سے تم نے اپنے،
جو کہانی آج لکھی ہے
اسے ہم یاد رکھیں گے
نہ ہرگز بھول پائیں گے
میرے پیارے شہیدو!
جان دے کر تم نے آج اپنی
ہمیں پھر سے بتایا ہے
کہ حق کی راہ پر چلنا کبھی آساں نہیں ہوتا
مجھے ایسے لگا کہ روح تمہاری ہم سے کہتی ہے
”کہ اس پرخار رستے پر
ہمیشہ ننگے پاؤں چل کے جاتے ہیں
کہیں گردن کٹاتے ہیں، کہیں عزت لٹاتے ہیں
کبھی مال و ہنر اسباب اِس راہ میں گنواتے ہیں
تو پھر جا کر ، سنہرے کل کی اک بنیاد پڑتی ہے ۔
پلٹ کے تم اگر دیکھو، تو جانو گے
کہ پرکھوں نے تمہارے کیسے کیسے ظلم اس راہ میں نہیں جھیلے
مگر حرف شکایت لب پہ نہ آیا
ہماری جان کا نذرانہ
تمہیں اک یاددہانی ہے
کہ حق کی راہ پر تم سب بھی ایسے گامزن رہنا
پیارے خون سے لکھی داستان کو بھول نہ جانا
کسی بھی حال میں اس راہ سے منہ مت موڑ لینا تم!
پیارے خون کی تم لاج رکھ لینا“
میرے پیارے شہیدو!
آج میرا تم سے وعدہ ہے
لہو سے تم نے اپنے جو دیئے اب کہ جلائے ہیں
نہ مدھم ان کی لو ہوگی
ہم اپنی جان و مال و آبرو
سب اس پہ واریں گے
مگر اس راہ سے ہرگز
نہیں پیچھے ہٹیں گے ہم
قدم آگے بڑھائیں گے
لہو سے تم اپنی جو کہانی آج لکھی ہے!
اسے ہم یاد رکھیں گے نہ ہرگز بھول پائیں گے!

ناجیہ نصرت ملک Athlon

میری آرزو

میری اک آرزو ہے، میری اک تمنا ہے
میرا نام بھی کاش شہیدوں میں آئے
خدا کے پیاروں کو یہ انعام ملا کرتا ہے
میری دعا ہے اس مقام تک خدا مجھے لائے
خدا کو کاش پسند آئے میرا کوئی ایسا عمل
کہ جس سے یہ انعام و اکرام نزر آئے
زندگی ہو اگر تو ایسی کے جیسے کوئی امتحان
موت آئے بھی تو شہادت کا پیغام لائے
میری اک آرزو ہے، میری اک تمنا ہے
میری اولاد میں بھی ایسا ہی اعظم نظر آئے
خالدہ افتخار۔

آگ میں آگ

ایک فلسفی نے اپنے تین سوال مشتہر کیے۔ اور اعلان کیا کہ میرے ان تین سوالوں کا کوئی جواب دے تو میں مان جاؤں گا۔سوال یہ تھے۔

۱۔خدا کو جب کسی نے دیکھا نہیں تو پھر کلمہ میں اشھد ان لاالہ الااللہ پڑھ کر یہ کیوں کہا جاتا ہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں" یہ بغیر دیکھے کی گواہی کیسی؟

۲۔"جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے پھر کسی گناہ پر بندہ مجرم کیوں ہو؟ جبکہ کرنے والا خدا ہے۔"

۳۔شیطان آگ سے بنا ہوا ہے اور خدا اسکو دوزخ کی آگ میں ڈالے گا تو اسکا کیا بگڑ سکتا ہے۔کیونکہ دوزخ میں اگر آگ ہے تو شیطان خود بھی آگ ہے۔تو پھر آگ میں آگ ڈال دی جائے تو آگ کا کیا نقصان؟ کئی دن تک اسکے سوالوں کا جواب نہ ملا تو وہ علماء اور دین و مذہب کے خلاف بکنے لگا۔

اتفاقاً ایک روز شہر سے باہر نکلا تو میدان میں ایک بزرگ بیٹھے تھے اور ان کے پاس مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے پڑے تھے۔ان بزرگ نے اسے اپنے پاس بلایا اور کہا۔ "سنا ہے آپکے کچھ سوال ہیں اور آپکو گلہ ہے کسی نے ان سوالات کا جواب نہیں دیا۔"

فلسفی نے کہا ، "ہاں، یہی بات ہے کیونکہ میرے وہ تینوں سوال ہیں ہی لاجواب۔"

بزرگ نے کہا۔" وہ سوال ذرا مجھے بھی تو سناؤ ممکن ہے میں جواب دے سکوں۔"فلسفی نے اپنے سوال دوہرائے۔تو بزرگ فرمانے لگے،"میں دوں ان سوالوں کا جواب؟"

فلسفی نے کہا۔"دیجئے، آپ ہی دیجئے"

بزرگ نے ایک بڑا مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فلسفی کے سر پر دے مارا، فلسفی کا سر پھٹ گیا اور وہ شور مچانے لگا اور کہا،" ارے تم نے میرا سر کیوں پھاڑ دیا؟"

بزرگ نے کہا تمہارے تینوں سوالوں کا ایک ہی جامع جواب ہے۔

فلسفی بولا:"یہ جواب ہے یا شرارت میں ابھی عدالت میں جاتا ہوں۔" چنانچہ فلسفی قاضی کی عدالت میں گیا اور ان بزرگ پر دعویٰ دائر کر دیا۔اور وہ بزرگ عدالت میں پیش ہوئے۔

ایک طرف وہ بزرگ اور دوسری طرف وہ فلسفی سر پکڑے کھڑا تھا۔

قاضی شہر نے پوچھا۔" کیا تم نے اسکے سر پر ڈھیلا مارا؟" بزرگ نے کہا۔"ہاں مارا۔" قاضی نے پوچھا۔" کیوں مارا؟"

فرمایا اسکے تینوں سوالوں کا جواب دیا ہے۔قاضی نے پوچھا۔" وہ کیسے؟" بزرگ نے فرمایا۔" وہ ایسے کہ اسکا پہلا سوال یہ تھا کہ، خدا کو دیکھے بغیر اسکی گواہی کیوں دی جاتی ہے؟" اب میں اسی سے پوچھتا ہوں۔کیوں صاحب میں نے جو آپکو ڈھیلا مارا ہے تو آپ کے سر پر کیا ہوا ہے؟" فلسفی بولا۔سر پھٹ گیا ہے اور سر میں سخت درد ہے۔" بزرگ نے فرمایا۔" درد ہو رہا ہے اسکی گواہی کون دے گا؟"

فلسفی نے بولا میں خود گواہی دیتا ہوں کہ درد ہو رہا ہے۔بزرگ نے فرمایا،" مگر یہ درد تم نے دیکھا بھی ہے یا بغیر دیکھے گواہی دے رہے ہو؟" فلسفی بولا۔" دیکھا تو نہیں لیکن محسوس ہو رہا ہے۔" بزرگ نے فرمایا۔" خدا کو ہم نے دیکھا تو نہیں لیکن وہ اپنی طاقت کی جلوہ انگیزیوں سے معلوم تو ہو رہا ہے کہ وہ ذات پاک موجود ہے۔"

فلسفی نے کہا۔" ٹھیک ہے پہلا سوال ہو گیا ہے۔" بزرگ پھر گویا ہوئے،" تمہارا دوسرا سوال یہ تھا کہ جو کرتا ہے خدا کرتا ہے پھر بندے کا کیا تعلق؟ پھر میں کیوں پکڑا گیا ہوں؟ ڈھیلا بھی خدا نے مارا ہے۔میرا کیا قصور؟"

فلسفی نے کہا”دوسرا سوال بھی حل ہو گیا۔لیکن تیسرا سوال ابھی باقی ہے“۔بزرگ نے فرمایا۔"ہاں ہاں اس کا جواب بھی دے چکا ہوں۔وہ سوال یہ تھا کہ شیطان بھی آگ کا اور دوزخ میں بھی آگ پھر آگ کا کیا نقصان؟ اب تم مجھے یہ بتاؤ تم کس چیز سے بنے ہو؟"فلسفی نے کہا،"مٹی کا بنا ہوں۔"بزرگ نے فرمایا،" ڈھیلا کس سے بنا ہے، جو میں نے تمہیں مارا ہے؟“

فلسفی نے کہا”یہ بھی مٹی کا بنا ہے“۔بزرگ نے فرمایا۔"بس جس طرح مٹی نے مٹی کو لہولہان کر دیا۔اسی طرح آگ بھی آگ کا بیڑا غرق کر دے گی“۔

فلسفی نے کہا،" خوب میرے تینوں مسئلے حل ہو گئے سر پھٹ گیا لیکن شک ہٹ گیا۔میں اپنا دعویٰ واپس لیتا ہوں“۔(بچوں کی دنیا سے ماخوذ)

نئی نسل کی تربیت

جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے پُر معارف خطاب

جلسہ سالانہ ہالینڈ کے دوسرے دن 5 جون 2004ء کو حضور انور نے مستورات سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ ''آج میں خواتین کو چند باتوں کی طرف مختصر توجہ دلاؤں گا۔ کیوں کہ دینی معاشرے میں مردوں اور عورتوں کا اپنا اپنا کردار ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جس طرح کھول کر قرآنی تعلیم کی روشنی میں حقوق و فرائض کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔

اگر عورتیں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو احمدیت کے اندر ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا۔ جس کا اثر گلی گلی شہر شہر ملک ملک پر ظاہر ہوگا۔ اور وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعودؑ پیدا کرنا چاہتے تھے تبھی ہوگا جب احمدی عورت اپنی ذمہ داریوں، اپنے فرائض اور مقام کو سمجھ لے۔

وہ ذمہ داریاں کیا ہیں؟ پہلی بات یہ ہے کہ نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ماؤں پر عائد ہوتی ہے اس لئے بچے کی پیدائش سے پہلے دعائیں شروع کر دینی چاہئے۔ کہ بچہ نیک ہو۔ صالح اور خدا کے نام کی سر بلندی کیلئے کوشاں رہنے والا اور عبادت گزار ہو۔ اس طرح مائیں خود بھی نیک ہوں گی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ اپنا عمل بھی درست کر رہی ہوں گی اور قول و فعل میں تضاد نہ ہوگا۔

صحیح تربیت کیلئے ضروری ہے کہ مستقلاً دعائیں کی جائیں اور بچے کی پیدائش کے بعد دعا سے رک نہیں جانا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ اس بنیادی نکتہ کو سمجھتے ہوئے آپ کبھی دعاؤں سے غافل نہیں ہوں گی۔

یورپ کا دنیاداری کا ماحول کبھی آپ کو اپنے خدا سے غافل کرنے والا نہیں ہوگا۔ معاشرے کی اچھی روایات جو قرآنی تعلیم کے مطابق ہوں وہ مؤمنوں کی گمشدہ چیز ہے۔ لیکن ہر روایت اپنانے والی نہیں ہوتی۔ عورت اپنے گھر کی نگران ہے اور یہ نگرانی بچوں کی تربیت سے لے کر گھر کے امور چلانے سب پر حاوی ہے۔ آپ خاوندوں کی کمائی کا بہترین مصرف کرنے والی ہوں گی۔

اپنی اولادوں کی تربیت کا خیال رکھیں گی۔ خاوندوں سے ایسے مطالبے نہ ہوں کہ وہ قرض لینے پر مجبور ہو جائیں۔ اس لئے اپنے گھروں کو سلیقے سے سنواریں اور جنت نظیر بنائیں اپنے مقام کو سمجھیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ کی طرف جھکنے والی ہوں اور اس کی نیکی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھی کہے کہ اس بچے کو اس کی ماں نے واقعی جنت میں ڈال دیا ہے۔''

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ''تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہوں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ ان کی اطاعت کرتی رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات لکھی جاؤ۔ تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا تقویٰ ہے''۔

حضور انور نے فرمایا کہ ''عُجب سے مراد غرور اور تکبر ہے جس سے خود پسندی پیدا ہوتی ہے اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کو خدا کا پیار حاصل ہو تو ان دنیاداری کی باتوں کو چھوڑ دیں۔ حقیقی تقویٰ کی راہوں پر چلیں خودغرضی اور تکبر سے بچیں۔ خاندانی وجاہت اور مال و دولت آپ کو اس بیماری میں مبتلا نہ کرے۔ اگر نہیں بچیں گی تو یہی حرکات آپ کو بداخلاقیوں اور بدیوں کے گڑھوں میں دھکیلتی چلی جائیں گی پھر آپ کا بیعت کا مقصد بھی ختم ہو جائے گا''۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ''ایسا شخص مجھ سے کاٹا جائے گا''۔ پس دعائیں کرتے ہوئے اللہ کے حضور جھکنے والی بنیں اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی بنیں۔ اپنی دوسری احمدی بہنوں کو بھی بہنیں سمجھیں ان کی عزت و احترام کریں۔ اپنے دلوں کو جوڑیں، کبھی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش نہ کریں۔

بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی طرح دوسرے کی برائی کو اچھالا جائے۔ کبھی کسی کی برائی کو نہیں اچھالنا چاہئے بلکہ پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ آج کل آپ یہاں جلسے پر آئی ہوئی ہیں یہ خالصتاً دینی اجتماع ہے۔ ایک بہت بڑا مقصد ان جلسوں کا یہ ہے کہ اپنی روحانیت میں اضافہ کرنا ہے۔

قرآن و حدیث کی باتیں سننا اور عبادات کی طرف زیادہ توجہ پیدا کرنا ہے۔ اپنے

بہن بھائیوں سے ملنا ہے جن کو ملنے کے بعض دفعہ مواقع نہیں ملتے۔اس لئے ان دنوں میں دنیاوی باتوں کو چھوڑ کر دعاؤں پر زور دیں اور خدا کی طرف جھکیں۔''

حضور انور نے آخر پر دعا کی کہ ''اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

اللہ کرے کہ آپ سب وہ مقصد حاصل کرنے والی ہوں جس کیلئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا تھا اور ہم سب محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے وارث بنیں''۔

(الفضل ربوہ 11 جون 2004)

کچھ سچی باتیں

☆ **شکر**۔حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس پر دو شکر واجب ہوتے ہیں۔ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم کے اندر داخل ہوگی اور دوسرا اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوگئی اگر تھوڑی دیر جسم میں بند ہو جاتی تو انسان کا جینا محال ہو جاتا

☆ **نقطہء دانش**۔تکلیفوں سے نہ گھبرائیں کیونکہ تکلیفیں انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔اور سوچنے سے انسان دانا بنتا ہے اور دانائی انسان کو جینے کے قابل بناتی ہے۔

☆ **جھکی شاخ**۔جھکی ہوئی شاخ پھلدار ضرور ہوتی ہے مگر زیادہ جھکی شاخ راستہ چلنے والوں کے لیے مسئلہ بھی بن سکتی ہے۔

☆ **دو باتیں**۔حکیم لقمان ایک دن اپنے شاگردوں کو حکمت و دانائی کا درس دے رہا تھا۔ایک شخص سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور کافی دیر تک انکی صورت پر غور کرتا رہا آخر پہچان کر بولا تم وہی آدمی ہو نا جو فلاں مقام پر میرے ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ہاں میں وہی شخص ہوں۔انہوں نے جواب دیا تو یہ مرتبہ تمہیں کیونکر حاصل ہو گیا اس شخص نے پوچھا حکیم لقمان نے فرمایا،،دو باتوں سے ایک سچ بولنا، دوسرا بلا ضرورت بات نہ کرنا۔

قیس بن صنف نے کہا جب کوئی شخص مجھے تکلیف پہنچاتا ہے تو میں اس کے بارے میں غور کرتا ہوں اگر اسکا مرتبہ مجھ سے بڑا ہے تو اسکی بڑائی میرے لیے جواب دینے میں مانع ہوتی ہے اگر وہ میرا ہم مرتبہ ہے تو میں اس پر مہربانی کرتا ہوں اور اسے جواب نہیں دیتا۔اگر وہ مجھ سے کم مرتبہ ہے تو میں اسکا مقابلہ کرنا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ (مرسلہ بشریٰ شکور خان۔آئس لینڈ)

نہیں محروم اس درگاہ سے کوئی

ہمارا فرض ہے کرنا دعا کا
پھر آگے وہ چاہے مانے نہ مانے
اگر مانے کرم اس کا ہے ورنہ
وہ جانے اور اس کا کام جانے
خدائے غیب داں جانتا ہے
کہ کیا ہیں نعمتیں اور تازیانے
دعائیں گو سبھی ہوتی ہیں منظور
یہ فرمایا حضور مصطفیٰ نے
مگر مل جائے جو مانگا ہے تو نے
نہیں ٹھیکہ لیا اس کا خدا نے
کبھی ملتا ہے جو دنیا میں مانگو
کبھی عقبہ کے کھلتے ہیں خزانے
کبھی کوئی مصیبت دور ہو کر
بدل جاتے ہیں تلخی کے زمانے
عبادت بن کہ رہ جاتی ہیں اکثر
خدا اور اس کے بندے کو ملانے
کبھی مقصد بدل جاتا ہے مثلاً
بجائے زر پسر بھیجا خدا نے
مگر نقصان دہ ہو جو دعائیں
کرم اس کا ہے گر اس کو نہ مانے
نہیں محروم اس درگاہ سے کوئی
کہ بخشش کے ہیں ہزاروں بہانے

(انتخاب کلام از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

قلمی تعاون

رسالہ مریم کے لئے مضامین، دلچسپ حقائق، اپنے علاقے کی سیر گاہ، طبی حقائق، حاصلِ مطالعہ کتب نظمیں اور بہت کچھ۔قلمی تعاون کیجئے۔مضامین میں حوالہ درج کرتے وقت کتاب، مصنف کا نام اور صفحہ نمبر ضرور لکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تربیت اولاد

''نہ علم اچھا نہ دولت۔ خدا کا فضل اچھا ہے''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود بے حد مصروفیات ہونے کے بچوں کی تربیت کی طرف پوری طرح متوجہ رہتے اور مختلف طریقوں سے بچوں کی تربیت فرماتے جن میں سب سے اوّل طریق دعا تھا۔ چنانچہ آپؑ خود فرماتے ہیں: ''میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دُعا نہیں کرتا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

ایک دفعہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلبہ کو مضمون دیا گیا کہ ''علم اور دولت کا مقابلہ کرو''۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور وفکر کی اور بعض ہم مکتب اور ہم جماعتوں سے بھی بحث کی، مگر آپ کے قلب مطہر نے علم اور دولت میں سے کسی کو کافی اور یقینی طور پر بہتر ہونے کا فتویٰ نہ دیا۔ کھانے پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنے چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد سے باتوں باتوں میں پوچھا۔ بشیر! کیا تم بتا سکتے ہو کہ علم اچھا ہے یا دولت؟ حضرت میاں بشیر احمد صاحب تو خاموش رہے البتہ حضور علیہ السلام نے یہ بات سن کر فرمایا: ''بیٹا محمود! توبہ کرو، توبہ کرو۔ نہ علم اچھا نہ دولت۔ خدا کا فضل اچھا ہے۔'' (بحوالہ سوانح فضل عمر صفحہ ۸۶،۸۵)۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی روایت کرتے ہیں۔'' حضرت علیہ السلام بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں شوخی کریں سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کیلئے حد سے زیادہ اصرار کریں آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔ محمود (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپ لدھیانہ میں تھے۔ میں بھی وہیں تھا مرادنہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا جو مَیں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے اِدھر اُدھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا۔ ''دیکھو محمود! کیسا تارا ہے۔'' بچہ نے مشغلہ کی طرف دیکھا اور ذرا چپ ہوا۔ پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کردیا۔'' ابا تارے جانا'' کیا مجھے مزا آیا اور پیارا معلوم ہوا آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا۔ یہ اچھا ہوا۔ ہم نے ایک راہ نکالی تھی اس نے اس میں بھی ضد کی راہ نکال لی۔ آخر بچہ روتے روتے خود ہی تھک گیا، چپ ہوگیا، مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہیں نکلا۔''(سیرت مسیح موعود از حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ ۳۷)۔

مکرم خان محمد یحییٰ صاحب بیان کرتے ہیں:۔'' ایک مرتبہ سخت سردی پڑی۔ جس سے ڈھاب کا پانی بھی جمنے لگا۔ ان ایام میں، مَیں گرم علاقہ کا رہنے والا ہونے کے باعث سردی زیادہ محسوس کرتا تھا اور بورڈنگ میں تقریباً سب لڑکوں سے چھوٹا تھا۔ فجر کی نماز کے لئے جانے میں بھی سردی محسوس کرتا تھا۔ حضور سے غالباً ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ نے ذکر کیا ہوگا۔ انہوں نے ایک دن میرے پاس آ کر کہا کہ حضور نے فرمایا ہے،''اس چھوٹے بچہ کو سردی میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے اسے (بیت الذکر) میں نماز فجر کی نماز سردیوں بھر بورڈنگ میں ادا کرنے کا حکم مل گیا۔(الفضل قادیان 8 جولائی 1942ء)

حضرت مصلح موعودؓ والدین کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جزبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو، مخرب اخلاق اور بر سر دپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیر، مفید اور دیندار بنانے والے قصے سُنائیں۔ اُن کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بداخلاق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب... کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو، اُن کو آزاد نہ ہونے دو کہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ماں اپنے بچوں کو باہر بھیج کر خوش ہوتی ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی ہے لیکن اُسے کیا معلوم ہے کہ بچہ کن کن صحبتوں میں گیا اور مختلف نظاروں سے اُس نے اپنے اندر کیا بُرے نقش لئے جو اُس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرررساں ہوسکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطرات سے بچانے والی ہے۔ خود نیک اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہوکر نیک اور خدا پرست ہوں۔

(الازھار لذوات الخمار ص ۲،۱)

نظام خلافت کی اطاعت اور فرمانبرداری

”تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے
کی آرزو رکھتے ہو، اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو“
”اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے“

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچ بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے...... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے، خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی، وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا...... ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلایا گیا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔

یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا...... تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 2۔ صفحہ 246 تا 248۔ تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 60)

وسعتِ حوصلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

پانچ بنیادی اخلاق میں تیسری چیز وسعتِ حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی کوئی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو۔ اور حوصلے کی یہ تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے۔ بعض بچوں سے نقصان ہو جاتے ہیں۔ گھر کا کوئی برتن ٹوٹ گیا، سیاہی کی کوئی دوات گر گئی۔ کھانا کھاتے ہوئے پانی کا گلاس اُلٹ گیا۔ اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض ماں باپ برافروختہ ہو کر بچوں کے اوپر برس پڑتے ہیں، ان کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ چپیڑیں مارتے ہیں اور کئی طرح کی سزائیں دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ جن قوموں میں یا جن ملکوں میں ابھی تک اُن کا ایک طبقہ یہ توفیق رکھتا ہے کہ وہ نوکر رکھے، وہاں نوکروں کے ساتھ تو اس سے بڑھ کے بدسلوکیاں ہوتی ہیں تو ان جگہوں میں جہاں نوکروں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں وہاں آئندہ قوم میں بڑا حوصلہ پیدا نہیں ہوسکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے بچوں کی جو تربیت کی ہے وہ محض کلام کے ذریعے نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے ذریعے کی ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدینؓ جب بچے تھے، حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک بہت ہی قیمتی مقالہ تھا جو آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ اور اسکو طباعت کے لئے تیار فرمایا تھا۔ وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہوگا، اور کیسی سزا ملے گی۔ (لیکن) جب حضرت اقدس بانی سلسلہ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا ”کوئی بات نہیں، خدا اور توفیق دے دے گا“۔ حوصلہ اپنے عمل سے پیدا کیا جاتا ہے۔

اور وہ ماں باپ جن کے دل میں حوصلے نہ ہوں وہ اپنے بچوں میں حوصلے نہیں پیدا کر سکتے۔ اور نرم گفتاری کا بھی حوصلے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چھوٹے حوصلے ہمیشہ بدتمیز زبان پیدا کرتے ہیں۔ بڑے حوصلوں سے زبان میں تحمل پیدا ہوتا ہے۔ اور زبان کا معیار بھی بلند ہوتا ہے۔ پس محض زبان کی نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ حوصلہ بلند نہ کیا جائے۔۔ لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر نقصان کو برداشت کر لیا جائے اور نقصان کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ ایک فرق ہے جو میں کھول کر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کو سمجھ کر ان دونوں باتوں کے درمیان توازن کرنا پڑے گا۔ (پانچ بنیادی اخلاق ص: 12-11)

(مرسلہ شاہدہ باسط ملک، ڈٹسن باخ جرمنی)

ماؤں کے پاؤں تلے جنّت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کا ایک خطاب 15 اکتوبر 1980ء بمقام محمود ہال لندن ''ماں کے پاؤں تلے جنّت ہے'' یہ حضرت رسولِ کریم ﷺ کی حدیث ہے ۔اس میں کہا گیا ہے کہ ہم اپنی ماؤں کا احترام کریں۔ اُن کا کہنا مانیں۔ ان کے نقشِ قدم پر چلیں مگر اسکے ایک اور معنی بھی ہیں اور وہ یہ کہ اگر مائیں اپنی اولادوں کو صراطِ مستقیم پر نہ رکھ سکیں تو نہ اولاد کے لئے جنت رہے گی نہ ان کے اپنے لئے۔ حالیہ دورہ میں ایک بات نہایت تکلیف دہ میرے سامنے آئی۔ کینیڈا میں ایک ماں زاروقطار رو رہی تھی کہ میرا بیٹا میرے کہنے سے باہر ہو گیا ہے راتوں کو باہر رہنے لگا ہے۔ اگر مائیں اپنے پاؤں کے نیچے جنت چاہتی ہیں تو اپنی اولادوں کو نیک بنائیں۔ جو مخلص ماں اپنی اولاد کی تربیت نہ کر سکی اُس نے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے دنیا میں بھی جہنم خرید لیا اور مرنے کے بعد تو خدا تعالیٰ کو پتہ ہے کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو۔

اے اُمتِ مسلمہ کی مستورات! اگر تم اِس دنیا میں جنت کا حصول چاہتی ہو تو اپنی نسلوں کو خدا کا سچا پیار کرنے والی بناؤ۔ جو قوتیں خدا تعالیٰ نے دی ہیں ان کا استعمال کرو۔ مائیں اپنی عقلوں سے کام لیں اور اپنے بچوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کی انتہائی کوشش کریں۔ قرآن کریم کو خود پڑھیں اور اپنے بچوں سے اس پر عمل کروائیں۔

ایک وہ وقت تھا جب دشمن تلوار اور تیر کمان سے اسلام کو مٹانا چاہتا تھا۔ مسلمان بچے آٹھ آٹھ نو نو سال کے اپنے بھائی کے سر پر سیب رکھ کر تیر سے سیب اُڑا دیا کرتے تھے۔ جس وقت اسلام کے دفاع کیلئے تیر اور کمان کی جنگ تھی انہوں نے تلوار اور تیر میں مہارت حاصل کی آج صحیح طور پر اسلام پر قائم ہو کر۔ اِسلام کے نور سے اپنے ذہنوں کو منور کر کے، اپنے دل میں اپنی نسلوں کے دل میں ایثار کا جذبہ پیدا کر کے آج اپنے خدا کے لئے اور محمد ﷺ کے لئے ہر چیز قربان کرنے کی تڑپ اپنی زندگی میں پیدا کر کے اپنی زندگیوں کو وقف کر کے ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جب تک آپ اور آپ کی نسلیں اس مقام تک نہ پہنچ سکیں جن کا وعدہ خدا تعالیٰ نے دیا ہے اس وقت تک آپ اس جنت کو نہیں پا سکتیں جو صالحات، قانتات، مومنات، مسلمات سے قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ اس لئے آج ایک احمدی عورت ماں، بہن، بیوی کی ذمہّ داری ہے کہ نوجوان نسل کی تربیت اپنے سے بھی زیادہ دعاؤں اور تدبیر کے ساتھ کرے۔ بچوں کے دلوں میں خدا کا پیار پیدا کریں۔ حضرت نبی ءاکرم ﷺ ایک عظیم الشان انسان تھے۔ ان سے بڑا آج تک آدم کی اولاد میں سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔ دلوں میں آپ ﷺ کا پیار پیدا کریں۔

ایک دفعہ پاکستان سے ایک وفد چین گیا۔ اس کے سیکریٹری نے ماؤ زے تُنگ سے پوچھا کہ آپ کی ترقی کا راز کیا ہے؟'' اس کا جواب تھا کہ محمد ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرو۔ کتابیں پڑھو آپ کو خود ہی راز معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً اسلام نے دیانت پر اتنا زور دیا ہے جس کی حد نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان جانیں دینے کے لئے میدان جنگ میں جائیں وہ اگر کسی کی ایک کھجور اُٹھا کر بھی اپنے مُنہ میں ڈالتے ہیں تو جہنمی ہیں''۔ ماؤزے تُنگ نے اسی تخیّل کو اُٹھایا اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ ''کسی سے ایک گز دھاگہ بھی نہیں چھیننا اگر ضرورت ہو تو اس کے پیسے دو۔ اگر کسی مکان کا شیشہ توڑا ہے تو اسے لگاؤ۔ مکان کو جس حالت میں پاؤ اس سے اچھی حالت میں چھوڑو''۔ اس طرح جو سبق اسلام نے دیا تھا وہی سبق انہوں نے اپنی سوشلسٹ پارٹی کو دیا۔ اسی لئے انہوں نے کہا کہ'' رسول اکرم ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کرو''۔

یہ رفعتوں تک پہنچانے والی تعلیم ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہّ داری ہے کہ اپنی نسلوں کو سنبھالیں کیونکہ جنگ ہمارے سامنے ہے۔ یہ جنگ ساری دنیا کو اسلام کے ذریعہ جیتنے کی جنگ ہے۔ جو اکیلا تھا وہ ایک سے ایک کروڑ بن گیا۔ اب دنیا پہلے سے کہیں زیادہ زور لگائے گی اس جماعت کو مٹانے کی۔

نبی ءاکرم ﷺ ۱۳ سال مکہّ میں رہے۔ مکہ کے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ایک آدمی بُتوں کے خلاف ہے پھر چند غریب لوگ بلال ؓ جیسے ساتھ ہوتے تھے پھر ان کی تعداد بڑھی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت ہوگئی۔ مدینے میں کچھ سال اور گزرے تو اس وقت سارے عرب کو ہوش آئی کہ ان کے عقائد، ان کی عادتیں، ان کی روایات مٹنے والی ہیں لہٰذا تمام عرب اکٹھے ہو کر حملہ آور ہوئے لیکن خدائی تدبیر کام کر رہی تھی سب دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ اصلی فیصلہ تو نبی ءاکرم ﷺ کی زندگی میں جنگِ احزاب نے کر دیا تھا اور فتح مکہّ کے وقت ہوئی جب کسی نے تلوار نہ اُٹھائی۔ اس دن یہ نعرہ بلند ہوا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيكُمُ اليَوم یعنی جاؤ سب کو معاف کیا جاتا ہے۔

ابھی جو میں نے مسجد کی بنیاد سپین میں رکھی ہے تو عیسائیت تلملائی۔ وہاں کے ایک اخبار نے لکھا ہے کہ ۱۹۴۶ میں جو آدمی چھابڑی لگا کر بیٹھا تھا وہ اب آہستہ آہستہ چھوٹے کام کرتے کرتے بڑے کام کرنے لگ گیا ہے۔ (باقی صفحہ 44 پر)

ایک خوبصورت شام

یہ شام ہم نے حال ہی میں مربی صاحب سلسلہ احمدیہ آئرلینڈ جناب ابراہیم نونن صاحب کے ساتھ گزاری۔ جب اُنہوں نے فون کرکے ہمارے ہاں آنے کی اطلاع دی تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ ہماری درخواست پراُنہوں نے اپنی گونہ گوں مصروفیات میں سے وقت نکالا۔جسکے لئے ہم اُن کے بے حد مشکور ہیں۔

مربی صاحب اپنے چھوٹے صاحبزادے کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ہم لوگوں نے رات کا کھانا اکٹھے کھایا جسے اُنہوں نے بہت پسند فرمایا۔اور شفقت کا اظہار فرمایا۔ہمارے پوچھنے پراُنہوں نے بتایا کہ مٹر پلاؤ،اوردال چاول اُن کے پسندیدہ کھانے ہیں۔

مختلف موضوعات پر گفتگو کے ساتھ ہلکا پھلکا مزاح بھی جاری رہا۔جس سے ہم سب ایک عرصہ کے بعد کھل کر ہنسے۔ اُنہوں نے اپنی کئی خوبصورت یادیں ہمارے ساتھ بانٹیں۔ میرے بچوں کی بھی مختلف پہلوؤں سے رہنمائی کرتے رہے۔اور جماعت کی خاص ضرورتوں کی طرف بھی توجہ دِلائی۔

ایک جگہ لباس کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ اُنہیں سادہ لباس اور سادہ کھانا پسند ہے۔مربی صاحب نے ایک خواب سنائی جو اُنہوں نے 1997 میں دیکھی تھی۔جس کا تعلق خلافتِ خامسہ سے تھا۔اور اُسکے لفظاً لفظاً پورے ہونے پر اُنہوں نے خدا کا شکرادا کیا،اور پورا ہوتے دیکھ کر رقتِ جذبات سے آنسو جاری رہے۔اُنکی خواہش ہے کہ وہ آئرلینڈ میں کم ازکم 5 مساجد بنوائیں۔مسجد مریم کی تکمیل اور حضور کی ہدایات کے حوالے سے بھی بات کی اور خاص دُعا کی تحریک کی۔اُنکا خلیفہ وقت سے محبت اور جماعت سے خاص تعلق دیکھ کر ہم خدا کا شکرادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اخلاص سے پُر لوگ عطا فرمائے ہیں۔جن پر ہم سب رشک کرتے ہیں۔

مربی صاحب نے لاہور کے واقعات کے حوالے سے پاکستانی جماعت کی بہت تعریف کی۔اوراسی حوالے سے اپنا ایک خواب سنایا۔جسے سن کر ہم سب پریشان ہوئے اور فکرمند بھی۔لیکن اُنہوں نے فرمایا ہم سب کو چاہیے کہ کثرت سے دُعائیں کریں،خلوصِ دل سے دعائیں کریں تو،خدا تعالیٰ ہر مشکل ٹال دے گا ۔ انشاءاللہ۔اور ہر شر اور بلا سے ہماری جماعت کی حفاظت فرمائے گا۔انشاءاللہ۔

اُنہوں نے پیارے حضور کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ جو وصیت کے حوالے سے تھا، وصیت کرنے کی طرف توجہ دلائی اور صحیح معنوں میں موصی کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کی۔ہم لوگ چونکہ ایک ہوسٹل میں رہتے ہیں اور یہ ایک تاریخی عمارت ہے۔اس حوالے سے مربی صاحب نے میرے خاوند سے کہا کہ آپ یہاں جمعہ پڑھنے کا اہتمام کریں تو یہ صلیب کو توڑنے کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ یہ عمارت عیسائیوں کی عبادت کیلئے بھی کثرت سے استعمال ہوتی رہی ہے۔مربی صاحب نے خاص طور پر پیارے حضور اور جماعت احمدیہ کیلئے پُرزور دُعاوں کی تحریک کی۔ پیارے حضور کی صحت وسلامتی کے لئے دُعائیں کریں اوراُن کا یہ پیغام میں اپنی تمام بہنوں اور قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتی ہوں کیونکہ خلافت کے بغیر ہمارا کوئی وجو نہیں ۔ یہ ہے تو ہم ہیں۔

مربی صاحب نے مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں اوردوبارہ آنے کا وعدہ کرکے رخصت ہوئے۔اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا کرے۔آمین۔

آخر میں میری طرف سے تمام بہنوں اور قارئین کی خدمت میں خلوص بھرا اسلام اور لجنہ کے پہلے رسالے کی اشاعت پر بہت بہت مبارکباد۔

ندرت افشاں ۔ (جماعت ساؤتھ ویسٹ)

نکتہ ریزیاں

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں قابلیت پر نہیں۔(نپولین)

☆ نافرمان بیٹے کا وجود سانپ کے زہر سے زیادہ مہلک ہوتا ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ غربت انقلاب اور جرم کی ماں ہے۔(ارسطو)

☆ دنیا میں زیادہ خطرناک شے جوانی کا غصہ ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ ہر شخص یہ ثابت کرنے کی کوشش میں ہے کہ میں تم سے بہتر ہوں۔ (فرینکلن)

”عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں.....“

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

”کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں اسلامی عورتیں صالحات میں نہ ہو ں گو تھوڑی ہوں مگر ہوں گی ضرور۔ جس نے عورت کو صالحہ بنانا ہو وہ خود صالح بنے ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیز گاری کے لئے عورتوں کو پر ہیز گاری سکھادیں ورنہ وہ گنہگار رہوں گے اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے، اولاد کا طیب ہونا تو طیبا ت کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔

اس لئے چاہیے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاو ند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عور تیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ احمق ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا۔ تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہیے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک دُنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعائت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقا دہو جاوے گا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاء اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک

اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہوسکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجّد پڑھتی ہے؟ **الرجال قوامون علی النساء** اسی لئے کہا ہے کہ عورتیں خاوندوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھادے گا کچھ حصہ اس سے عورتیں ضرور لیں گی۔ ویسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے وہ حصّہ لیں گی“۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۷۳-۷۴ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

”اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کرلو
تو اسلام کو ترقی حاصل ہوجائے گی“ (حضرت مصلح موعودؓ)

حیرت انگیز حقائق

دنیا کی سب سے قیمتی تصویر

دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی تصویر *Leonardo Da Vinci* کی شہرہ آفاق شاہکار مونا لیزا ہے۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی آنکھوں پر بھنویں نہیں ہیں۔

حسینوں کی مسکراہٹ کو مغربی و مشرقی شاعر مونا لیزا کی مسکراہٹ سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مونا لیزا کی مسکراہٹ کا ایک راز یہ ہے کہ وہ خاتون *Leonardo Da Vinci* کے پاس ماڈل کے طور پر آیا کرتی تھی وہ ماں بننے والی تھی۔ اور جس لمحے وہ اپنے ہونے والے بچے کے تصور میں بشاش تھی وہ لمحہ لیونارڈو نے ہمیشہ کے لئے روغنی تصویر میں محفوظ کرلیا۔

اس سحر انگیز تصویر کو دیکھ کر اکثر افراد نے خودکشی کرلی۔ ایک بار یہ تصویر چرالی گئی اور سارے فرانس میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ یوں تو اس میں اور بھی تاریخی تصاویر ہیں مگر سب سے زیادہ اسی تصویر کی حفاظت کی جاتی ہے۔

آج سے کوئی 80 سال پہلے جب امریکہ کی خواہش پر یہ تصویر نئی دنیا بھیجی گئی تو کروڑوں ڈالر میں اس کا بیمہ کرایا گیا جو بذات خود ایک ریکارڈ تھا۔

یہ تصویر 1505 - 1503ء میں مکمل ہوئی تھی۔

ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے

حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

”ایک دفعہ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے مگر یوں ہم اسے گناہ نہیں کہتے لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں نسانوں کی زندگی کا مدار ہوا گر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔“

(مہناج الطالبین۔ انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۲۱۶)

گلستان

☆ کتاب ایک ایسا گلستان ہے جسے ہم اپنی جیب میں اٹھائے پھرتے ہیں۔

☆ دلوں کو فتح کرنے کے لئے تلوار کی نہیں عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو جتنا یاد کروگے وہ بھی تمہیں یاد کرے گا۔

☆ گناہ کسی نہ کسی بھی صورت میں دل کو بے چین رکھتا ہے۔

☆ زندگی میں ہر خواہش پوری ہوتی مگر بعض چیزیں بغیر خواہش کے مل بھی جاتی ہیں۔

بقیہ حصّہ

سر چشمہِ ہدایت

اگر کسی کو دین کی باریکیاں سمجھانے کا حق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مقررہ کردہ جانشینوں کو ہے ۔ آج کل امیرالمومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس کے ذریعہ ہم یہ انوار حاصل کر رہے ہیں ۔ ہمارا کام امام وقت کی آواز کو سننا اور اس پر پوری اطاعت کے ساتھ لبیک کہنا ہے۔

آخر پر میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خدائی ہدایت اور راہنمائی سے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق مُستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور یہ ہم تب ہی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم صدقِ دل سے ،جن امور سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے ان سے رک جائیں اور جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کے بجالانے میں اپنا تمام تر وقت صرف کر دیں اللہ کرے ایسا ہی ہوا ۔ آمین ۔

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہ ِ عرفاں
جواس کو پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحن من یرانی
ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحن من یرانی

ساجدہ علیم Dublin

مائوں کے پائوں تلے جنّت ہے۔

اگر تم اپنے خدا سے بے وفائی کروگی ۔ اپنی تربیت نہ کر سکو گی تو کوئی اور قوم آگے آ جائے گی جو اسلام کی خدمت کرے گی اور خدا تعالیٰ کے انعامات کی وارث ہو جائے گی ۔ میری دعا ہے خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے مرد بھی قربانیاں کریں اور عورتیں بھی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے ذریعہ اسلام کو غالب کرے اور ہم اُس کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں ۔ کامیابیاں جماعتِ احمدیہ کے لئے مقدّر ہیں لیکن جماعت احمدیہ سے مراد وہ افراد ہیں جنہوں نے بیعت کر کے عہد کیا ہے کہ ہم اپنے خدا سے کبھی بے وفائی نہ کریں گی اور اُس کا دامن نہ چھوڑیں گی ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے ۔ آمین ‘‘۔

(المصابیح ۔ صفحہ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵)

لطیفے

ذمّہ دار

☺ ’’مردوں کے جھوٹ بولنے کی تمام تر ذمّہ دار عورتیں ہیں‘‘۔
’’وہ کیسے؟‘‘ ’’آخر وہ اتنے سوالات ہی کیوں کرتی ہیں؟‘‘

عادت

☺ ایک عورت کا بچہ انگوٹھا چوستا تھا اُس نے دوسری عورت سے پوچھا کہ ’’میں اُس کی یہ عادت کیسے ختم کروں؟‘‘
دوسری عورت نے جواب دیا ’’میرا بیٹا بھی انگوٹھا چوستا تھا میں نے اُسے ایک ڈھیلی شلوار پہنا دی اب وہ سارا دن شلوار کو سنبھالتا رہتا ہے‘‘۔

بارش

☺ ایک سردار کی چھتری میں سُراغ تھا ۔ کسی نے پوچھا، سردار جی، آپکی چھتری میں سُراغ کیوں ہے؟ سردار جی بولے ۔ ’’اوئے ، بارش رک جائے گی تو پتہ کیسے چلے گا‘‘۔

یہ معجزہ بھی محبت کبھی دکھائے مجھے
کہ سنگ تجھ پہ گرے اور چوٹ آئے مجھے
میں اپنی ذات میں نیلام ہو رہا ہوں قتیل
کہو حیات سے جا کر خرید لائے مجھے
(قتیل)

بزمِ اشعار

ہے وہ خوش قسمت بہت جس کو کھرا ساتھی ملا
دوست ورنہ مخلص و غمخوار ملتا ہے کسے
دوستی پر بھی ملمع، پیار میں بھی ہے ریا
آج کی دنیا میں سچا پیار ملتا ہے کسے
(صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ)

خوش رہنا سیکھئے

جسمانی ورزش

بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ اچھی جسمانی ورزش ذہنی دباؤ کو کم کر کے آپ کو پُر سکون رکھتی ہے۔

مکمل اور وقت پر نیند

نامکمل نیند نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی دباؤ بھی بڑھاتی ہے۔

بروقت اور صحت مند خوراک

خوراک سے متعلق بہتر عادات کا مطلب ہے بہتر ذہنی کیفیات اپنی روزمرہ کی خوراک میں چکناہٹ اور کیفین کا استعمال کم سے کم رکھیں۔

عادات میں تبدیلی

آپ کی روزمرہ کی زندگی میں چند چھوٹی مگر اہم تبدیلیاں آپ کو بہت پُرسکون رکھ سکتی ہیں۔ مثلاً آپ بہت سارے کام اکٹھے شروع کرنے کے عادی ہیں تو یہ عادت آپ کو تبدیل کرنا ہوگی۔

کام کرنے کا طریقہ کار

کام کو بانٹ کر اور چھوٹے وقفوں میں کرنے کی کوشش کریں۔

پریشانی بیان کریں

لوگوں سے بات کرنے کی عادت ڈالیں۔ جو باتیں، خیالات یا واقعات آپ کو ذہنی دباؤ میں مبتلا کریں ان کا ذکر کسی کے سامنے ضرور کریں۔ مثلاً دوست، رشتہ دار یا کسی جاننے والے وغیرہ سے بات کرنے سے ذہنی دباؤ میں کمی واقع ہوتی ہے۔

مصروفیات میں توازن

اپنی دفتری اور گھریلو مصروفیات کو ان کی اہمیت کے مطابق سرانجام دیں۔ پہلے اہم ترین کام مکمل کریں تاکہ اہم کاموں کے لیے آپ کے پاس کچھ وقت اور توانائی بچ جائے۔ کام کے علاوہ تفریح اور جماعتی خدمات کے لیے بھی وقت نکالیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا فضل آپ پر ہوگا۔

چھوٹی چھوٹی مسرتوں کی تلاش

ہمیں اِردگرد کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی خوشی اور سکون فراہم کرسکتی ہیں مثلاً بچے، پھول، پودے، اور قدرتی مناظر، کسی شخص کی معمولی مدد یا کسی کا غم بانٹنا، دوسروں کی خوشیوں میں شامل ہونا، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر خوش ہونا۔

ذہنی پریشانیاں

ذہنی پریشانیاں زندگی کا جزو ہیں لیکن ان کو ہر وقت اپنے ذہن پر سوار رکھنا بہت سارے دیگر مسائل کو دعوت دینا ہے۔

روز مرہ زندگی میں مزاح کی تلاش

مزاح سے لطف اندوز ہونا سیکھیں۔ مزاحیہ کتابیں یا کسی دلچسپ انسانوں سے گفتگو مسائل سے توجہ ہٹانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

بارش کا پہلا قطرہ

☆ جس طرح بارش کا پہلا قطرہ موسلا دھار بارش کی آمد کا سبب بنتا ہے، اسی طرح کسی بھی اچھے کام کے لئے یقین کے ساتھ اُٹھایا جانے والا پہلا قدم آپ کو کامیابیوں کی منزلوں کی طرف لے جاتا ہے۔

☆ انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

☆ ہر چیز کی ایک قیمت ہوتی ہے اور انسان کی قیمت اُسکی خوبیاں ہوتی ہیں۔

☆ علم کی طلب سے شرم ہرگز مت کرو کیونکہ جہالت زیادہ باعثِ شرم ہے۔

☆ سخت تنقید سے آدمی کا سارا جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے، لیکن ذرا سی تعریف اور حوصلہ افزائی بہترین نتائج پیدا کرتی ہے۔

☆ دِل ایک آئینہ ہے اگر برائی سے پاک ہو تو اس میں خدا نظر آتا ہے۔

☆ کھلے دل سے غلطی کا اعتراف کر لینا، فتح حاصل کرنے کے برابر ہے۔

☆ بُرے وقت اور حالات میں دُعا انسان کا سب سے قیمتی ہتھیار ہے۔

☆ انسان کا سب سے بڑا بوجھ اُسکا غصہ ہے۔

☆ جس دل میں قوتِ برداشت ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

☆ مسکراہٹ ایک ایسا فن ہے جو آپ کی مقبولیت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ خواہشیں بادشاہ کو غلام بنا لیتی ہیں اور صبر، غلاموں کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔

☆ ایک عقل مند کی دشمن کی دشمنی اتنی خطرناک نہیں ہوتی جتنی ایک بے وقوف کی دوستی۔

(مرسلہ آمنہ شریف، Galway)

پیاری باتیں

آئینہ حیات :

- زندگی کی راہ میں ایسے پھول بکھیر دکہ لوگ انہیں چننے کی خواہش کریں۔
- اپنے دل کی عمارت کو گرنے نہ دو۔
- کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ بیماری کے ڈر سے خوراک چھوڑ دیتے ہیں لیکن آخرت کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے۔
- اپنے چاروں طرف امیدوں کا جال بن کر اپنے آپ کو مکڑی کی طرح قید مت کرو۔ کیونکہ مکڑی اپنے جال میں ایک دن خود پھنس جاتی ہے۔
- کسی کی محبت کا اندازہ اس وقت تک مت لگاؤ جب تک وہ تمھارا مشکل وقت میں ساتھ نہیں دیتا۔
- مشکلات سے مت گھبراؤ کیونکہ مشکلات سے گزر کر ہی کامیاب ہو سکتے ہیں۔
- جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اسکے سامنے زبان کو شرمندہ نہ کرو۔
- اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں تم کو نقصان نہ پہنچائیں۔ لوگ اونچے پہاڑوں سے نہیں بلکہ کنکروں سے پھسلتے ہیں۔
- چھوٹے چھوٹے اخراجات کا دھیان رکھا کرو کیونکہ معمولی سوراخ بہت بڑے جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔

چھوٹی سی بات

خواہشوں، آرزوؤں، تمناؤں کو مت دبائیں، ان کا اظہار کریں۔ شاید کوئی ان کو پورا ہی کر دے۔ اگر کوئی نہیں کرتا نہ کرے۔ اپنے رب سے دعا کریں۔ وہ تو سب کے دلوں کو جانتا ہے۔ کچھ لوگ نہ اظہار کرتے ہیں نہ دعا۔ اور چاہتے ہیں ان کی آرزوئیں پوری ہوں اور جب پوری نہیں ہوتیں۔ تو نتیجتاً منفی خیالات ان کے ذہن پر قبضہ جما لیتے ہیں۔ جو ان کو ڈپریشن کی طرف دھکیلتے ہیں۔ خدارا منفی خیالات سے بچیں، امید اور خواہش پر یقین رکھیں۔ زندگی مثبت خیالات کی آماجگاہ بن جائے گی۔

"گفتگو"

شخصی وجاہت اور خوبصورت لباس کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز وہ گفتگو ہے جو انسان اپنی زبان سے بڑے طریقے سے ادا کرتا ہے۔ یہی الفاظ کسی انسان کے بلند یا پست ہونے کا پتہ دیتے ہیں اور یہی سلیقہ کسی انسان کی حقیقت کی ترجمانی کرتا ہے۔ بذاتِ خود شخصی وجاہت کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ یہ ظاہری انسان کے اندر چھپے ہوئے اصلی انسان کے متعلق ہمیں کسی قسم کی معلومات فراہم نہیں کرتی۔ الفاظ، گفتگو اخلاق کا دوسرا نام ہے۔ اچھی گفتگو اچھے اخلاق اور بری گفتگو برے اخلاق کی ضمانت ہے۔

یقین

میرا تو ایک ہی یقین ہے ہر دن خوب صورت ہوتا ہے۔ ہر چمکتا دن سورج کی کرنوں کے ساتھ نمودار ہو کر پیغام لاتا ہے۔ خوشیوں اور امیدوں کا، آرزوؤں کے پورا ہونے کا، دعاؤں کے قبول ہونے کا۔ ہاں کوئی دن غمگین بھی آجاتا ہے مگر انسان چاہے تو ہر دن اپنے لیے خوب صورت، خوش کن بنا سکتا ہے۔

امید کے ساتھ، اللہ کی مدد کے ساتھ اور اپنے نیک اعمال کے ساتھ ویسے جہاں تک مسکراہٹ لانے والے دن کی بات ہے تو خوش ہونے کے لیے بڑی بڑی وجوہات تلاش نہیں کرنی پڑتیں۔ میں سمجھتی ہوں ہر دن کو ہم خود خوشگوار اور سنہرا بنا سکتے ہیں۔ بھر پور یقین و اعتماد کے ساتھ، اپنے رویے سے، کشادہ دلی سے، محبتوں کے اظہار سے۔

یہ اظہار بچوں سے ہو یا پھولوں سے، پودوں سے یا گھر کی اشیا سے، رشتے داروں یا زندگی کی ہر نعمت سے، ہمیں مسکراہٹ بھی دے گا اور خوشی بھی، پھر ہر دن اپنے لیے مبارک بنانا آسان ہوگا۔ اپنی مسکراہٹ اپنے اظہار کو فطری صلاحیت سے محروم نہ کریں۔ بے ساختہ اور بھر پور طریقے سے مسکراتے ہوئے اپنے دن کو خوشگوار بنائیے۔

کہتے ہیں اضطراب باعث ہستی ہے اور وہ دن جب ہمارے اضطراب کو خوشگوار تحفہ مل جائے تو وہ ناقابل فراموش بن جاتا ہے۔ وگرنہ چراغ سحر ہوں۔ جیسی صورت حال رہتی ہے۔

رشتے

کچھ رشتے استوار کرنے میں انسان کتنی جدوجہد کرتا ہے کڑی سے کڑی ملا کر مالا تیار کرتا ہے لیکن توڑنے والا ایک پل میں سب کچھ توڑ دیتا ہے چاہے وہ دل ہو یا کوئی موتیوں کی مالا وہ یہ بھی جاننے کی کوشش نہیں کرتا کہ یہ شخص کتنی مسافتوں کے بعد اس تک پہنچا ہوگا۔ اس تک جانے کے لیے کیا قربان کیا ہوگا؟

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوئم۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

خوش گفتاری

☆۔''میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہیں خوش کلامی کے ساتھ کہیں''۔ (قرآن کریم)

☆۔'خوش کلامی جنت کی اور بدکلامی دوزخ کی نشاندہی کرتی ہے''۔ (حضرت محمد ﷺ)

☆۔''لوگ بیماری کی وجہ سے غذا چھوڑ دیتے ہیں مگر عذابِ الٰہی کی وجہ سے گناہ نہیں چھوڑتے''(حضرت علیؓ)

☆۔''زبان کی لغزش قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے''۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆۔''مومن کے دل میں ایک جذب ہوتا ہے۔ اس قوّتِ قدسیہ سے وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے''(حضرت مسیح موعودعلیہ السلام)

موتی مالا

۱......ان بادلوں کی طرح رہو، جو پھولوں اور کانٹوں پر یکساں برستے ہیں۔

۲......مقدر سوئی کی طرح ہوتا ہے جو ہمارے اپنے ہاتھ میں قید ہے، مٹھی ذرا دھیان سے کھولیے گا کیونکہ سوئی اگر گر جائے ریت میں یا رات میں تو پھر مشکل ہی سے ملتی ہے۔

۳......رشتے ضرورتوں سے تو نہیں بچائے جاتے یہ نہ ضرورتوں سے بنتے ہیں۔ اور نہ ضرورتوں کی تکمیل سے جڑے رہتے ہیں۔ محبت اور خدمت نہ ہو تو کوئی ایسی ایلفی ایجاد نہیں ہوئی جو کسی رشتے کو جوڑ سکے۔

۴......احساس ہی رشتے، تعلق کی بنیاد ہوتا ہے اور جب دلوں سے احساس ہی ختم ہو جائے تو تمام رشتے ناطے بے معنی ہو جاتے ہیں۔

۵......اگر ہم دلی سکون اور راحت چاہتے ہیں اور اللہ کے صحیح اور شکر گزار بندے بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے سے کم عقل، کم صورت اور کم امیروں کی طرف دیکھیں۔

۶......بددعا کبھی زبان سے نہیں دی جاتی وہ آنسو جو پلکوں میں اٹکارہ جاتا ہے بذات خود ایک بددعا ہوتا ہے۔ اور دکھا ہوا دل خود ایک بددعا کی گزرگاہ بن جاتا ہے۔

(مرسلہ صدف عنبرین ملک۔ جرمنی)

Congratulations !!!

Zainab Khan daughter of
Zafrullah Khan sahib from
Athlone has been awarded as
'Student of the Year'
Mashallah !
Zainab is only 8 years old.

RANA PRINT

What we print:
Leaflets, Brochures, Folders. Stationery, Flyers, Posters, Business Cards, Letterheads, Canvas Prints, Books and many more.
Contact:
Robert-Perthel-Str. 15
50739 Koeln
Germany
Tel.: 0049/221-1704428
Mobile: 0049/ 157-71676927
Email: masood313@aol.com

Answers of Multiple Choice Quiz

1. What is the pillar of Islam?
c. salaat
2. When does the time for fajr start?
b. at the first light of dawn
3. According to Ahadith when during namaz is someone nearest to Allah?
a. sajdah
4. Without which surah would there be no namaz?
b. surah al Fatiha
5. What should we do if we make a mistake in namaz?
b. prostrate for sajdah sar'u
6. In which namaz is there no ruku or sajdah?
c. janaza
7. During the first rakat of eid prayers how many takbirs are recited?
d. 7
8. When taking an important decision which namaz is used to seek guidance from Allah?
d. salatul istikhara
9. Which dua is recited in the last rakat of vitr prayers?
d. dua qunoot
10. Which salaat is offered during lunar eclipses?
a. salatul khusuf
11. If a male imam makes a mistake then how can a ladies draw his attention to it?
b. clapping hands
12. In the first rakat what is read after taqbeere tahreema (allahu akbar)
c. sanaa

by Fareeha Aleem
(source Tarbiyyat department UK)

Learn
Islam online at
free-islamic-course.org
& alislam.org

MULTIPLE CHOICE
QUIZ SERIES

1.	Which one of the following is a pillar of Islam?	7.	During the first rakat of Eid prayers how many total takbirs are recited?
a.	Ayatul qursi	a.	2
b.	Huzurs khutba	b.	3
c.	Salaat	c.	5
d.	Umra	d.	7
2.	When does the time for fajr start?	8.	When taking an important decision which namaz is used to seek guidance from Allah?
a.	At 5:00 in the morning	a.	Salatul istika
b.	At the first light of dawn	b.	Salatul tasbeeh
c.	At sunrise	c.	Salatul ishraq
d.	When the birds start calling	d.	Sa;atul istikhara
3.	According to Hadith when during Namaz is someone closest to Allah?	9.	Which dua is recited in the last rakaat of vitr prayers?
a.	Sajdah	a.	Dua yunus
b.	Ruku	b.	Syedul isteghfar
c.	Standing position	c.	Dua biana sijtadain
d.	Sitting position at end of salaat	d.	Dua qunoot
4.	Without which surah can there be no namaz?	10.	Which dua is offered during lunar eclipses?
a.	Surah al Ikhlas	a.	Salatul khusuf
b.	Surah al Fatiha	b.	Salatul kusuf
c.	Surah al Baqarah	c.	Salatul istika
d.	Surah al Feel	d.	Salatul vitr
5.	What should we do if we make a mistake in salaat?	11.	If a male imam makes a mistake, how can a lady draw hi attention to it?
a.	Read dua qunoot	a.	Saying subhanallah
b.	Prostrate for sajdah sah'u	b.	Clapping hands
c.	Extra ruku	c.	Saying astaghfirullah
d.	Restart namaz	d.	Whistling
6.	In which namaz is there no ruku or sajdah?	12.	In the first rakat what is read after taqbeere tahreema (allahu akbar)
a.	Tahajjud	a.	Tawwuz
b.	Istikharah	b.	Tasmiah
c.	Janaza	c.	Sanaa
d.	Vitr	d.	Surah al Fatiha

Find all Answers on next page!

I Love Allah

I LOVE ALLAH

YOU LOVE ALLAH

WE LOVE ALLAH TOGETHER

IF YOU WANT ALLAH TO LOVE YOU

YOU SHOLD DO YOUR NAMAZ

IF YOU WANT ALLAH TO LOVE YOU

YOU SHOULD DO YOUR QURAN

ALLAH MIAN CREATED EVERY THING YOU NEED

HE CREATED THE ANGELS ALL AROUND YOU

WHEN YOU NEED HELP

THEY HELP YOU

HE CREATED THE HEAVEN AND THE EARTH

HE CREATED THE WHOLE WIDE WORLD

I LOVE HIM SINCE I WAS BORN

YOU ARE THE GREATEST O ALLAH

I LOVE YOU MY ALLAH THAT YOU LIVE IN MY HEART

YOU ARE SO WONDERFUL

THAT I SEE YOU IN MY NAMAZ

written by a 7 years old - Zarin Aiman Noonan (Galway)

Study Tips

I am aware that we have a lot of young intelligent Nasirat in the Jamaat right now who will be sitting a lot of exams in the coming years (eg; the junior cert…).

To make sure that every nasirat reaches her potential and receives the best possible grades they can, I have decided to share some helpful study tips.

Start studying in advance! Do not leave it all to the last minute. Before you know it, the year will have gone by and your exams will be just around the corner…

Make notes! When studying. There's no point in just reading the page. Instead, read the page, then write notes on it from memory and then check to see what you remembered and what you didn't. Then make notes on the stuff you didn't remember the first time. This way the information will go in your head easier.

Make out a timetable. List all your subjects and make a schedule of what subject to study on what day. Keep in mind, that if there is a day where you come home late from school, it might be a better idea to study your 'easier' subjects that day.
Try study in the same place everyday at the same time with no distractions around you. Studies show that we remember best under conditions that resem ble those in which the original learning took place.
Try organise a study group with your friends once a week, where you can discuss difficult topics, share knowledge and techniques and teach one another. It's a great way to have fun and learn, as long as it is studying and ONLY studying you do together! Don't over do it by studying for hours and hours. Research shows that when it comes to studying, students lose concentration around every 40 minutes. So give yourself a break every now and again- you deserve one.
If you're confused or don't understand a topic, ask your teacher! They want the best for you, and they want you to succeed so don't be shy!
Last of all stay positive about everything, and do not go into stress mode or panic. In the end they are only exams, not the end of the world .

by Hania Ahmad

Keep a Routine !

Set aside a specific time to do your homework and studying every day. Whether that's right after school or after supper, a set schedule can often help you focus a lot easier. Don't try to fit your homework around socializing with friends. Homework should be a priority.

Respect for Parents

Parents take care of us since when we were young, and do so many things for us because they love us. The way we treat our parents is very important to Allah ta'alla and he wants us to show them with a lot of respect.
The holy Quran clearly states: "Thy lord has commanded worship of none but him and show kindness to parents.

"If one of them or both of them attain old age with thee never say unto a word of disgust, nor approach them, but address them with excellent speech and lower to them with wing of humility out of tenderness. And say: "My lord have mercy on them, ever as they nourished me in my childhood. These verses clearly show us that we should be kind, respectful and obedient to our parents.

Even the way we talk or react to their speech should show respect. Sighing at them is not the way Allah wants us to be. Allah even teaches us prayers about parents which just shows us how important they are.

Sometimes they tell us to do things that we don't like or want to do, but they are actually telling us for our own good.
The holy prophet, (Peace be upon him.) said:*"Those who are disobedient to his parents shall not enter paradise."*

So to always be respectful to our parents we should pray for them and obey them and always be kind to them. That will make our parents happy but it will also make Allah happy!
by Farwa Javed

What to do in the Holidays ?

Some of the lucky ones get to go on holidays to Pakistan, England etc. but if you're not one of those then here are a few fun ideas for your holidays!

You might be thinking: I'll watch all the great shows on TV! Bad idea. Get lots of fresh air and exercise! I know, I know, you've heard that a million times but its true!

• You could improve your urdu and get your mom to give you a few activities in urdu to do.
• Help around the house. You don't know how much your mom does for you so why not do a bit for her?!
• Wake up for fajr namaz on time.
•If you're a girl then you could always go shopping! Im not saying spend all your parents money, and you could always window shop!!!
• If you're a boy then get your friends together and have a water fight!
• Make a regular habit of reading the Holy Quran.
• Get a good book and read!
• Instead of going on the internet all day, you should improve your studies.
• As we all know, our annual Jalsa Event is on 25th of October so prepare for that.

by Fareeha Aleem

your other sons? Have you given a similar gift to them?' Bashir replied 'No'. The Holy Prophet then remarked 'I cannot be a witness to such an unjust act'.
From this incident it is very clear that The Holy Prophet was very keen to see that parents treat all their children fairly and equally.

AFFECTION FOR CHILDREN

Once the Holy Prophet's grandsons came to see him. He picked them up and kissed them affectionately. A passer by said
'O Messenger of Allah, we have never shown affection to our children like you have shown'. The Prophet replied 'If you are deprived of love and mercy for your children, what can I do?'
This incident shows us that the Holy Prophet was very kind and affectionate towards children.
If we look at the life of the Holy Prophet we will find that he was very kind to everyone. Children too, loved his company. Seeing him in the street the children would come close to him jumping with joy. He would pick them up one by one, cuddle them, kiss them and pray for them.
Very often the companions of the Holy Prophet would see Hasan, his grandson seated on his right thigh while Usama, the son of his freed slave Zaid seated on his left thigh. He would embrace both of them lovingly and say *'O Lord! Shower thy mercy and grace on both of them.'*

EVERY CHILD IS BORN SINLESS

The majority of Christians believe in the hereditary sin theory. They say that Adam and Eve sinned. As a result their progeny began to sin and ever since all children of Adam are born sinners.
According to Islamic teachings each person is responsible for his or her actions and is accountable to God. The Holy Quran says that no one can bear the burden of another.

If a man commits a sin, punishment of that sin should be given to him alone and to no one else. This is the fundamental principle of justice. According to Islam therefore, every child is born sinless, as the sin of one person cannot be passed on to anyone else.

We should be grateful to the Holy Prophet of Islam as he had removed the stigma of sin from every child that comes into this world is sinless and innocent.

We as children have much to learn from Islam if we want to make our lives successful. We have to act upon the teachings brought by the Holy Prophet of Islam if we want to create a healthy and happy society.
God has sent the Holy Prophet as a 'mercy for mankind'. He was a blessing not only for his followers but also his opponents. He was a mercy for animals and even plants. It is our duty therefore to pay tribute to such a person and offer salutation of peace to him.
The Holy Quran states:

'Allah sends down his blessings on the Prophet and his angles constantly invoke Allah's blessing on him. Do you, o believers O believers also invoke Allah's blessings on him and offer him the salutation of peace?'

by Hania Ahmad

Kindness towards children

by the Holy Prophet (saw)

The Holy Prophet was a very humble and kind man and he had great love for all children and became happy at their pure and innocent laughter. He would tell his companions

'I give my salaam to children and respect them, and Muslims should follow my behavior and always be warm and loving with children'
He also said;
'O Muslims, O father and mother, O my followers, be kind and compassionate towards children for someone who is not kind to children has no place amongst the Muslims'

RESPECT YOUR CHILDREN

The Holy Prophet has said ' Respect your children and cultivate in them the best of manners'

It has been presumed that some parents do not pay attention to this golden principle. They sometimes ignore their children completely. Yes, there are parents who love their children very much, feed them well, give them nice clothes to wear and generally look after them properly but do not care for their feelings.
The Holy Prophet has instructed that parents should not hurt the feelings of their children. They should be kind to them and more importantly they should discuss with them, those matters that are important to them. This will develop their feelings of self-respect and high moral qualities.

The Holy Prophet has emphasized to parents that they should educate their children in the best possible manner and develop in them the respect for elders.

EDUCATION OF GIRLS

The Holy Prophet has laid great stress on the education of girls. He instructed Muslims to make sure they received a good education. In this way, not only would they become good mothers and bring up their children in the best possible manner, but also being educated they would be able to contribute more to society.

Of course, this does not mean that the Holy Prophet was not in favor of boys' education. The Holy Prophet at that time, lived in a society where women were looked down upon. They had no status in society and that is why he emphasized the education of girls.
There is a saying by the Holy Prophet that says' No gift, among all the gifts of a father to his child, is better than education'.

TREAT ALL CHILDREN FAIRLY

The Holy Prophet has told all Muslims to treat all children fairly. An incident occurred in his life where a companion by the name of Bashir approached the Holy Prophet (saw) along with his son Nu'maan and said *'will you please be my witness that I have given one of my servants as a gift to this son of mine'. The Holy Prophet asked ' what about*

The literal meaning of Bai'at is 'to sell oneself' , and we know that when we sell something to another, we lose all right and power over it. In this world, when people sell things to others, do they retain any right or power to decide how that thing should be used? No. They give up all control, power and authority over ir. Just like that, we, as Ahmadi Muslims, have sold ourselves to the hands of our Khalifa. We must always obey him without question and respect all his wishes.

The Promises Messiah (as) took the first, or Pledge of Allegiance, on 23rd March 1889. This momentous occasion occurred at the home of Hadhrat Sufi Ahmad Jan Sahib located in Mahalla Jadid. As narrated by Hadhrat Munshi 'Abdullah of Sanour', a register was prepared to record this historical event.

All Ahmadis should read the book 'Conditions of Bai'at & Responsbilities of an Ahmadi' written by our beloved Hazur, Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba). This book will explain all the criteria of what Bai'at is and what the responsibilities of a true Ahmadi are. To participate with the right mind and right intension all the conditions should be read beforehand, as then the bai'at will be blessed truly by Allah the Almighty and we will be able to follow the conditions of Bai'at properly.

(source ahmadiyya.uk)

send us your articles, stories, jokes etc to Maryam Magazine
Email:
kirankh2@yahoo.de

Blessed Schemes
of
Terike Jadid & Waqfe Jadid

Hadhrat Khalifa tul Massih II (ra) established Terike Jadid scheme in 1934 to send missionaries all over the world. Then in 1956 Waqfe Jadid scheme was established to send educators to our community in rural areas.
Please make sure you have made your promises for this year.

Did you know ?

What is the literal meaning of the word Nasirat-ul-Ahmadiyya?

Female helpers of Ahmdiyyat

Who named the organisation Nasirat-ul- Ahmadiyya?

Hadhrat Khalifa tul Massih II (ra)
(Hadhrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad (ra))

Which year was Nasirat-ul-Ahmadiyya formed?

Idea: in 1928
Initial set up: in 1939
Definite set up: in 1945

(Tarikh-e-Ahmadiyyat, Volume 4, Page 308)

by Rafia Malik

WHAT IS BAI'AT?

This question is revelant for every single Ahmadi Muslim and we must understand the true meaning and importance of Bai'at, in order to incorporate it truly in our lives.
The best way to understand this is through the words of our beloved Promised Messiah (as). In order to explain the concept and importance of Bai'at, the Promised Messiah , Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (as) said:

"Bai'at truly means to sell oneself; its blessing and impact are based on that condition. Just as a seed is sown into the ground, its original conditions that the hand of the farmer has sown it, but it is not known what will happen to it.
If the seed is of a good quality and possesses the capacity to grow, then with the grace of Allah the Almighty, and as a consequence of the work done by the farmer, it grows until one grain turns into thousands grains. Similarly, the person taking bai'at has to first adopt lowliness and humility and has to distance himself from his ego and selfishness. Then that person becomes fit for growth.
But he who continues to hold on his ego, along with taking bai'at, will never receive any grace. "(Malfuzat, vol. 6 173)

The Promised Messiah (as) descriptions of religious concepts are free from any fault, and this quote shows the beauty of his wisdom, in its true sense. He uses the example of a seed to illustrate what state a person needs to be in to take Bai'at.
Just a seed is helpless in its capacity to make progress and grow without other factors like soil, sun, water etc., we are reliant on the help of those who we perform bai'at to – in this case, our beloved Khalifa.

The Khalifa is chosen by God as His representative on Earth and thus has a special relationship with God. Through this relationship, the Khalifa of the time has a unique religious wisdom excels that of any other person. If we follow his instructions carefully and wholeheartedly, we will also be like those precious seeds of the Ahmadiyya community who prosper and bloom into great, strong trees or beautiful flowers.
But how may we follow the instruction of our leader in the best way possible?

The Promised Messiah (as) wonderful words answer that question for us: we may do this by being humble and putting aside our egos.

This means that we must always remember that we have sold ourselves completely to the Khalifa of the time, and so we must adopt his wishes as our own and do everything in our capacity to fulfill them in the best possible manner. Through our Bai'at we have handed ourselves over the wishes of God, and through our Khalifa we learn how best to please God.

Nasirat ul Ahmadiyya

Dear members of Nasirat ul Ahmadiyya in Ireland,

Asalam o Alaikum w.r.w.b

Welcome to our first edition of Nasirat section. We have tried to put some useful articles, information and interesting tips together. We hope that you will enjoy it, get maximum benefit out of it and use it for improving your knowledge. We would request all Nasirat to make it a habit of writing regular letters to Hazoor-i-Aqdas (atba) for prayers. It should not only be when you have an exam or when you have a worry. Prayers can be requested for yourself, your parents and other members of your family as well as informing Hazoor-i-Aqdas (atba) of any progress made in school or in the Jama'at. Writing regular letter will give you a special bond with Hazoor-i-Aqdas (atba). All Nasirat should make it a habit to listen Friday sermons regularly. It is repeated and you can listen it afterwards if you could not hear it LIVE. It is good to listen khutba in Hazoor-i-Aqdas's own words. But you can read its summary in English at www.alislam.org. We hope, this magazine will be helpful to learn more about your faith as well as improve your general knowledge. We will also welcome your valuable suggestions to make it more useful.

Wassalam
R. Kiran Khan - Editor Maryam

Punctuality of **'Salat'** is key to **success.**

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba)

Recipes

Lamb Tikka

450g lamb fillet
2-3 garlic cloves, chopped
2 spring onions
juice of 1 lemon
350ml / half cup yoghurt
5ml/ 1 tsp garam masala
15ml/ 1 tbsp ground almonds
1.5ml ½ ground cardamom
15ml/ 1 tbsp vegetable oil
15-30ml/ 1-2 tbsp chopped fresh mint

To prepare the marinade, put all the ingredients into a bowl and stir well to mix. Reserve 120ml / half cup of the mixture in a separate bowl to use as a dipping source. With a sharp knife cut the lamb fillet into small pieces and put into the bowl of food processor with spring onions. Process until meat us chopped. Add 2-3 tbsp of the marinade and process again.

If the mixture holds together by pinching a little between your fingertips. Add a little more marinade if necessary, but do not make the mixture too wet and soft. With moistened palms, form the meat mixture into slightly oval shaped ball, about 4cm long and put them in a shallow dish. Spoon over the remaining marinade, cover with plastic wrap and put into the refrigerator for 8-10 hours overnight.

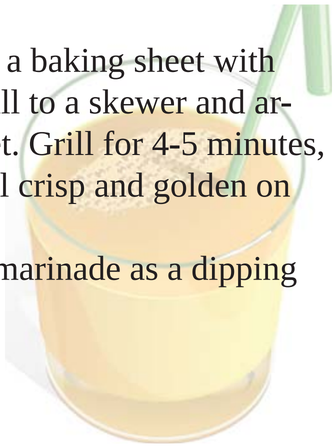

Preheat the grill and line a baking sheet with foil. Thread each meatball to a skewer and arrange on the baking sheet. Grill for 4-5 minutes, turning the skewers, until crisp and golden on all sides.
Serve with the reserved marinade as a dipping source.

By Fouzia Mehmood

Samosa recipe - Vegetarian

For the Samosa stuffing:
* 2 cups boiled and cubed potatoes
* 1/4 cup cooked green peas
* 1/2 tsp Garam Masala
* 1/2 tsp salt
* 1/4 tsp Red chili powder
* 1/4 tsp Ginger paste
* 1/4 tsp fennel seeds or powder

For the Samosa covering:

* 1 cup plain flour
* 1/2 tsp salt
* 1 tbsp oil
* Water to form dough
* Oil for deep frying

Samosa recipe Preparations:

* Mix flour, salt and 1tbsp oil
* Add water little by little, form tight dough and keep aside
* Mix all the stuffing ingredients together in a bowl
* Take a lime sized ball of dough and roll out in a circle of about 6″ diameter on a rolling board using a rolling pin
* Cut the round into half, each half makes one Samosa
* Add a big tablespoonful of the stuffing on one piece, fold into a triangle, holding the stuffing
in carefully. Press the edges together to seal.
* Form all the Samosas in the same way
* Heat oil for frying and keep it on medium heat
* Add the Samosas into the hot oil and fry on both sides till they are golden brown
* Remove and drain well

Source: http://thecookduke.com/samosa-recipe/

QUOTES

• He who builds a masjid in the way of Allah, God will build a house for him in the paradise. ~ *Hadhrat Mohammed (saw)*

• Poorly is the person, poorly is the person, again, poorly is the person, the one who lives long enough to witness the old age of his parents, yet fails to earn Paradise (by serving them) ~ *Hadhrat Mohammed (saw)*

• "When Hitler attacked the Jews I was not a Jew, therefore I was not concerned.
And when Hitler attacked the Catholics, I was not a Catholic, and therefore I was not concerned. And when Hitler attacked the union and the industrialists, I was not a member of the unions and I was not concerned. Then Hitler attacked me and the Protestant Church — and there was nobody left to be concerned."
~ *Martin Niemoeller*

• Tragedy is not the brutality of evil, but the silence of good people. ~ *Marin Luther King Jr*

• How poor are they who have not patience! What wound did ever heal but by degrees.
~ *William Shakespeare*

• Only your real friends will tell you when your face is dirty. ~ *Sicilian Proverb*

• The language of friendship is not words but meanings. ~ *Henry David Thoreau*

• Knowledge of the self is the mother of all knowledge. So it is incumbent on me to know my self, to know it completely, to know its minutiae, its characteristics, its subtleties, and its very atoms. ~ *Kahlil Gibran*

• I've never seen a smiling face that was not beautiful. ~*Author Unknown*

• There is no evil that cannot be done by the liar. ~ *Buddhism, Dhammapada 176*

• There is no crime greater than having too many desires; there is no disaster greater than not being content; there is no misfortune greater than being covetous. *(Taoism, Tao Te Ching 46)"*

Dreams are like paper, they tear so easily.
~ *Gilda Radner*

• And the smile that is worth the praises of earth is the smile that shines through tears.
~ *Ella Wheeler Wilcox*

• I knew I belonged to the public and to the world, not because I was talented or even beautiful, but because I had never belonged to anything or anyone else.
Marilyn Monroe

• Everytime you smile at someone, it is an action of love, a gift to that person, a beautiful thing. ~ *Mother Teresa*

• Safeguarding the rights of others is the most noble and beautiful end of a human being.
~ *Kahlil Gibran*

• "Love your enemies and pray for those who persecute you. *(Christianity, Jesus(as), Bible, Matthew 5:44)"*

Continue from page 35

Visit to Parliament House Dublin

It was made clear to them that Islam is a religion of peace and there is no such concept of segregation from people of other religion. In answer to one of their question Murabi Ibrahim Noonan Sahib made it clear that our children who are born in Ireland they see themselves as an Irish citizens and they follow the mainstream educational system in contrast with the some other religious groups who have their own primary schools and their children are isolated from the rest of society.
In the end all Lajna members made it clear that they observe Pardah according to their own will to follow the command of God (Allah Subhana Taala) and it should not be banned just because of the security reason. *Report by Dr. Rubina Karim*

the first man, his Prophethood may have started 5,000 years ago, but man could have easily been evolving for the last 3.5 millions years until that reached a stage in their development when they started living in communities and so they needed the Prophet Adam to explain about God.

The fact is that the Holy Quran abounds with facts which were impossible to know 1400 years without the aid of a microscope or telescope. Furthermore it has accurately prophesied future events. Some examples of these are related in the Holy Quran Chapter 81.

Verse 4 - *"And when the mountains are made to move* - this could relate to when mountains will be blown away by dynamite and roads will be made through them.

Verse 5 - *And when the she-camels ten month pregnant are abandoned* - this could relate to the fact that camels were the mode of transport in those days, but more better, faster and powerful means of transport will have been invented.

Verse 6 - *"And when the wild beasts are gathered together*- this could relate to when animals will be collected in zoos.

Verse 7 - *And when the seas are made to flow forth one into the other* - this could relate to the joining of two different seas, the Suez Canal joining the Red Sea with the Mediterranean Sea and the Panama Canal joining the Pacific Sea with the Atlantic Sea.

There are many verses in the Holy Quran like these which seem to point to modern day discoveries and inventions, for instance another interesting verse relates about the *hidden treasures* as the Holy Quran refers to them, in Chapter 99 verse 3 it states *"And the earth throws up her burdens"*, it is a wonderful thing to note that whenever man needs a new type of energy it discovers a hidden treasure like coal, oil and gas, which has been lying hidden since before mankind was on the earth. Then when man needed greater power he discovered the splitting of the atom, again the atom has been around before mankind. No doubt you will find that when man is in need for another source of energy, it will discover another hidden treasure which was there before mankind! Therefore the answer to the question is yes, science fully supports the existence of God, Alhamdulillah Rabbil 'Alameen (All praise is due to Allah alone, Lord, Creator and Sustainer of all the Worlds).

Source Alislam.org

by Quratulain Ahmad

Oneness of God

There are thousands of proofs to show that God is one but the commonest and the clearest of them all is that every thing in the world has a circular shape and the circular shape indicates the oneness of God. The drop of the water is circular and so is the earth (it is round). The flame of the fire is circular and so also is the shape of the stars. Had trinity been the correct dogma, these things should have been triangular - having three corners.

God the Almighty started humanity with Adam and ended it with another Adam. The Messiah who was promised was named Adam, by God. Since this second Adam is of a new type, the battle to be fought against Adam is also of a new type. (Malfoozat Vol. 8 pg. 6)

Scientific Prophecies
in the Holy Quran

It is often asked "Does science prove the non-existence of God? Can science be used to support God's existence? The fact is that God is the Creator of everything; therefore the Word of God must be in harmony with the Hand of God. In other words as God created everything, therefore, He knows how everything He created functions, so whatever He mentions in His Holy Books must be correct.

Whilst science tries endlessly to disprove there is a God, in fact all it can really state is that there seems to be some power or energy which is responsible for creating things. Since scientists needs solid facts to prove their theories and the belief in God is based on faith not facts, therefore, the scientists will not say there is a God that they can scientifically prove, but they also can't scientifically prove there is not a God. The Holy Quar'an explains about such things like Big Bang Theory:

Evolution and whether it was by chance or planned: we also showed how the Holy Quran explains about the Human Embryology. How was it possible for the Holy Quran to mention these things 1400 years ago when scientists seem to have only recently discovered this knowledge? It proves that science actually supports and proves God's existence!

One of the greatest attacks on religion by the scientists is the time span of the world. Accordingly to the Holy Books it explains how the world was created in six days and then God rested on the seventh.

It further indicates that man has only been on this earth for around

5,000 years, but science has proved so far that it could not have taken only six days to create the Universe and that man has been around on this planet for at least 3.5 million years not 5,000 years. Therefore, they dismiss the Holy Books as fantasy not reality!

First of all we need to understand what is a day? Are we talking about one of our days – 24 hours, if that is so, then God had to be living on the Earth when He created it? Unfortunately, the Sun couldn't rise or set as He hadn't created it yet! So when we are referring to one of God's days, then it means a period, that period can be a day, month, year or even thousands, millions or billions of years. The Holy Quran mentions about a day (Yaum) as *"a day with thy Lord is sometimes as a thousand years of your reckoning" (Ch.22: 48)* or *"The angels and the Spirit ascend to Him in a day, the measure of which is fifty thousand years" (Ch.70:5).*

So God's day refers to an indefinite period or a stage in the development of a thing.

Secondly, when you read about the story of Adam and Eve in the Holy Bible, then they had Cain and Abel, then Cain got married and lived in a city (Gen 4:17) so where did his wife come from? Where did the people of the city come from? If you read between the lines it indicates that there were many people around, this is why we say that Adam was the first Prophet not

Influenza begins suddenly and causes more discomfort than a cold. In addition to cold symptoms, flu sufferers usually have high fever, headache, chills, body aches, weakness, and fatigue. Symptoms of laryngitis include hoarseness and voice loss, while pharyngitis is a severe sore throat. Sore throat caused by a bacterial infection is called strep throat.

The symptoms of sinusitis may follow a cold that doesn't seem to go away and generally include headache pain and pressure in the forehead, cheek, and nasal region, in addition to cold symptoms.

Tonsillitis is an inflammation of the tonsils that causes sore throat and difficulty swallowing. The most telltale symptom of croup is a harsh, bark-like breathing sound called stridor.

Croup symptoms in children usually occur at night. ee your doctor whenever cold symptoms do not go away within a reasonable period of time, worsen, or include high fever, earache, severe headache, and severe sore throat.

Upper respiratory tract infections are diagnosed according to the types and durations of symptoms. Cold symptoms that last for months, but are not caused by sinus problems, may actually be allergy-related.

The most recommended treatment for upper respiratory tract infections is rest and plenty of fluids.

Over-the-counter cold, flu, and sinus remedies and pain relievers may provide temporary relief from symptoms, but do not shorten the duration of the infection.

Gargling with salt water may relieve sore throat symptoms. A steaming bowl of soup can help relieve congestion by loosening nasal secretions. Antibiotics are not effective in treating viral infections and are only prescribed when the cause of symptoms is bacterial, such as with strep throat, tonsillitis, earaches, or sinus infections. Judicious use of antibiotics can decrease unnecessary adverse effects of antibiotics as well as out-of-pocket costs to the patient.

But more importantly, decreased antibiotic usage will prevent the rise of drug resistant bacteria, which is now a growing problem in the world. International, as well as local health agencies, have been strongly encouraging physicians to decrease the prescribing of antibiotics to treat common upper respiratory tract infections because antibiotic usage does not significantly reduce recovery time for these viral illnesses. The best treatment for laryngitis is to rest the voice. Repeated bouts of tonsillitis are treated with surgery to remove the infected tonsils. Mild croup can be treated at home with rest, fluids, and a humidifier. However, children with severe croup may need to be hospitalized.

Self-care tips

If you have an upper respiratory tract infection, get plenty of rest and fluids, and should visit the doctor if symptoms get worse or last longer than one week. Keep mucous membranes moist with a humidifier and petroleum jelly around the nose. Saline nasal drops can also help loosen mucus. Your doctor can tell you how to make this solution and how frequently to use it. You can help prevent upper respiratory tract infections by avoiding touching your eyes, nose, and mouth, which will spread any virus your hands have contacted.

Until more effective treatments are available to treat the common respiratory viruses responsible for the majority of cases, treatment of URIs with rest, increased fluids, and symptomatic care with over-the-counter medications will remain the treatment of choice.

by Dr. Rubina Karim

child is hesitating to tell you something or does something that you are not aware of, it means it is something that is not right and that it is something that is likely to get your child in trouble, if he/she tells you about it.

Of course, children nowadays love to sit in front of the computer but to save your child's life you can give them topics to search on religious topics, so that, they can spend time on internet and make the most of it. It will also educate them more about our religion and the teachings of Islam.

Ask them to make notes in their own words afterwards, this way they can memorise the topic they searched on the internet for a longer period of time.

To save your child's life, first of all, you need to educate yourself about the internet so that you can save your children from the cruelties of this world. Treat your kids like your friends and give them trust so that they could share everything with you.

I pray to Allah that may our children always stay on the right path, may our children spend their lives working for our Jama'at, Ameen

by R. Kiran Khan

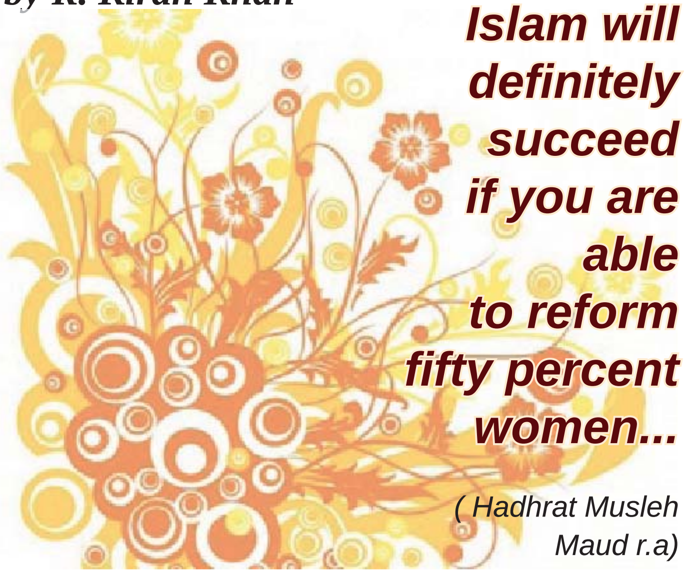

Upper Respiratory Tract *Infection (URTI)*

Upper respiratory tract infections are the commonest infections both in adult and children. Most people have a minimum of two colds per year. Children tend to get more frequent upper respiratory tract infections than adults. URTIs are among the commonest reasons for prescribing antibiotics, although most URTIs are viral in origin and require symptomatic treatment only.

The upper respiratory tract consists of the nose, nasal cavity, larynx, and trachea, as well as some of the sinuses and air cells. Upper respiratory tract infections include the common cold (rhinitis), influenza, laryngitis (inflammation of the voice box), pharyngitis (sore throat), sinusitis, tonsillitis, and croup (in children).

There are over 200 viruses that can cause upper respiratory tract infections. These types of viruses are extremely contagious and are spread by direct contact, such as shaking hands, sharing food or drink, and kissing. They can also be spread through coughing and sneezing.

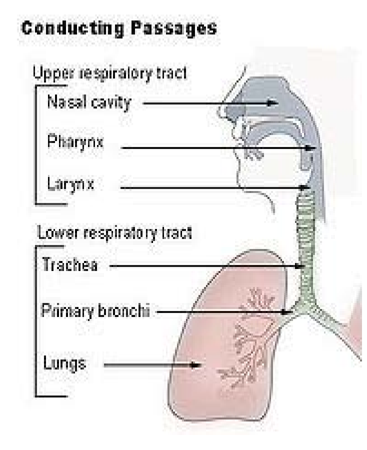

A virus can be spread from the hands to the upper respiratory tract by touching the eyes, nose, or mouth.

The common cold has symptoms ranging from sneezing, coughing, and runny nose, to congestion, headache, and sore throat. Colds may or may not include a fever. Most common colds last for about one week.

Today's world is internet's world. World is turning into a global village. Today, people can share anything they want with the entire world with little effort. Today, people can simply go online and purchase products because they're more cost effective and are available everywhere and at anytime.

Nowadays, every channel has its own website where they give information not only about their previous programmes however; they also inform the viewers about their upcoming programmes as well. Students use internet to search for their assignments and project work and then they share this knowledge with the rest of the class.

It is in human nature to get attracted towards evil that leads to the wrong path. We can protect our children through guidance and prayers. A mother can play a major role in the up bringing of their children. The mothers should know the disadvantages of the internet as well as its advantages.

Many young people join the social networking websites so they could stay in contact with their friends over the internet. Where they can not only stay in contact with their old friends but also they can make new friends from all around the world.

Those young people then spend most of their time on the internet that affects their studies as well and the girls become friends with boys and vice versa.

If someone wants to know anything about our Jama'at then you can give them the links of our Jama'at's official websites.

One of the most popular social website nowadays is *Facebook.*

Facebook is a social networking website where people can join for free and add their family and friends. There are also many different groups that one can join and share more videos or their views on the topic.

I regret to say that there are many people out there in the world who have nothing else to do but surfing on the internet. There are many men who sign up as female so they could add females and make friends on the internet. This the biggest disadvantage of these social networking websites. Some innocent girls then add these people to their friends list. And at one point their friendship leads them to share their pictures.

First of all you should never ever upload your pictures on these social networking websites as this can easily destroy your life if someone copy your pictures and edit them and upload your pictures again. It will then leave you with nothing but sorrow.

Women's respect is in modesty. The real beauty of women is when she covers her beauty in front of the world, not by showing her beauty to the world. An evil can enter into your house easily through the doors of the internet. But you can stop this evil and prevent your house.

Did you know that, today, people can get your home address and phone number just by using internet? Do you realize how harmful the use of the internet can be?

Mothers should know who their children's friends are on the internet and what sort of people they are. Remember, if your

Use of Internet

Today, be it an Islamic world or non-Islamic world, the basic reason of destruction in any society is through the electronic media. Unfortunately, due to the electronic media, we can see that it is taking us away from practicing our religion.

When we think of electronic media, the first thing that comes to our mind is T.V. Even though, it has spiritual and informative programs for us; for example on our channel MTA. However, here we are talking about those programs that are inappropriate for our children and we cannot allow them to watch these channels, but unfortunately, these programs are very popular among our young generation nowadays.

It will not be incorrect for us to say that this is something that leads to another thing and so on. It never stops once one gets into this.

Today, I am going to talk to you about something that will surely make you more aware about today's world, InshAllah.

Dear sisters, being a mother, you are responsible for your children's well being. First of all, you need to treat your children like you are their friend instead of treating them as your children. You need to give them comfort so that they could share everything and anything that they feel and see around them. Give them that trust they need in order to share everything with you. You need to understand your child's psychology. Of course, you should pray for your children.

However, with prayers, you also need to keep an eye on your children. You should know about your child's friends, and also you should know about your child's hobbies, interests and activities.

Can you imagine your child running towards the fire, or, jumping off the cliff? Of course, you will do anything that it will take to save your child's life. You will do it efficiently, and you will be amazed how, without thinking, you will do it just to save your child's life.

The thing I am warning you about is not anything else but internet! Internet may seem like it cannot harm your children however, it can, if your child misuses it.

those difficulties that other western girls are not protected of.

Their parents do not tell them what is right and wrong, however, when they do something immoral then their parents turn their back against their own daughters. We, Muslim girls are so lucky that our parents take care of us and protect us from all the cruelties of this world. What our responsibility as an Ahmadi girl is that we should show the real image of Islam to the world.

I was often asked in my class, "Why do you wear this headscarf? Do you have to wear it all the time? Were you forced into wearing the headscarf?" My response to these types of questions was always that *"this is something I choose to wear and no one is forcing me."* I also said *"I am proud of wearing this scarf because it represents my religion."* They could automatically assume that I was a Muslim girl. I also corrected them that *"I am an Ahmadi Muslim."*

It is challenging to dress up differently but we do it to please Allah. Also, if we can prepare for our exams months before; then why not start preparing for the day of judgement from a vey young age? Don't you want to get a reward on the day of judgement by doing good deeds and by staying on the right path?

If your answer is yes, then do not ever hesitate to do anything that pleases Allah but might not be as acceptable or as fashionable in the world where we live.

What we need to know is that what is the purpose of our lives? Once we get an answer to this question then everything will become clear to us.

When we are asked about our religion and the reasons for example: why we don't go out and drink. We need to be careful about our responses to these types of questions as these questions; if not answered properly, might convey the "negative image" of Islam. You should always answer starting with "I" instead of referring back to the teachings of Islam. We need to make sure that no one can persuade us to do anything in Islam; however, we are guided about the right and wrong. It is then our personal choice if we want to stay on the right path or not.

I must say that once you compromise on something that you should not compromise on, it may lead to another thing and so on. I was often asked to go with my friends when we had three hours breaks but my answer was always the same "I do not want to go".

Remember, nobody can force you or convince you into doing something you do not wish to or intend to do. You have a choice! There was no one with me who could keep an eye on me or chaperone me when we had long breaks in between our classes but I always preferred to go home or library because, although, there was no one with me but I always remembered that *"Allah is watching me."* If we always keep this in mind then we can protect ourselves from doing something immoral.

Pardah is a blessing for us Ahmadi Muslim girls. We should be proud of it. Perhaps, it may not be as fashionable nowadays. However, when you only think of the hereafter then the blessings of Pardah are countless. May Allah always enable us all to stay on the right path Ameen.

by Nida Mannan

Blessings of Pardah

Today, many young Ahmadi Muslim girls face the problem of conveying the positive image of Islam. Due to negative image projected by western media, it is difficult to convert this “negative” image into “positive” image.

When we, Ahmadi Muslim girls go outside of home, we not only represent ourselves in front of the world but also, Islam Ahmadiyyat as well.

Our each act is judged by the western world. They make judgements based on the way we dress or communicate with others.

Pardah (modesty) is something we should be proud of. We live in a western society where the Islamic teaching about treatment of women is one of the most misunderstood. Western women generally view Muslim women as repressed and deprived of their rights.

The media portrays the stereotypical Muslim woman as fully covered and dominated by her husband, with little more status then a slave. You may be amazed to find, that for 1400 years, Muslim women have been enjoying rights for which western women are still struggling.

Did you ever realise that by wearing a headscarf you discourage men to talk to you and shake hands with you? A Muslim girl who doesn’t wear a headscarf is likely to get more attention than the girls who cover themselves properly when they go outside.

Pardah protects us in many ways that a girl in young age may not understand.

The Holy Qur’an has laid down that one of the methods that men and women are to use to achieve that goal is hijab.

It says:

“Say to the believing men that they restrain their eyes and guard their private parts. That is purer for them. Surely, Allah is well aware of what they do.” (24:31)

And *“Say to the believing women that they restrain their looks and guard their private parts, and that they display not their beauty or their embellishment except that which is apparent thereof, and that they draw their head coverings over their bosoms.....” (24:32)*

Western world is not aware of this fact and we need to make them realise how wrong they are to judge Muslim women’s status just based on the media reports.

I started wearing a Hijab from a very young age. At the beginning, it was very difficult as I was the only girl in my school and in my class who wore a headscarf. However, in Transition Year, when we discussed the issues that young girls face in western world and how they cope with these issues. There were many sad stories where the girls were in unmanageable situations and they could not comprehend the situation they were in due to their young age.

I was amazed to see how fortunate I was, that I wear a hijab. I then realised, how lucky I was that I then realised, how lucky I was that my parents protect me from all

Mrs Sajida Aleem Sahiba was nominated as first National Sadar Lajna.

October 2009 elections for Local Sadars Lajna were held in Dublin at Jalsa Salana Ireland. Mrs Tayyaba Mashood was re-elected as Sadar Lajna East Jamat and Dr. Qanita Noonan was re-elected Sadar Lajna for West Jamat.

December 2009: Election for National Sadar Lajna was held in Dublin by Mrs Najma Rasheed Sahiba (Incharge Lajna Section) who came from London as per Hazoor's instructions.

Mrs Tayyaba Mashood Sahiba was elected and approved by Hazoor (aba) as National Sadar Lajna. She currently holds this office and trying to activate Lajna and Nasiraat on all levels.

Following Lajna events have been held for the first time in 2010:

• Refresher courses were held in East and West Jamats in February.
• National Taleem and Tarbiyyat Class was held in April.
• National Meena Bazaar to be held in June in Dublin
• Magazine for Lajna Imaillah and Nasirat ul Ahmadiyya Ireland
• Lajna Imaillah and Nasirat ul Ahmadiyya's Website

Please pray for success of Lajna Imaillah in Ireland.

Report by National President Lajna Imaillah.

visit our website: www.islamahmadiyya.ie/Lajna.html

Report

Visit to PARLIAMENT HOUSE DUBLIN

A delegate of Lajna along with Missionary Incharge Ireland visited Parliament house to meet few TDs on 8th of June 2010. The purpose of our visit was in accordance to the instructions of Hazoor (aba) to all Lajna about meeting the government members of their country and to explain them about the basic concept of veil and pardah in Islam. Lajna delegate included National Sadar Lajna, National General Secretary, Sadar Lajna West Jamaat and Jamat 's Press Secretary.

This meeting lasted for one hour with two of the members of Parliament.

The basic agenda was to talk about the recent implementation of ban on veil in Belgium and France, which is totally against our basic human rights.

Murabi Sahib and Lajna members expressed their concern about this growing resentment against veil in European countries. So that if it ever hits Ireland the members of parliament should know the basic concept of "Pardah".

It was clearly explained to them that "Pardah" serves double purpose; it enjoins privacy and recommends decorum and dignified behaviour. That's why Muslim women are expected to observe certain rules regarding their dress when going out of their houses. This headscarf intend to save a Muslim women when she goes out from the mental anguish of being stared at or molested or in any other way inconvenienced by persons of questionable character.

continue at page 44

History of Lajna Immaillah Ireland

Ahmadiyya Jamat is a dynamic community with branches in more than 197 countries world wide.

Lajna Imaillah is women's auxillary organization. Jamat Ahmadiyya Ireland has been established in early 1980's. Hadhrat Khalifatul Masih IV came to Ireland in 1989 in Galway mission House. Lajna Immaillah was established later.

First Lajna Sadar Mrs Hina Maqsood was nominated on Dec. 1998 by then President of Jamaat Dr Muhammad Saleem Shahid. Jamaat at that stage was under UK Jamaat, and was considered as a region of UK.

First ever elections for Lajna Sadar were held in September 2001 in Newcastle Hall Dublin. Mrs Kishwar Saleem sahiba was elected as Sadar Lajna.

Sadar Lajna UK Mrs Qanita Shahida Sahiba visited Ireland in Feb 2002 for 5 days to activate Lajna in Ireland accompanied by her husband Maulana Ata ul Mujeeb Rashid Sahib, Imam of London Mosque. This was the First ever visit of Sadar Lajna UK to Ireland

Mrs Kishwar Saleem Sahiba stayed in office until August 2002. She then migrated to UK. She requested Sadar Lajna UK Mrs Qanita Shahida Sahiba for nomination of acting Sadar Lajna. She nominated Mrs Tayyaba Mashood Sahiba for the office from August 2002

Second Sadar Lajna elections were held in September 2002 at the occasion of First Jalsa Salana of Ireland Jamat in Great Southern Hotel in Dublin.

Mrs Sajida Aleem Sahiba was elected as Sadar Lajna.

February 2003 Jamat was divided into two Regions East and West.

Mrs Sajida Aleem Sahiba remained as West region (Galway) Sadar Lajna and Mrs. Tayyaba Mashood Sahiba was nominated as East Region (Dublin) Sadar Lajna. Sadar Lajna UK approved this.

1n December 2005 Sadar Lajna UK recommended to appoint a Regional Sadar Lajna in Ireland. She recommended Mrs Sajida Aleem Sahiba to hold this office as well as Local Sadar of West Jamat.

Local Sadar Election of East Region was held in February 2006, Mrs Tayyaba Mashood was elected as Local Sadar Lajna.

September 2006 Mrs Sajida Aleem Sahiba moved to Dublin in East Jamaat. She nominated Dr. Qanita Noonan Sahiba as Local Sadar for west Jamat after approval from Sadar Lajna UK.

First Historic Lajna Ijtema was held in Dublin on 11 Nov 2006.

Sadar Lajna UK Mrs. Shumaila Nagi Sahiba along with General Secretary and Secretary Taleem came from UK as Special guest for Ijtema Ireland Jamaat was separated in Nov 2007 from UK by Hadhrat Khalifat ul Massih V as a separate country. Regional Sadars were changed to National Sadars as per Hazoors instruction.

A Life Sketch

of the Promised Messiah (as)

Once the Promised Messiah (as) was sitting on the roof of the Mubarak Mosque, Qadian, awaiting the arrival of some guests with whom he was to have a meal. One very poor Ahmadi friend, Mian Nizam Din Sahib of Ludhiana, wearing ragged clothes, was also sitting there at a short distance. In the meantime, some well to do, respected guests arrived and came and sat near the Promised Messiahas.

To make room for each of them Mian Nizam Din Sahib had to move further back and he did so until he reached the place where shoes were kept. When the meal was brought, the Promised Messiah (as) who had observed the whole scene, took a plate of food and addressing him said, 'Come, Mian Nizam Din you and I will eat together inside,' meaning his chamber next to the mosque.

At that Mian Nizam Din Sahib's joy knew no bounds, and those who had sat near the Promised Messiah (as), pushing Mian Nizam Din Sahib farther away, were duly mortified.

The Promised Messiahas took care of his own children's up bringing through prayer and through his own example. Once in the winter season, Mian Mahmud, who was then only a child, put a piece of stone in the pocket of the waistcoat of Hadhrat Mirza Sahibas so thatwhenever he lay down on his side it poked into him. He mentioned to his servant that of late he had been feeling some pain in his ribs.

In an attempt to check this the servant passed his hand over that area only to discover the brickbat and he took it out. The Promised Messiahas smiled and said, 'Now I remember, Mahmud put this in my pocket and asked me not to take it out for he would play with it later.' Hadhrat Mirza Sahibas asked thatit should be left there for when Mahmud wished to claim it back.

I have often seen his own and other children sitting on the same couch with him, compelling him to gradually move to the end of the couch, and reciting to him in their childish stories tales of frogs and crows and sparrows. He listens to them with apparent delight as if they were reciting to him some lines from the mystic poems of Maulana Rum. *(Ashab e Ahmad, by Malik Salahudin M.A., Vol. 4)*

O Lord, bestow Your blessings, or test us with trials,

Contented and at peace are we, in that wherein lies Your will.

Verse of an Urdu poem by Hadhrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad (ra), Khalifa tul Massih II

In response to the TERRORIST ATTACKS that took place at two Ahmadi Muslim mosques in Lahore on 28 May 2010, His Holiness, *Hadhrat Mirza Masroor Ahmad(atba) issued the following statement:*

28 May 2010

"The terrorist attacks that occurred today at two of our mosques in Lahore were completely barbaric and alien to all forms of humanity.
These attacks took place in mosques which are places of worship and at the time of the Friday prayers which all Muslims know is a holy and sacred time.
No true Muslims could ever countenance such attacks, such cruelty and such barbaric behaviour. No form of terrorism has any place in Islam and thus those who were behind these attacks may justify their acts in its name, but let it be clear they are Muslim only in name and never in deed.

The situation in Pakistan is extremely grave. For decades Ahmadi Muslims have not been able to live in peace; in fact they live their lives in constant danger. In 1974 Ahmadi Muslims were declared 'non-Muslim' by the Government of Pakistan and then ten years later the infamous Ordinance XX was adopted which criminalised all forms of Ahmadi worship and the practice of its faith.

These laws effectively legitimised the exclusion and persecution of our Jama'at in Pakistan. Ever since, extremists have taken advantage and targeted Ahmadis. Despite this cruelty Ahmadis have remained loyal citizens of Pakistan and have never shown any form of civil disobedience.

At this time we do not know the full extent of what has happened. However it is clear that dozens of Ahmadis have been killed and many others have been injured. I pray that Allah may grant patience to all those who have been left bereaved and grant an elevated status in Paradise to those who have been martyred. May God restore to health those who have been injured.
The Ahmadiyya Muslim Jama'at is a peace-loving true Muslim Jama'at. Thus there will be no improper reaction from any Ahmadi. Our salvation lies in our supplications to God Almighty and we believe that He has, and always will, help us. No terrorist and no government can ever stop the progress of our Jama'at because it is a Divine organisation.
May Allah protect all good-natured people from the evil acts of those opposed to peace."

(Press Release by Press Desk, AMJ International; press@ahmadiyya.org.uk)

There are many incidents of violence AMC endured but "The Massacre in the Mosques" is of particular significance. This past Friday, June 28th 2010 terrorists armed with automatic weapon, hand grenades and suicide jackets simultaneously attacked two mosques of the AMC. This occurred while thousands were offering their Friday prayers. Ninety-four of the members of this peace loving community were massacred, whereas those injured were well over the 125 mark. The attackers were indiscriminate, targeting elders and children alike.

Some argue that this was only terror attack and had nothing to do with target killings of the members of AMC. This is a false notion. The clerics in Pakistan have always instigated the crowd that since the members of AMC are infidels, killing them indiscriminately is rewarding in this life and the hereafter. Hate campaigns against the AMC are conducted publically including, speeches in the mosques, canvassing in the streets and through the press. The AMC is not allowed to publish articles to defend their beliefs.

AMC is being deprived of its fundamental rights as being humans and citizens of Pakistan but the views of the government is that these laws have been placed to restore public order as the beliefs of the AMC injure the sentiments of the majority of "Muslims". To defend this poor argument the Muslim clerics have argued the beliefs of the AMC are so radical that "Shariah" (Islamic Law) demands its persecution and annihilation.

The Holy Quran contradicts such a position, explaining that a person's spiritual destiny is between God and that person alone. It is important to note that since the independence of Pakistan in 1947, AMC has witnessed 167 murders (not including the ones that were martyred on May 28) of its members while never once being found guilty of retaliation. It is noteworthy to share the response of the supreme leader of the AMC, Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, to the massacre of May 28th:

"The Ahmadiyya Muslim Jamaat is a peace loving true Muslim Jamaat. Thus there will be no improper reaction from any Ahmadi. Our salvation lies in our supplications to God Almighty and we believe that He has, and always will, help us."

This shows that this community stands by its motto, "LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE".

I encourage everybody to watch the following documentary about what Ahmadi beliefs are as there is so much propaganda out there against this peaceful community *http://www.alislam.org/introduction/Islam-Ahmadiyyat.html*.

In order for the iconoclastic and intolerant Pakistani culture to subside, the anti-blasphemy laws must be repealed. If these terrorists are not controlled in Pakistan now, they pose an increasing threat to all counties.

Other nations must pressure Pakistan to repeal amendment of 1974 and the Ordinance XX of 1984.

So far Pakistan has turned its blind eye towards this issue but with "The Massacre in the Mosques", it is under the microscope of the entire world. Sooner or later, Pakistan will have to give in.

by Nudrat Malik

Persecution of Muslims who believe in the Messiah

Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad of Qaidan, India founded the Ahmadiyya Muslim Community (AMC) in 1889.
Since its inception, AMC has faced immense persecution. If we look at the history of men who claimed to be the prophets of God, we will find out that persecution has been a constant amongst them. Zoroaster, Abraham, Moses, Jesus, Krishna, Buddha, Confucius, Lao and Hadhrat Muhammad (saw) all faced persecution.
Ahmad was no exception. In contrast to other religious communities being persecuted around the globe in this day and age, Ahmadiyya Muslim Community (AMC) is prominent for various reasons.

Firstly, AMC is facing state sanctioned persecution in Pakistan. These laws also known as "the anti-blasphemy laws" deprive fundamental rights to AMC members who are Pakistani citizens. The Pakistani Constitution's anti-blasphemy laws directly violate the United Nations Universal Declaration of Human Rights passed. These laws must be repealed to avoid further damage to Pakistan and the international community.

The trouble started for AMC on May 1, 1949 when the members of Ahrar, a Muslim separatist movement, demanded that the members of AMC be declared non-Muslims. Jama'at-i-Islami an Islamist revivalist fundamentalist movement, lead by Maulana Maududi, followed by a similar favor from the government of Pakistan. This pressure continued for decades. The government could not hold its ground for long. On September 6th, 1974 Prime Minister Zulfikar Ali Bhutto issued an amendment in the constitution which declared the members of the AMC as non-Muslims. The corruption of the constitution rose to new levels on April 26, 1984, when General Zia-ul-Haq issued series of amendments which resulted in the infamous Ordinance XX.

The Ordinance XX and the 1974 amendment of Pakistan's Constitution allowed Pakistan to determine the meaning of "Muslim" something that has never happened in Islam's 1400-year-history. This ordinance criminalized the everyday religious practices of members of AMC, including but not limited to, banning the members of AMC from declaring themselves as Muslims either verbally or in writing, calling their place of worship mosque, performing the Muslim call to prayer at the mosque, using the traditional Islamic greeting, quoting the Quran, propagating their faith, and publishing or producing any religious literature. In essence this law provided various extremist Islamic groups with a carte blanche to openly persecute the members of AMC.

widely read and recited." Islam is and always will be a religion of peace, love harmony and brotherhood which is free from colour, class or social caste barriers.

The media has either ignorantly or intentionally misrepresented Islamic teachings again and again. But unfortunately the press, radio and television rarely present the true picture of Islam today. Western media portrays a very strange map of Islam and its teachings. It is unknown whether this is done intentionally or not but the fact remains that "peaceful" Islam is not newsworthy. Islam as the presentation of the Western media focuses invariably on the actions of those political groups or individuals whose interpretations only to seek their worldly desires under the guise of Islam. As if somehow the religion somehow forgives their violent behaviour.

But can this world truly be changed in to a place of peace, from the torment of hell ... .in to a heavenly bliss?

The answer is yes! We must always strive for peace and not lose hope or sight of this noble goal. On an individual as well as social level the attainment of this reality lies in realizing that we are all Allah

Almighty creation and that Allah has endowed us with the capacity to understand and follow His Divine Scriptures. He has granted us with the gift of intelligence and has provided us with all the resources to live in peace with one another.
And as Muslims we are in fact commanded by Allah in the Holy Quran.

by Hira Javed

Never think for a moment that God will let you go to waste; you are indeed a seed planted by the very hand of God in the soil.
Thus, declares God, this seed will sprout and grow and will branch out in every direction and will turn into a mighty tree.
So, blessed be he who has trust in the word of God and should fear not the intervening trials. Remember that it is essential for trials to come so that thereby, Allah may distinguish which of you is true in his covenant of Bai'at and which of you is false.
He who stumbles in the course of any trial will not harm God in the least and his evil fate will lead him ultimately to hell. Would that he were not born. As for those who remain steadfast to the end, however much they have been confronted with calamities and have passed through periods of great shaking and trepidations, those who have been subjected to mockery and are laughed at by nations, and whom the world will treat with utter disdain, they are the ones who emerge victorious in the end, and the gates of blessings will be thrown open to welcome them.
Thus has God instructed me as He spoke to me that I make it clear to my followers that such among men who have believed and their faith has no trace of worldly motives nor is it blemished with cowardice and hypocrisy, theirs is a faith which never fails to comply with requirements of obedience at any level. Such are the people endeared by God. It is about them that God declares that they tread the path of truth.
(Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani (as) - Al-Wasiyyat : Roohani Khazain Vol. 20 p. 309)

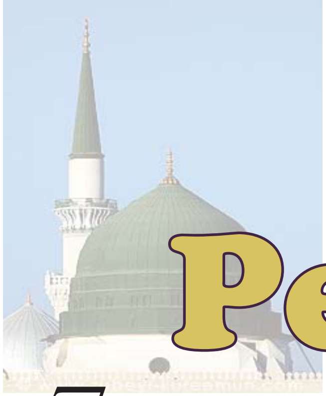

Islam a religion of Peace and Love

Its vibrant teachings remain as relevant today as they were during the lifetime of Prophet Muhammad (saw). It remains a universal religion. The guidance that emanates
From the Qur'an and from the example of Prophet Muhammad (saw) is at one with the nature of man and his environment.

What is Islam? Islam is a name given by Allah to this religion Holy Quran (5:4), it basically means peace and obedience.
Islam is derived from the word "Salema" (in Arabic) which means peace , purity , submission and obedience .Islam means the path of those who are obedient to Allah and who establish peace with Him and His creatures.

Today mankind is in the centre of the greatest crises ever in its history. We have to empower the good within each of us so that we may strive in righteousness for harmony and peace, as opposed to allowing the potential for evil within us to breed hatred that would tear us apart and make us enemies of one another.
Islam 1400 years ago proclaimed that its guidance was meant for all the human mankind and not just Muslims alone, without any discrimination and distinction. Islam teaches us to respect all other religions. Islam forbids Muslims to degrigating the deities of other religions or destroy their icons or their places of worship. Islam is the religion that unites mankind in to one brotherhood. Islam means peace and to attain peace today is to submit ourselves to the Will of Allah following His commandments in order to establish a communion with Him which results in peace with Allah and peace with humanity.

We have been created from Allah's love for us so that we may become images of Allah's love among ourselves .Yet, we rush forth, bling and heedless, in to the abyss of our low desires and worldly temptations, seeking only what statiates the senses and keeps our fears at the bay.

All true guidance from Allah always seeks to bring about, between our hearts and ourselves, a love and peace that can bring us harmony in our worldly life and make a spiritual connection with the Allah Almighty. By no means can this communion and peace is ever achieved with fear, hatred and violence. Islam unites all mankind as mentioned before.

Unfortunately in today's world it is the most misunderstood religion in the World. Therefore it is our duty as Muslims to clear all the misconceptions about this beautiful religion, to strive from our words and deeds to follow the Holy Prophet Muhammad (peace is upon him) with the Quran – a word meaning "that which is most

weed which cannot easily be rooted out. All people of truth who see and recognize it, know very well the roots of this deadly weed are found everywhere, as much in the East as in the West. Despite great speeches and loud condemnation of racism, it continues to raise its head in every soil.

This weed is so poisonous and hardy that it insidiously creeps into and flourishes in every soil, be it religious, social, political or philosophical.
(Absolute Justice, Kindness and Kinship, by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad r.h)

A Great Charter Proclaimed by the Holy Prophet (saw) on Racial Equality

The Holy Prophet (saw) explained this most beautifully in his last sermon during his last pilgrimage, in the following words:

'O humankind your Allah is One and your father was also one, so listen carefully that Arabs have no superiority over the non-Arabs nor have the non- Arabs any superiority over the Arabs.
Similarly, the white and red races, have no superiority over black races, and black races have no superiority over the white. Yes, only he is superior who transcends in his personal good deeds.
O people tell me if I have conveyed my Lord's message to all of you?
At this, the entire gathering spoke with one voice: Yes, the Messenger of Allah has conveyed the message of Allah to all of us.'
(Musnad Ahmad bin Hambal, Hadith No.22978, Vol.6, p. 570)

by Mahnoor Ahmed

Giving charity
to others ...

Islam teaches Muslims to take care of their relatives who may be less fortunate than themselves, thus encouraging the distribution of wealth. The Holy Qur'an says: *"They ask thee what they shall spend. Say, "Whatever of good and abundant wealth you spend should be for parents and near relatives and orphans and the needy and the wayfarer. And whatever good you do, surely Allah knows it perfectly well." (2: 216)*
In addition, the Holy Prophet has said: *"Your charity to others is certainly misplaced if you have a near relative to deserve it."* And *"Giving charity to the poor hath the reward of one charity; but that given to kindred hath two rewards; one, the reward of charity, the other, the reward of helping relations."*
Thus, the Islamic system of charity is a good substitute for the welfare programs existing today. One of Allah's blessings and a solution for economic disparity is the institution of *Zakaat*. *Zakaat* is a tax on the wealth of a Muslim which is distributed to the poor. Allah says in the Holy Qur'an: *"Take alms out of their wealth, so that thou mayest cleanse them and purify them thereby..." (9:103)*

The poor are penalized for their actions without the opportunity to defend themselves. In contrast with this; the rich are able to escape without ever so much as a day in prison, solely due to the fact that they can buy their way out of difficult situations.

Like Lady Marguerite Blessington said, *"The vices of the rich and great are mistaken for error; and those of the poor and lowly, for crimes."*

This demonstrates the biased nature of the law, and how difficult it can be for the same privileges to be extended to the rich and the poor. Is it fair? Is it just? Very few would answer in the affirmative; yet it is the truth. Only we as a people can change this ugly truth.

It will be hard and may feel like traveling uphill at times yet it is important to remember that sometimes it is necessary to experience hardship to achieve satisfaction.

We need to work for what is right. Like a wise man once said;*'good people don't need laws to tell them to behave but bad people will find a way around the laws'*. We need to make sure these laws are satisfactory for the benefit of the bad people whom they are directed at.

Allah says in the Holy Quran:

Verily, Allah requires you to abide by justice, and to treat with grace, and give like the giving of kin to kin; and forbids indecency, and manifest evil, and transgression. He admonished you that you may take heed. (Surah al-Nahl; 16:91)

Three Stages of Human Relations

Hadhrat Khalifa tul Massih IV said, there are three stages of Human relations ...

1. '*Adl* (absolute justice).
2. *Ihsan* (to grant someone more than his or her due).
3. *Ita'i Dhil-Qurba* (to treat others with such grace and overwhelming benevolence as one would treat one's kindred).

Allah does not command us to exercise justice *('Adl)* alone, but also desires us to voluntarily add benevolence (Ihsan) to the act of justice and then to move further to the third stage of human relationships, which is Ita'i Dhil-Qurba—a spontaneous expression of love and care as experienced by a mother for her child.

When a mother loves her child, she does so without any element of design and without any trace of affectation. It is but a natural flow which she does not generate, but one with which she is carried away.

Spontaneity is always central to her expression of love for her dear ones. The above example illustrates fully the spirit of Ita'i Dhil-Qurba.

In the world today, all the prevalent disorders and inherent dangers to world peace spring from the concept of national or racial superiority. This is what is termed as 'Racialism' or 'Racism'. This racism, although loudly condemned by every nation of the world, still exists as it once existed in Nazi Germany.

This racism is white as well as black. The lava of hatred that erupts from time to time among black nations against the white is but another name of racism which is black in colour. Alas! the world has not as yet been released from the clutches of this demon. This is an extremely poisonous

Inequalities in the legal System

The legal system of our world today is a complex system. In an ideal world, everybody is equal before the eyes of the law, there are no prejudices based on race, religious views or wealth.

However in reality; this is not so.

Countries are governed by the elite of the community as opposed to the poor; and therefore favor the rich above the poor.

The power and control rests within the arms of the wealthy and as their power grows, so does their wealth – and the poor are left behind.

If we look at the law, in theory it does not favor the rich above the poor. However as Judge Sturgess once said, *"Justice is open to everyone in the same way as the Ritz hotel"*. The law is written the same for everybody; the same way that the Ritz hotel opens its doors for anyone who wishes to stay there. The thing that the Ritz and the law have in common is that the person wishing to avail of the service must have the resources to do so.

It is not possible to stay in the Ritz if you are poor and do not have money to pay for your stay, the same way if you cannot pay for the most expensive solicitors and barristers, you cannot succeed before the law.

If a case is between a person of low social standing, who cannot afford the expensive solicitors, and a wealthy member of society who has the best in everything, it is clear which candidate will win the case.

If the records of every inmate of a State prison are examined, it is clearly seen that a high majority of these inmates are working class. It is very rare that these records would show a person of high propriety residing in one of these cramped, overcrowded cells.

The fact that the rich do not commit crimes is obviously a blatant lie, but then if the law is equal why are these people not behind bars like the poor people who are punished for even minute crimes?

Jonathan Swift once wrote an essay entitled 'A Critical Essay upon the Faculties of the Mind'. He discussed the issue at question and wrote, *"Laws are like cobwebs, which may catch small flies, but let wasps and hornets break through."*

The imagery of the rich being compared to wasps and hornets convey a sense that it is the rich that pose a true threat to society, but they are powerful enough to break through the cobweb that is the law and leave the smaller, less threatening flies (the poor people) get trapped within its net.

In no country in the world is all of the population considered equal. No matter where you go – a first world country or a third world country – there will always be a system of hierarchy where the laws of a country favour the rich over the poor. That is the system as we know it everywhere in the world.

Honour Killing
of female relatives by Muslim men

Recently, a Muslim unmarried lady got pregnant and her brothers killed her believing it to be an "honour killing" to protect the name of the family.

Sadly there is a lot of ignorance in Islam and Muslims do things "in the name of Allah" which has nothing to do with Islam. It is based on custom or ignorance. Unfortunately, these days many Muslims fear man - their relatives, community etc. rather than fearing Allah.
In other words, they would do something to make sure their relatives are happy, even if it is against the teachings of Islam!

This action of the brothers was unIslamic. You can not kill anyone like this. If a person kills one of your family members, then you can ask for revenge (death penalty) or blood money. But it would have to be judged first, you cannot take the law into your own hands. In the above scenario, the couple would have committed fornication.
Many Muslims believe that you can stone a person to death for committing Adultery or fornication.

This is a Jewish teaching and whilst the Holy Prophet may have on occasion applied the Jewish law, before the Islamic law on fornication and adultery was sent down, once the Islamic law of 100 lashes was revealed, then that is the only punishment for Muslims.
Yes there may have been cases where a Jew came to him for punishment, in which case he would give them the choice of the Islamic law or Jewish law. Naturally, the Jew would have to choose the Jewish law; if he accepted the Islamic law, then he should become a Muslim. But the Maulvis (Islamic religious leaders) these days, try to enforce the Hadith (stoning to death) over the Holy Qur'an Chapter 24, verse 3 (100 lashes) and the majority of Muslims accept the verdict of these Maulvis.

Even if you apply the 100 lashes, first you have to have four witnesses seeing the act take place (being pregnant is not enough) and then you apply the lashes not to break the bones or cause death, but it should hurt the skin only. The 100 lashes are done openly, and the main punishment is the disgrace, not to badly injure or kill the person.

Sometimes, parents want to take their children to Pakistan etc. in a bid to prevent them continuing an affair. Sometimes they go to further extremes such as cutting them off completely - disowning them, these are methods one can use, but they are not very effective; but killing them is certainly not allowed.

Respect *(Izzat)* is very important to Muslim families. They will go to many extremes, rather than face other family members or feeling disgraced in front of their community. But at the end of the day, Muslims must strive to win Allah's pleasure not His displeasure.

Therefore, God must always come first not doing something unIslamic to save face amongst your family and friends. Hence the practice of 'honour killing' is foreign to Islam and finds absolutely no support in the Holy Quran. *(source alislam.org)*

The women took the responsibility of the protection of the homes and when the Jews sent one of their men to spy and find out from which direction they could attack, no man came to contend with this spy, but it was a woman who thrashed him, tied him up and threw him out.

When the Muslims retreated in the Battle of Uhud, it was the women who played an exemplary role for the honor of the faith and for the love of the Holy Prophet (saw). They were a model of sincerity.

This bravery, courage, knowledge and sincerity was inspired by following the teaching of Islam and by practicing it in their daily lives. Therefore, always remember that if you selflessly adopt the teaching of your faith and try and follow all the commandments of Allah,

and concentrate on the worship of Allah, honor of faith and sincerity will be inculcated in you and you will be free from all sorts of complexes.

If you do not, then having submerged yourself in the razzle-dazzle of this world you will be lost like materialistic people.

So, just as the women of the time of the Holy Prophet (saw) brought about a revolution in themselves in that they became true Muslims, became *muminaat* (believing women), became qanitaat (obedient women), became *ta'ibaat* (women who are pure and chaste), became abidaat (devout women who worship Allah); you too have to follow in their footsteps and in following in their footsteps you will have to adhere to the teaching of Islam.

If you do not adhere to it then you cannot be acknowledged as Muslims. If you do not strengthen your faith and do not protect yourself from the ills of the society then you cannot be called muminaat (believers).

If you do not set high examples of obedience then you cannot be called '*qanitaat*' and if you do not focus on worship of God at all time, then you cannot be called *'ta'ibaat'* and *'abidaat'*.

He then said: "Today it is the requisite of each Ahmadi woman's honor that rather than be scared of people in today's society when hatred against Islam is being generated, when mischief is afoot, she declares over and over again that no matter how many restrictions they may place, they cannot take away this beautiful teaching from our hearts, our faces and our practice.

If you people are distancing yourselves from religion, are falling in the pit of destruction, we are not prepared to fall in this hell with you.

Rather we pray that God saves humanity from its bad deeds and their dreadful conclusion. Come and join us and having joined us try and seek Allah's pleasure by adhering to His commandments for therein is inner peace for you and the salvation of your future generations.

I hope that each honorable Ahmadi woman whose heart has ever entertained the slightest doubt about any Divine commandment shall claw it out of her heart and shall join in with the true muslimaat, mominaat, *qanitaat, ta'ibaat* and *abidaat.* "

by R. Kiran Khan

anyone can rightly and correctly respond to this, it is a practicing and pious Ahmadi woman. So, rather than being entangled in any sort of complex, convey this like a courageous Ahmadi woman to your surroundings and your society with your practice and in practical terms and rationale, saying that this Qur'anic commandment is for our respect and is there to restore our esteem and is not an imprisonment.

Why do some women, despite being Ahmadis, suffer from complex or the other? Someone has informed that a woman said that if my daughter does not wear a scarf or wears jeans and other such clothes, do not say anything to her, she is most decent. How is she decent? She does not befriend boys, she is independent and knows what is good for her and what is not. Well, this is tantamount to damaging the moral training of children.

Today if she does not befriend boys it could happen tomorrow. Today if she is not involved in any bad habit, then taking advantage of the freedom she has, she may get involved in something bad.

If she is independent, knows what is good and bad for her and is independent in the matter that she does not have to observe pardah (veil) according to Islamic teaching then the Community too is free. The administration of the Community is also free. The Khalifa of the day possesses the right, more than the rest, to expel from the Community those who are not going to obey the basic Qur'anic commandment."

He also said:

"Certainly an Ahmadi woman, who has a core of goodness in her heart that has so far kept her firm on Ahmadiyyat and who is a personification of sincerity, who has a devotion for faith, who has a connection of love and affection with the Ahmadiyya Khilafat, does not respond like the deaf and the blind when she is advised and counseled providing that she is a true Ahmadi – and this is what is expected of each Ahmadi when she is advised.

You see, in the time of the Holy Prophet (saw) when these ladies took the pledge of allegiance the society was totally free. It had no rule of law and exceeded the present age in vices. There was a lack of education; there were just a handful of people educated to an elementary level. There was no concept of the existence of God, they only knew idols.

They had no idea of an All Seeing, All-Knowing and All-Aware God. However, when they took the pledge of allegiance they brought about a revolution in their lives. Having come out of the darkness of ignorance and having gained knowledge, it was a woman who became the means of spreading the light of knowledge.

Fulfilling all the requisites of pardah (veil), matters of faith were taught to the high and the mighty and this seal of authority was attained from the Holy Prophet (saw) when he said that if you wish to acquire one half of the knowledge of faith, learn it from Ayesha.

History mentions a lady by the name of Hadhrat Khaula who set an example in the battlefield. Maintaining the sanctity of her pardah (veil), she displayed great courage and bravery and freed her imprisoned brother from the Roman army. When Madinah was attacked by the disbelievers, the men dug up a ditch and thus protected the town.

woman's body. To the believing women, however the purpose is to safeguard their bodies and cover their private parts as a manifestation of the order of Allah. It is an act of Taqwah (righteousness).

The hijab is Emaan (Belief or Faith)

Allah did not address His words about the hijab except to the believing women, Al-Mo'minat. In many cases in the Qur'an Allah refers to the "the believing women".

Hadhrat Aisha r.a , the wife of Hadhrat Mohammed s.a.w addressed some women from the tribe of Banu Tameem who came to visit her and had light clothes on them, they were improperly dressed:
"If indeed you are believing women, then truly this is not the dress of the believing women, and if you are not believing women, then enjoy it."

The hijab is Haya' (Bashfulness)

There are two authentic hadith which state: "Each religion has a morality and the morality of Islam is "Haya" and "Bashfulness is from belief, and belief is in Al-Janna (paradise)". The hijab fits the natural bashfulness which is a part of the nature of women.

Hadhrat Khalifatul Massih IV, Hadhrat Mirza Tahir Ahmad r.a had set clear guidelines for observing hijab/pardah for Ahmadi women in Western countries.
He advised women born and bred in Pakistan who have moved here, to maintain the form of Hijab that they used there, i.e., the burqa, with the face covered. Women who work outside the home may take off their hijab/Pardah at work, if necessary, but should wear it at all other times.
Hazoor r.a had defined "minimum Islamic Pardah" as wearing a loose fitting outer garment and a head scarf. The face may be uncovered, but without makeup. This is adequate for sisters new to Islam, and may be used by others who are unable to use the complete burqa.

Generally, Islam requires modesty in dress, with arms and legs covered. Clothes should be loose and the curves of the body should not be discernible, especially in public. A newcomer to Islam should not feel insecure about the way she dresses as long as her dress follows the Islamic code of modesty.
The conduct of a Muslim woman is a very important part of observing hijab. Whether at work, or among family and friends, a Muslim woman must conduct herself with great propriety and decorum.

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad atba. explains about Pardah at annual Lajna Immaillah Ijtema UK 2006:

"Today society is attacking Islam from all directions; ; today each Ahmadi little girl, each older girl and each woman needs to actively participate in its defense just as the women of earlier times did. Otherwise you will be held accountable over what you did about the task that was entrusted to you and as to your claims and your actions.

Today Islam is being attacked with refer- ence to women. The great issue that is being raised these days is that of hijab, scarf or burqa. No matter what lengths men go to in order to explain and clarify why there is pardah (veil) in Islam, no matter how many justifications they present, if

Even a glance of lust can infatuate a man and a seemingly harmless encounter eventually lead to mischief and corruption in society, destroying entire families.

Wearing Hijab

I remember very vividly when I decided to cover my head properly at the age of 13 years, I was the only muslim girl in my mixed (boys and girls) school, who was wearing headscarf. It wasn't easy for me to struggle through some critical situations, that were created by some students and teachers.

Sometimes even teachers shouted on me, if I rejected to join swimming classes or to do sports without scarf. But one thing I had in my mind was, that I am doing it for Allah tallah, so I do not need to care about any criticism. If I am struggling through that pain, or kind of jihaad, I will inshallah benefit it from Allah tallah.

After 2 years I had a dream, that Hadhrat Khalifa tul Massih IV, Hadhrat Mirza Tahir Ahmad r.a is at my home. He is sitting on a chair in my room.

There are many women standing around him. And introducing themselves. I am standing in one corner, with a big Shawl on me covered. Somebody was like introducing me, but suddenly Hazoor r.a. said,

" Stop ! I know her, and her name is "Raazia". I was so surprised to hear, that Hazoor r.a. named me with another name.

However after this dream I realized what a true *Momina* means. Because if we do not strengthen our faith and do not protect ourselves from the ills of the society then we cannot be called *Mominat* (true believers).

My second similar dream about hijab I had, was after my marriage. In that dream I was wearing full Hijab and I felt I am in a complete peace and my soul is feeling joy. After this dream I improved my hijab and started wearing as I have seen it in my dream.

The hijab is Purity

The hijab makes for greater purity for the hearts of believing men and women because it screens against the desire of the heart. Without the hijab, the heart may or may not desire. That is why the heart is more pure when the sight is blocked (by hijab) and thus the prevention of fitna (evil actions is very much manifested).

The hijab cuts off the ill thoughts and the greed of the sick hearts:

'Be not soft in speech, lest he in whose heart is a disease should feel tempted; and speak a decent speech.' (33:33)

The hijab is a Shield

The prophet Hadhrat Mohammed s.a.w said: "Allah, Most High, is Heaven, is Ha'yeii (Bashful), Sit'teer (Shielder). He loves Haya' (Bashfulness) and Sitr (Shielding; Covering)."

The hijab is "Taqwah" (Righteousness)

Allah says in the Qur'an: "O children of Adam! We have indeed sent down to you raiment to cover your shame, and to be an elegant dress; but the raiment of righteousness — that is the best. That is one of the Signs of Allah, that they may remember.(7:27)

The widespread forms of dresses in the world today are mostly for show off and hardly taken as a cover and shield of the

Hijab

"Each religion has a morality and the morality of Islam is "Haya" and "Bashfulness is from belief, and belief is in Al-Janna (paradise)".

Some muslim sisters do not understand why Pardah (hijab) is so important. To me, the obligations of Veil (pardah) are clear, explicit, and detailed one when I look at the Quran and Sunna. We could simply say because Allah talla and his Messenger Hadhrat Mohammed s.a.w have said we should observe it.

Allah tallah is the source of everything we have, our existence, our life, our capability, even our goodness. If He ever stopped sustaining us, we would vanish in that instant. If He ever took away what he gives us, we would never have even a speck of it. If we worked for millions of years, we could never repay Him for all that He has given us. And yet He does give it to us, and all He asks in return is that we do our best to obey what He has commanded us.

Our commitment to Allah is to trust that He knows what is best for us and that what he has commanded us to do. We should try to find reasons why his command is right and will be beneficial for us, and we should try to motivate ourselves to obey the command. Surely wearing hijab is a very small thing that you can do for Allah compared to what He does for you!

The Importance of Hijab

An act of obedience. The hijab is an act of obedience to Allah and to his prophet Hadhrat Mohammed s.a.w.

Allah says in the Qur'an:

"O Prophet! tell thy wives and thy daughters and the women of the believers that they should draw close to them portions of their loose outer coverings. That is nearer that they may thus be distinguished and not molested. And Allah is Most Forgiving, Merciful". (33:60)

In the above Verse there is an evidence that the recognition of the apparent beauty of a woman is harmful to her. When the cause of attraction ends, the restriction is removed. This is illustrated in the case of elderly women who may have lost every aspect of attraction.

Allah made it permissible for them to lay aside their outer garments and expose their faces and hands reminding, however, that is still better for them to keep their modesty.

The Muslim woman is ordered to veil herself. She must not come before *"na mehram"* (i.e. those with whom marriage is allowed) without Hijab. She should dress in such a manner that strange men do not get an opportunity to glance at those parts of her body which arouse passion; and thus make her an object of desire.

It is the responsibility of a woman to assume such poise and behavior that she does not excite a man's passions.

Why Ahmadiyya Islam ?

My first introduction to Islam was when I was a student of economics in Cologne, Germany. I rented a room in the turkish quarter of the city and on Fridays I could hear the Azaan. The devotion and discipline of my muslim neighbours really made me curious.

A few years later I lived in Hong Kong, possibly one of the worlds most crowded places, and I was always amazed every Friday lunchtime at the quiet, steady walk of muslim men in white as they quietly walked towards the Mosques to pray. So one day I went to a Mosque and spoke with an Imam who gave me a Quran to read. That was the start of my love of Islam.

Living back in Ireland I have met many Muslims while working in the property sector. I began to see how important family life and prayer was to them. One day I was blessed with a particularly sincere and upright Muslim client looking for a property. After sorting out a new house for his family who were relocating to Dublin, he then invited me for a cup of tea at his home to meet his wife and children.

While that was my first introduction to Ahmadiyaa Islam, without knowing it, it was also a cup of tea that would change my life. Over the next few years and during a busy working life, I loved calling in to chat with this family. The manners, friendliness and simplicity of their children really confirmed for me that Islam is a vibrant, energetic religion, compatible with modern family life. The generosity and kindness of this family was very refreshing, and the more I asked them about Ahmadiyaa Islam, the more their answers gained my respect.

Now the more I meet with Ahmadiyaa Muslims the more I am impressed with their unwavering conviction that Allah Almighty has plans for us all. To me, the beauty of Ahmadiyaa is in its simplicity. It is not complicated, it is not steeped in rituals, or ancient traditions. It is clear and simple. Remember Allah in everything you do, accept Allahs Will, and do not forget that this Merciful God will some day call us to account for our actions.

To be an Ahmadi Muslim, the focus is on God, to worship Him alone. This puts everything else in life into its proper place. By worshipping God alone, we realize that the busy lifestyles we lead are not so important, we realize that the many worldly things we see and strive for are not so important, indeed everything around us is transient and insignificant in comparison to the constancy of God. As an Ahmadi Muslim life becomes more simple, less stressful and therefore peaceful. Belief in the Khalimah and in the motto Love For All, Hatred For None, these are the tools to a peaceful and happy life. To me Ahmadi Islam is not just religion but it is life.

by Emma Ijaz

(Irish convert to Ahmadiyyat true Islam)

Conditions of Initiation (Bai'at)

in Ahmadiyya Muslim Community

By Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian
The Promised Messiah and Mahdi (peace be upon him)

The initiate shall solemnly promise:

I That he/she shall abstain from Shirk (association of any partner with God) right up to the day of his/her death.

II That he/she shall keep away from falsehood, fornication, adultery, trespasses of the eye, debauchery, dissipation, cruelty, dishonesty, mischief and rebellion; and will not permit himself/herself to be carried away by passions, however strong they might be.

III That he/she shall regularly offer the five daily prayers in accordance with the commandments of God and the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); and shall try his/her best to be regular in offering the Tahajud (pre-dawn supererogatory prayers) and invoking Darood (blessings) on the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); that he/she shall make it his/her daily routine to ask forgiveness for his/her sins, to remember the bounties of God and to praise and glorify Him.

IV That under the impulse of any passions, he/she shall cause no harm whatsoever to the creatures of Allah in general, and Muslims in particular, neither by his/her tongue nor by his/her hands nor by any other means.

V That he/she shall remain faithful to God in all circumstances of life, in sorrow and happiness, adversity and prosperity, in felicity and trial; and shall in all conditions remain resigned to the decree of Allah and keep himself/herself ready to face all kinds of indignities and sufferings in His way and shall never turn away from it at the onslaught of any misfortune; on the contrary, he/she shall march forward.

VI That he/she shall refrain from following un-islamic customs and lustful inclinations, and shall completely submit himself/herself to the authority of the Holy Quran; and shall make the Word of God and the Sayings of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) the guiding principle in every walk of his/her life.

VII That he/she shall entirely give up pride and vanity and shall pass all his/her life in humbleness, cheerfulness, forbearance and meekness.

VIII That he/she shall hold faith, the honor of faith, and the cause of Islam dearer to him/her than his/her life, wealth, honor, children and all other dear ones.

IX That he/she shall keep himself/herself occupied in the service of God's creatures for His sake only; and shall endeavor to benefit mankind to the best of his/her God-given abilities and powers.

X That he/she shall enter into a bond of brotherhood with this humble servant of God, pledging obedience to me in everything good, for the sake of Allah, and remain faithful to it till the day of his/her death; that he/she shall exert such a high devotion in the observance of this bond as is not to be found in any other worldly relationship and connections demanding devoted dutifulness.

(Translated from Ishtehar Takmeel-e-Tabligh, January 12, 1889)

to some extent remained incomplete are fully realized.
Thus He manifests two kinds of Power.
(1) First He shows the Hand of His Power at the hands of His Prophets as themselves.
(2) Second, when with the death of a Prophetas, difficulties and problems arise and the enemy feels stronger and thinks that things are in disarray and is convinced that now this Jamaʻat will become extinct and even members of the Jamaʻat, too, are in a quandary and their backs are broken, and some of the unfortunate ones choose paths that lead to apostasy, then it is that God for the second time shows His Mighty Power and supports and takes care of the shaken Jamaʻat.
Thus one who remains steadfast till the end witnesses this miracle of God. This is what happened at the time of Hadrat Abu Bakr Siddiqra, when the demise of the Holy Prophetsa was considered untimely and many an ignorant Bedouin turned apostate.
So dear friends! since it is the *Sunnatullah*[1], from time immemorial, that God Almighty shows two Manifestations so that the two false joys of the opponents be put to an end, it is not possible now that God should relinquish His *Sunnah* of old.
So do not grieve over what I have said to you; nor should your hearts be distressed. For it is essential for you to witness the second Manifestation also, and its Coming is better for you because it is everlasting the continuity of which will not end till the Day of Judgement.
And that second Manifestation cannot come unless I depart. But when I depart, God will send that second Manifestation for you which shall always stay with you just as promised by God in Brahin-e-Ahmadiyya16. And this promise is not for my person. Rather the promise is with reference to you, as God [addressing me] says: I shall make this Jamaʻat who are your followers, prevail over others till the Day of Judgment.
Thus it is inevitable that you see the day of my departure, so that after that day the day comes which is the day of ever-lasting promise.
Our God is He Who keeps His promise and is Faithful and is the Truthful God. He shall show you all that He has promised.
Though these days are the last days of this world and there are many a disaster waiting to happen, yet it is necessary that this world continues to exist until all those things about which God has prophesied come to pass.
I came from God as a Manifestation of Divine Providence and I am a personification of His Power. And after I am gone there will be some other persons who will be the manifestation of the second Power [of God].
So, while waiting for the second Manifestation of His Power, you all together keep yourselves busy praying. And let a Jamaʻat of righteous people, one and all, in every country keep themselves busy in prayers so that the second Manifestation may descend from the Heaven and show you that your God is such Mighty God. Consider your death to be close at hand for you never know when that hour will strike. (The Will - Al-Wassīyat pg. 5-7)
by Alia Javed

1 Practice, Way, Law, of God.

Pearls of Wisdom

The Holy Qur'an

Allāh has promised to those among you who believe and do good works that He will surely make them Successors in the earth, as He made Successors from among those who were before them; and that He will surely establish for them their religion which He has chosen for them; and that He will surely give them in exchange security and peace after their fear:
They will worship Me, and they will not associate anything with Me.
Then whoso is ungrateful after that, they will be the rebellious.
(Chapter 24 - Al-Nur Verse 56)

Sayings of the Holy Prophet Muhammed (pbuh)

Hadhrat Huzaifara relates that the Holy Prophet (pbuh) said that the Prophet-hood shall be with you as long as Allāh wills and He will take it away. Then there shall be Khilāfat on the path of Prophethood and it shall remain with you as long as Allāh wills and then He shall take it away.

Then there shall be a biting rule and it shall be with you as long as Allāh wills and then He will take it away. Then there shall be a brutal rule and it shall remain with you as long as Allāh wills and then He shall take it away. Then there shall be Khilāfat on the path of Prophet-hood. Then the Holy Prophet sa kept silent.
(Musnad Ahmad bin Hanbal)

Writings of the Promised Messiah (as) - Sultan-ul-Qalam (King of the Pen)

This is the Way of God. And ever since He created man on earth He has always been demonstrating this Divine practice. He helps His Prophets as and Messengersas and grants them successand predominance, as He says:

Allāh has decreed: Most surely I will prevail, I and My Messengers. Verily, Allāh is Powerful, Mighty." (58:22)

And by predominance is meant that as Messengers as and Prophet (pbuh) desire that God's Hujjat *(Literally Argument. Here it means Will, Purpose of God.)* is established in the world and no one is able to oppose it, so, in turn, does God demonstrate with powerful signs their truthfulness as well as the truth they wish to spread in the world.
He lets them sow the seed of it [the truth], but He does not let it come to full fruition at their hands.
Rather He causes them to die at such time as apparently forebodes a kind of failure and thereby provides an opportunity for the opponents to laugh at, ridicule, taunt, and reproach the Prophets as.

And after they have had their fill of ridicule and reproach, He reveals yet another dimension of His Might and creates such means by which the objectives which had

the globe in over 170 countries and is 50 million strong (2003 statistics).

Following the footsteps of Kaaba and the Prophet's Mosque, Jamaat Ahmadiyya is busy in constructing mosques all over the world. Our motto is: *"Mosques will be constructed on the model of The Prophet's Mosque and make every land the land of Hedjaz."*

Churches in Muslim Countries

There are many Churches in present day Muslim countries eg Egypt, Syria, Turkey, Pakistan, and Indonesia. This is in line with the freedom of religion given in Islam.

However it is right to note that some countries have gone against this Islamic injunction and prohibited collective worship by non-Muslims. This is wrong and completely unacceptable. Never did the Prophet Muhammad (saw) forbid the building of a church, nor did he order the demolition of a church.

In fact the Qur'an mentions that we Muslims are to defend Churches, and synagogues if they are attacked,Those who have been driven out from their homes unjustly only because they said, 'Our Lord is Allah' – And if Allah did not repel some men by means of others, there would surely have been pulled down cloisters and churches and synagogues and mosques, wherein the name of Allah is oft-commemorated.

And Allah will surely help one who helps Him. Allah is indeed Powerful, Mighty. (Holy Qur'an, Ch.22:V.41)

The Faith of *Hadhrat Muhammad (saw)*

I let my fancy fly in all directions,
But I did not find a faith like the faith of Muhammad (saw[1]).
There is no religion which shows the signs of truth; This fruit I tasted only in the garden of Muhammad(saw).
I tested Islam myself – It is light upon light; Wake up, I have infonned you in time.
No one came for a trial, even though
I challenged every opponent to compete.
Come, O ye people! Herein you will find the light of God;
Lo! I have told you the way of satisfaction.
Today those lights are surging in this humble one;
I have coloured my heart with every hue of those lights.
Ever since I received that light from the light of the Prophet (saw),
I have joined myself with the True One.
Countless blessings and peace be upon Mustafa(saw);
Allah is my witness: from Him I received this light.
My soul is forever wedded to the soul of Muhammad(saw);
I have filled my heart to the brim with this elixir.
I swear by your countenance, O my dear Ahmad (saw);
For your sake alone, have I taken up all this burden.
O my Beloved! I swear by Your Uniqueness;
I have forgotten all about myself in Your love.

(Urdu poem by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani (as) A'ina-e-Kamalat-e-Islam, Ruhani Khaz'ain, Vol. 5, pp.224-225)

1 peace be upon him

importance of building of mosques, the pace of building mosques increased after 1982 consistent with the expansion of the Jamaat.

In his Friday Sermon May 14, 1989,

Huzoor said:*"I wish Germany would be the first European country in Jamaat Ahmadiyya to be bestowed with the ability to build 100 mosques."*

In addition, in the African continent, at Huzoor's direction, a scheme of building hundred mosques per country has begun in the following African countries, Ghana, Nigeria, Liberia, Ivory Coast, Gambia, Borgina Faso, Senegal, Guinea Bassau, Benin, Togo, Niger, Congo, Kenya, Tanzania and Uganda. Renovation of existing mosques has also begun.

Coming to the USA, as I said earlier, the first house of Allah ever built/acquired in the USA was by Jamaat Ahmadiyya in 1922 (the Wabash Mosque). Since then, we have added over 40 more. About 30 were added from 1982 through today.

It was in 1983 that Hadhrat Khalifatul Massih IV called on the USA Jamaat to collect 2.5 million dollars outside the regular budget for the establishment of 5 centers (mosques and mission houses) for the propagation of Islam and service to humanity. By Allah's Grace, the Jamaat's response was splendid. We had only 7 mosques and mission houses in 1982, but under Huzoor's new directive, we have been able to build/acquire over 30 more mosques and mission houses and funds collected exceed the target many times over.

The biggest new addition is the Baitur Rahman Mosque which was inaugurated on October 14, 1994 by Hadhrat Khalifatul Massih IV.

The cost was over 4 million dollars. It may be mentioned here that one of the greatest achievements of the Late Maulana Sheikh Mubarik Ahmad was to build mosques and mission houses in Africa, U.K. and USA where he served as the Jamaat Amir. He would give building of mosques a priority and in his unique way, also was able to collect funds for it. May Allah bless him and grant him a place amongst His chosen ones.

Today our pace in building mosques in the USA has increased tremendously under the guidance and direction of Amir Sahib, USA. Almost every Jamaat in the USA is working towards it.

1. Building mosques is our priority because the Holy Qurán says so.

" You are the best people raised for the good of mankind". *(3:111)*

There is nothing better than inviting people to Allah and establishing His Worship

2. Building mosques is our priority because the Holy Prophet (pbuh) said so.

"To Allah the most adored places are the mosques....".

3. Building mosques is our priority because the Promised Messiah (as) said so.

"Our Jamaat's progress is dependent on the building of mosques."

4. Building mosques is our priority because the Khulafa said so.

"Start building mosques and build them in great numbers since it is God's work to fill these mosques, He will bring people to these mosques." (Khalifatul Massih IV)

We will continue to build mosques to see the victory of Islam and the unity of mankind.*"That He may cause it to prevail over all other religions" (48.29)*

Today, Jamaat Ahmadiyya has spread over

is the zeal to send missionaries worldwide and to build mosques worldwide. This is an offshoot of Tehrik-i-Jadid, a plan launched by Hadhrat Khalifatul Massih II in 1934. Huzoor described Tehrik-i-Jadid as a stepping stone to the establishment of the new world order.

"We need manpower to reach the entire world population. We need money to attain this noble goa1. We need determination and steadfastness to accomplish this great task. We need desperate prayers to attain this purpose which could attract God's special favors. A composition of all these things is known as Tehrik-i-Jadid" (Alfazal Vol. 30, No. 280).

..."All demands of Tehrik-i-Jadid have been introduced for the reason that you could become manifestation of Allah's attributes." (Alfazl Vol. 15, No. 283)

Facts and Figures

Exclusive of Pakistan, we have over 10 thousand mosques all over the world; Asia: 815; Australia and Pacific Islands: 17; Europe: 54; North America, Central America and South America: 59; Africa: over 9000; the total comes to over 10,000.

India: 1030; Indonesia: 310; Rabwah: 50 and Qadian: 5.

Brief History Of Mosques

1922: Building in the heart of the city of Chicago, Wabash Mosque, was acquired. The money for this was donated by Ahmadis in India ($3000).

October 23, 1926: Fazal Mosque in London was inaugurated. Majority of the money was contributed by Lajna Imaillah (95,000 RS).

April 6, 1950: The American Fazal Mosque was purchased ($42,000).

1952: Fazl Umar Mosque in Dayton, Ohio was the first Muslim House of Prayer in the USA. Erected from ground up by Jamaat Ahmadiyya.

June 22, 1963: Mahmud Mosque Zurich, Switzerland.

1959: Fazl Umar Mosque; Hamburg, Germany.

July 21, 1967: Nusrat Jehan Mosque, Copenhagen, Denmark.

September 10, 1982: Basharat Mosque, Pedroabad, Spain (first mosque in 700 years).

August 19, 1983: Baitul Huda Mosque, Sydney (first mosque in Australia).

July 3, 1989: Baitul Awal, Guatemala

JuIy 7, 1989: Baitul Hameed Mosque, Los Angeles, CA USA

October 16, 1992: Baitul Islam Mosque, Toronto, Canada (largest mosque in the west)

October 14, 1994: Baitul Rahman Mosque, Silver Spring, MD USA

Other mosques in Qadian (total of 5), the Aqsa Mosque built *in 1876 by* Hadhrat Mirza Ghulam Murtaza, father of the Promised Messiah (a.s.). The mosque was extended several times over the years. A lofty minaret was built in 1903 in the mosque's courtyard called Minaratul-Masih.

The Noor Mosque was built under Khalifatul Massih I) on April 23, 1910.

After moving to Rabwah, Pakistan in 1947, the first mosque built by Khalifatul Massih II was the Yadgari Mosque, a mosque to remember, a symbol of our migration from Qadian to Pakistan. Thereafter, several mosques (total of 50) have been built including the Mubarak Mosque, Lateef Mosque and the Aqsa Mosque.

Future Plans

Although all the Khulafa emphasized the

Thy blessings".

All these Ahadith amplify the importance of mosques in our lives. In helping us reform ourselves and our souls by purifying us, by bringing Muslims together and fostering brotherhood and unity. To be recipients of the blessings as noted in these Ahadith, it is incumbent that we give top priority to the building and maintenance of mosques.

During the period of Khilafat-e-Rashidah, wherever the sahaba/companions took the message of Islam, they erected mosques and filled the known world with houses of God and the Unity of God was proclaimed everywhere.

The Promised Messiah as)
on the importance of Mosques

The Promised Messiah (as) said:

"If you want Islam to progress build a mosque. Wherever our Jamaat is established, a mosque should be built. Our Jama'ats progress is founded on the construction of mosques.

If there are only a few Muslims in a village or a city, build a mosque with good intentions and God will bring more Muslims to that place. . It is not mandatory that the mosque be embellished or be a brick building. Wall off a piece of land and build a room with a thatched roof..."

(Malfoozat Vol 2, p. 42)

On laying the foundation of Mubarak Mosque in Qadian in 1883, the Promised Messiah received the revelation:

"This is a blessed mosque to impart blessings. Every blessed work will be done in it." (Braheen-i-Ahmadiyya Vol. 4, p. 559)

The Khulafa

Through the years since then, Jamaat Ahmadiyya has continued the building of mosques under the guidance of the Khulafa.

In his Friday Sermon March 19, 1999, Hadhrat Khalifatul Massih IV said:

"Among the guidelines I had issued to the Jama'ats, the most significant advice was that they should start building houses of God and build them in great numbers. Since it is God's work to fill these mosques, He will bring people to these mosques.... Our efforts should not be limited to building of central and big mosques. In fact, every community where there are a few Ahmadis we should look into building small mosques....".

In 1968, **Hadhrat Khalifatul Massih III** gave a series of sermons elaborating on 23 great reasons for the building of Baitullah. He said: *"In the building of Baitullah as the First House of God, we are instructed to build houses on the same model and purity at every place so as to provide mankind the same benefits as contained in the verse "Mubarakaon wa hodal lilaalameen " (abounding in blessings and a guidance for all mankind). In the next 20-25 years people will be entering Islam in great numbers and you will need to prepare now by building mosques to provide for these people consistent with these verses of the Holy Qurán."*

Hadhrat Khalifatul Massih II

Hazoor (rh) said:

"May mosques be constructed from one end of the world to the other and may Azan be heard from every mosque. Wherever the sun may rise, it may see that the holy name of God is being raised there. My desire is that there should be a mosque at every place in the world".

What we see in Jamaat Ahmadiyya today

Mosques are the retainers and containers of divine grace and blessings. That is why there is a great emphasis on the importance of building mosques in great numbers.

Again if you look at early history of man after the construction of Baitullah, hundreds and thousands of houses of worship were built till the time of the Holy Prophet (pbuh) who was the most true and the greatest worshiper of Allah.
It is a pity that his own people did not permit him to build a mosque during his stay in Mecca. As the Holy Prophet (pbuh) migrated to Medina, he stayed for a short time in Quba, a suburb of Medina (three miles north of the city).
Here was built the first mosque in Islam by the Prophet (pbuh) and his companions. It is called Masjid-E-Quba or Masjid-E-Taqwa (Mosque of Piety).
In Surah Tauba we read:
"A mosque that was founded upon piety from the first day, is surely more worthy that thou should stand therein to lead the prayer service".
Some scholars believe that this verse is related to the building of this mosque.
When the second mosque at Medina Masjid-e-Nabwee was completed, the Holy Prophet is quoted to have said:
"I am the last Prophet and this Mosque of mine is the last Mosque." (Muslim)
Muslims all over the world have built millions of mosques.
As long as these mosques are built with Taqwa and solelyfor the worship of Allah and Muslims turn their faces to Baitullah in their prayers, they are all part of the last mosque built by the Holy Prophet (pbuh).

We Ahmadies are the followers of the Grand Prophet Muhammad (pbuh) and his Messiah and in these latter days, the building and maintenance of mosques is our prime responsibility as Allah says in the Holy Quran.
"He alone can maintain the Mosques of Allah who believes in Allah, and the last day, and observes prayer and pays the Zakat and fears none but Allah; so these it is who may be rightly guided." (9:18)
These are people who may reach the goal.

The Holy Prophet (pbuh)
on the importance of mosques

In addition to Hadith that I have already narrated, there are several more Ahadith that reflect on the importance of mosques.
1. O ye people, praise Allah. Whoever builds a mosque for Allah, Allah, The Exalted, shall build a house for such a one in paradise.
2. To Allah, the most adored places are the mosques and the most undesirable places are market places.
3. Mosques are the houses of Allah and those believers who enter therein are the guests of Allah.
4. Those who visit the mosques in darkness convey to them the good news that Allah shall bestow upon them from Himself perfect light on the day of judgment.
5. For him who makes his ablutions at home and then walks to one of the houses of Allah to discharge his obligations imposed on him by Allah, one single step of his towards the mosque wipes out a sin and next step raises his status.
6. Whenever anyone of you enters a mosque let him pray that "O Allah open up for me the doors of Thy Mercy"; and whenever anyone from among you leaves a mosque, let him pray" O Allah, I seek from Thee

Building of Mosques worldwide
an Ahmadiyya priority

(A speech delivered by Dr. Nasim Rehmatullah at Jalsa Salana USA June 2001)

If you review the history of Islam you would note that great emphasis on the building of mosques has been laid from the very beginning of Islam.

Broadly speaking, there are three fundamental reasons for this.

1. A mosque facilitates and promotes worship of Allah and therefore fosters a personal bond of love and devotion between man and his God.
2. A mosque is essentially a first step towards fostering unity and brotherhood amongst people and consequently, a powerful force in our endeavors to unite mankind.
3. A mosque provides an effective tool for inviting people to Allah and is conducive to the propagation and progress of Islam.

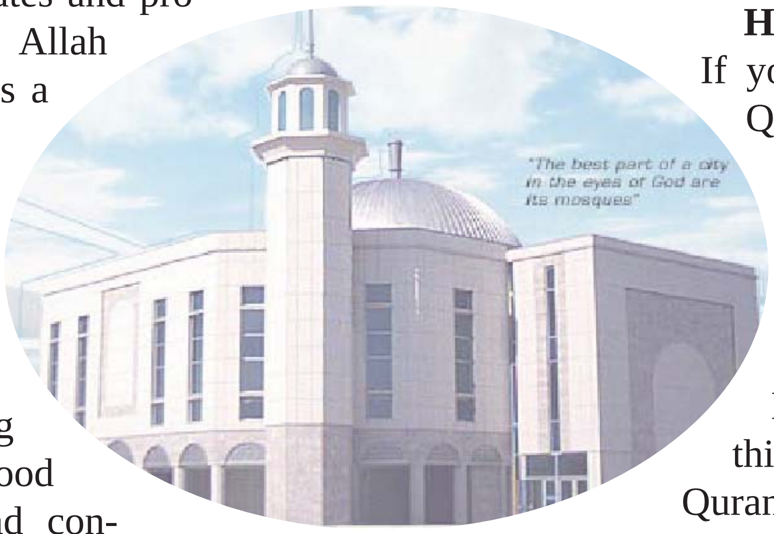

Ahmadiyyat is the Renaissance of Islam and it was therefore all the more important that we carry on this process of building of mosques worldwide with even greater speed and devotion for our own benefit and benefit of mankind. The Holy Prophet (peace be upon him) said:

"... The whole Earth has been made a mosque and pure for me...." (Bukhari).

That is why the Promised Messiah emphasized, *"The foundation stone of the Renaissance of Islam and a superior world order have been laid. Now mosques will be built and people will enter therein, and join the divine movement in droves".* *(Noor Ul Haq Vol 2, p. 42).*

Holy Quran

If you read the Holy Quran: *"And I have not created the Jinn and the men but that they may worship Me". (51:57).*

If you consider this verse of the Holy Quran, we learn that the purpose of man's creation is to establish the worship of God.

Therefore, the places most adorable and lovable to Allah are those that are supportive and helpful in achieving this purpose -namely the mosque or Masjid. Masjid meaning any place where you do 'sajda' (prostration) before God Almighty.

The forehead touching the ground as practiced in Salat.

Allah says in the Holy Quran:

"Surely, the first house founded for mankind is that at Becca (Mecca), abounding in blessings and guidance for peoples". (3:97)

Sacrifice

When a man passes through trials and tribulations and he does so with patience, because God says that he should do so, then these trials and tribulations make him join the ranks of the angels. The Prophets are very dear to God because they pass through greatest of trials and tribulations and these trials and tribulations take them nearer to Him.

Hadhrat Imam Hussain, peace be on him, as well as the Companions of the Holy Prophet, sallallaho alaihi wa sallam, had to pass through great tests. If a man sits down to take dainty dishes and he turns the beads of the rosary, he should not expect to meet God. The rosary of the Companions of the Holy Prophet, sallallaho alaihi wa sallam, was the sword.

If now a days somebody is sent somewhere on a preaching assignment, he starts saying within the span of ten days, that there is none to look after his home (and therefore he would like to go back). If we look at the lives of the Companions of the Holy Prophet, we would find that they had, as if, decided from the very beginning that they would not mind even if they had to sacrifice their lives. They had accepted it as a fact of their life, that they would sacrifice their lives for the sake of God.

The Companions would go to the battlefield and some of them would lay down their lives there while others would come back alive. The relatives of those who had laid down their lives on the battlefield would express great joy for, they, the Martyrs, had sacrificed their lives for the sake of God.

On the other hand, those who would return alive, would continue waiting for the opportunity of laying down their lives for the sake of God; they always felt that perhaps they were not good enough to have the opportunity of becoming a martyr. They would continue making up their mind - and strengthening themselves in this determination of theirs - that one day they would give their life for the sake of God. God says:

“Nay We hurl the truth and falsehood, and it breaks its head, and lo, it perishes. And woe be to you for that which you ascribe to God.” (21:19)

In this Age, the people who are most sincere, steadfast and Muttaqi are the people of this Jamaat of mine but even among them there are a lot of people who are the worms of this world (too much engrossed in the worldly affairs). A poetical verse says: You want the communion of God and you also want this mean world. Let me tell you, this is utterly impossible and it is nothing less than madness.

Nobody knows when he would be called upon to surrender his life. That being the case one should not be unmindful of the fact of his mortality and he should not give preference to the worldly affairs over his religion.

Do not depend on your life. You should not think that you are secure against the devastation of the Time. *(Malfoozat Vol. 9, pg. 406)*

To the readers of Maryam Magazine

In the Name of Allah, Most Gracious, Ever-Merciful

Dear readers,
Asalam o Alaikum wa rehmatullah wa barakatuhu,

Herewith we are presenting the first edition of 'Maryam' magazine.
It is bilingual i.e. in English and Urdu for the readers of both languages and hope they will enjoy it being a new addition in the service of the community at large, inshallah.

This is our first effort and therefore we hope that you will appreciate its appearance and will not feel any hesitation to offer your feeling and views to improve it.
At the same time, we expect full cooperation from all our readers in the form of writing articles, essays, stories, etc., as it is OUR magazine.

I want to share with the readers about the name of our magazine because it carries some weight. When we received approval from Hazur-i-Aqdas Hadhrat Khalitat-ul-Masih V (atba) for the magazine, I was very happy and therefore, started thinking about its name. I prayed to Allah Almighty to get his help in selecting its name.
Suddenly I got the only name " Maryam" in my mind.

I talked to Missionary Ibrahim Noonan's wife, and told her about my suggestion. She started telling how amazing it is, as the first mosque of Ireland which is inhsallah going to be built in the near future has received its name as "Maryam" from our beloved Huzur-e-Aqdas (atba). Really, It could not happen, I believe, without Allah's blessing, Alhamdolillah. It seems as if this name has some special meaning in the success of our Ireland Jamaat.

I am thankful to all the members of Lajna and Nasirat who have participated in making this magazine a reality.

My special thanks go to Shameefa Zaheer , Najia Nusrat Malik and Nida Mannan for their support to make this magazine a success, Jazahumullah.
Please remember all the members of Editorial staff of Maryam Magazine and Lajna members in your prayers.

wasalam

Rasheda Kiran Khan
Editor 'Maryam'

Message from Sadar Lajna Imaillah Ireland

Ahmadiyya Muslim Association
Lajna Imaillah Ireland

Dear members of Lajna Imailah and Nasirat,

With the blessings of Allah, we are publishing the first ever Magazine for Lajna Imailah Ireland and Nasirat. Our beloved huzur has named this magazine “Maryam”.

The real purpose of publishing this magazine is to educate our sisters and daughters according to the real Islamic teachings and also to enhance their writing abilities.

May Allah enable our sisters and daughters to enhance their writing abilities so that in the future these daughters would be able to continue the “Qalmi Jihaad” which Hadhrat Massih Maud (as) commenced over a hundred years ago.

In this day of time, jihad with sword is not effective at all. We need to educate people through our writings. Nowadays, in Europe, there is a campaign about Pardah.

We can reply back to those attacks through our writings.
May Allah enable us all to answer back to those campaigns, Ameen.

I request the reader s of this magazine to pray that, May Allah help us all to take part and write something in this magazine to make it a great success. Also, May we get more and more great pieces of writings for our magazine in the future as well, InshAllah.

In the end, I would like to request everyone to please pray for Mrs. Kiran Khan, without whom it was impossible to publish this magazine as she put in a lot of time and effort to make this magazine a great success.

Wsalaam,

Tayyaba Mashood

President of Lajna Imaillah Ireland

Message from Private Sec. Lajna Section UK

In the Name of Allah, Most Gracious, Ever-Merciful

My Dear Sister Tayyaba Mashood,

I hope that by the grace of Allah you will be fine.
I am delighted to hear about the publication of your magazine,'Maryam'.
It is indeed a difficult task and your majlis-e-Aamla and your publishing team deserve to be congratulated.

May Allah accept your sincere efforts and may this magazine become a source of enhancement in knowledge and faith of all the lajna members, Ameen.

I would like to convey through your magazine that; firstly always consider yourself in need of acquiring knowledge. Knowledge is a wealth. Your mind is a blessing; use it positively for things that are beneficial to you as well as others and shun thoughts which are detrimental. The best book in the world is the Qur'an. It is a treasure of knowledge. Not only does it trains you but also gives you courage.
As the promised Messiah said, 'The Quran is a bag of gems. Hence pick these gems and make them a part of your life'.

Secondly as you look after your physical health and beauty, similarly look after your spiritual health. Humans are a compound of both these and looking after one and paying less attention to the other will lead to an unbalanced personality. We look after our hair, nails, feet etc.similarly we should see to it that our hearts are not filled with pride and ill feelings. Look into your hearts and ask yourself,' Do I consider myself pious and virtuous. Have I become indifferent to my needy relations, who look up to me with certain expectations? Learn to control your worldly desires Use your energies for the propagation of the faith. Be courageous for the cause of faith.

You should be proud of being members of Lajna Imaillah, which means that that you are members of the organization that works for the cause of Allah the best use of your time and energies should be in the way of Allah. If you remember Allah, He will remember you too!

I pray that may Allah exalt you in this world as well as the hereafter and may he be pleased with you. And may you always be prepared to sacrifice in the way of Allah's way in accordance with the lajna pledge, Ameen!

Wasalaam

Sincerely,
Najma Ahmad.
In charge Office Lajna Section.

Allah. Your good deeds should be a proof of your claim to ‘Bait’. Your generations to come should determine their future by the good examples set by you. What are these good deeds?
It means that we should fulfil the commandments of Allah and abstain from what has been prohibited. Allah has created us for worship. It is our foremost responsibility to offer ‘Salaat’ on time and in the prescribed manner. Our faith demands that we should recite from the Holy Qur’an daily. Arrangements for this should be made in every Ahmadi household. We should frequently study the spiritual treasures left to us by Hadhrat Massih Maud (as) in the form of his books.

Not only should we practice ourselves, but we should also instruct our children to practice the fundamentals towards which the Khulafa have drawn our attention every now and then, through their sermons and speeches.

Certain evils are prevalent in Europe, which can become a part of our life as a result of even the slightest carelessness. The foremost being our dress. Each Ahmadi woman and girl should dress to guard her modesty. Their outfits should portray their piety and should keep with the traditions of our elders.

Then there are the evils of the media. It is absolutely essential to keep away from them; or else there would be no surety of your and your children’s faith. Always stay away from the worldly glitz and modernism which can take you and your future generations away from religion.
You should direct your children’s interests and the best way to do this is to enhance their eagerness to listen to their Khalifa.This will fill their hearts with the love of their faith, Inshallah!

There are many amongst you, whose ancestors have sacrificed for Ahmadiyyat.
And today you enjoy the sweet fruit of their sacrifices in the form of spiritual blessings and worldly comforts. Mothers should pay full attention to their children’s upbringing and should be a role model for them. Girls should participate enthusiastically in religious activities. The good examples that you will hence set will be a silent form of Tabligh which will eventually influence the society.

May Allah enable you to fulfil your responsibilities and become an exemplary Ahmadi, Ameen!

Wasalaam

Mirza Masroor Ahmad

(Translation by Nazia Zafar)

Message from our beloved Huzur (atba)

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba)

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وعلی عبده المسیح الموعود

In the Name of Allah, Most Gracious, Ever-Merciful

Dear Lajna and Nasirat members,

Assalam o Alaikom
wa rahmatullahe wa barakaatuhu!

It is a matter of pleasure for me that the Lajna Imaillah Ireland is publishing their magazine, 'Maryam'.
May Allah bless it in every possible way and may it fetch far reaching success, Ameen.
My message for the first issue of 'Maryam' magazine is that all Ahmadi women and girls should understand and realize their responsibilities.
Always maintain your dignity and protect your modesty. Rear your children well, in order to secure your generations to come. These are the two basic issues towards which every Ahmadi mother and daughter should pay attention in their respective roles. Allah has blessed you by making you a member of the Jamaat of the Promised Messiah.
Hadhrat Massih Maud (as) has stated:

''You have witnessed the time prophesised by all the prophets ;and you have seen the Massih Maud,the desire to see whom was expressed by many Prophets.Therefor strengthen your faiths and straighten your paths, chastise your hearts and please your God.'(Arbaeen no 4, Ruhaani Khazaen vol17, Pg 442)

No doubt we are fortunate to be associated with the Massih Maud (as) but is it enough to be just known as an Ahmadi? Certainly not! Huzoor (as) declared Taqwah to be the basic condition to enter his Jamaat. And therefore advised his jumaat that,
'Every morning should bear witness that you spent the night in taqwah and every evening should bear witness that your day was spent in fear of Allah.'
(Kashti-e-Nuh, Ruhaani Khazaen, vol 19, Pg 12)

Hence your biggest responsibility is that your way of life, appearance, interactions and every movement of yours should portray that your heart is filled with the fear of

Quranic Verses

الَّذِينَ يُنفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ

مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ـ (البقرہ ۲۶۳)

"They who spend their wealth for the cause of Allah, then follow not up what they have spent with taunt or injury; for them is their reward with their Lord, and they shall have no fear, nor shall they grieve." *Al-Baqrah 2:263*

Hadith: *Prophecy of the Holy Prophet (pbup)*

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِى بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُمَا اَنَّهَا جَاۤئَتْ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّ اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ

لَا تُوعِى فَيُو عِىَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِى مَا اَسْتَطَعْتِ ـ

"Asma' bint Abu Bakr reported Allah's Messenger as saying, "Do not calculate when spending in the way of Allah, or Allah will give you in the same manner, but spend as much as you can". *Sahih Bukhari Kitabu Zakat*

Writings *of the Promised Messiah (as)*

WEALTH CAN ONLY BE GAINED BY ALLAH'S WILL

"It goes without saying, that you cannot love two things at the same time:
it is not possible for you to love wealth as well as to love Allah. You can love only one of them. Lucky is he who loves Allah. If any of you loves Him and spends his/her wealth in His cause, I am certain that his/her wealth will increase more than that of others, for wealth doesn't come by itself, rather it comes by Allah's will.
Whoever parts with some of his wealth for the sake of Allah, will surely get it back. But he who loves his wealth and doesn't serve in the way of Allah as he should, will surely lose his wealth.
Do not ever imagine that your wealth comes of your own effort, no, it comes from Allah Almighty. And do not ever imagine that you do a favour to Allah or his Appointed One by offering your money or helping in any other way. Rather it is His favour upon you that he calls you to this service."
Majmu'ah Ishtaharat, volume 3, p. 497-498

Maryam

First Edition - 2010

A Magazine by Lajna Imaillah, Women's Auxiliary of Ahmadiyya Movement in Islam

In this Edition

Writings of Promised Messiah

Building of Mosques worldwide

Pearls of Wisdom

Why Ahmadiyya Islam ?

Hijab

Honour Killing of female relatives

Inequalities in the legal System

Islam a religion of Peace and Love

Persecution of Muslim who believe in the Promised Messiah (as)

In response to the Terrorist Attacks

A life sketch of the Promised Messiah (as)

History of Lajna Immailllah Ireland

Visit to Parliament House

Blessings of Pardah

Use of Internet

Upper Respiratory Tract Infection

Scientific Prohecies in the Holy Quran

Quotes & Recipes

Pages for Nasirat ul Ahmadiyya Ireland

Chief Editor: R. Kiran Khan

National President
Lajna Imaillah Ireland
Tayyaba Mashood

Missionary Incharge Ireland
Imam Ibrahim Noonan

Layout, Graphic Design & Coverpage
R. Kiran Khan

Team
Najia Nusrat Malik,
Nida Mannan, Shamifa Zaheer
Nazia Zafar, Sumaira Malik

Special Thanks to:
Masood Arshad Khan *(Germany)*

Contact:

Email: ishaat.lajna@gmail.com
kirankh2@yahoo.de

Maryam

First Edition - 2010

A Magazine by Lajna Imaillah, Women's Auxiliary of Ahmadiyya Movement in Islam

IN THIS EDITION

Writings of Promised Messiah

Building of Mosques worldwide

Pearls of Wisdom

Why Ahmadiyya Islam ?

Hijab

Honour Killing of female relatives

Inequalities in the legal System

Islam a religion of Peace and Love

Presecution of Muslim who believe in the Promised Messiah (as)

In response to the Terrorist Attacks

A life sketch of the Promised Messiah (as)

History of Lajna Immailllah Ireland

Visit to Parliament House

Blessings of Pardah

Use of Internet

Upper Respiratory Tract Infection

Scientific Prohecies in the Holy Quran

Quotes & Recipes

Pages for Nasirat ul Ahmadiyya Ireland

National President
Lajna Imaillah Ireland

Tayyaba Mashood

Murabi Silsila Ireland

Imam Ibrahim Noonan

Editor

R. Kiran Khan

Team

Najia Nusrat Malik,
Nida Mannan, Shamifa Zaheer
Nazia Zafar, Sumaira Malik

Layout, Graphic Design & Coverpage

R. Kiran Khan

Special Thanks to:
Masood Rana (Germany)

Contact:

Email: ishaat.lajna@gmail.com
kirankh2@hotmail.com

Tel.: 00353 21 4875679

Quranic Verses

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ

مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

“They who spend their wealth for the cause of Allah, then follow not up what they have spent with taunt or injury; for them is their reward with their Lord, and they shall have no fear, nor shall they grieve.” *Al-Baqrah 2:263*

Hadith: *Prophecy of the Holy Prophet (pbup)*

عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ ابِىْ بَكْرٍرَضِىَ اللّٰه عَنْهُمَا انَّهَا جَائَتْ اِلَى النَّبِىَّ صَلَّ اللّٰه عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ

لَا تُو عِى فَيُو عِىَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْ ضَخِى مَا اَسْتَطَعْتِ۔

“Asma’ bint Abu Bakr reported Allah’s Messenger as saying, “Do not calculate when spending in the way of Allah, or Allah will give you in the same manner, but spend as much as you can”. *Sahih Bukhari Kitabu Zakat*

Writings *of the Promised Messiah (as)*

WEALTH CAN ONLY BE GAINED BY ALLAH’S WILL

“It goes without saying, that you cannot love two things at the same time:
it is not possible for you to love wealth as well as to love Allah. You can love only one of them. Lucky is he who loves Allah. If any of you loves Him and spends his/her wealth in His cause, I am certain that his/her wealth will increase more than that of others, for wealth doesn’t come by itself, rather it comes by Allah’s will.
Whoever parts with some of his wealth for the sake of Allah, will surely get it back. But he who loves his wealth and doesn’t serve in the way of Allah as he should, will surely lose his wealth.
Do not ever imagine that your wealth comes of your own effort, no, it comes from Allah Almighty. And do not ever imagine that you do a favour to Allah or his Appointed One by offering your money or helping in any other way. Rather it is His favour upon you that he calls you to this service.”
Majmu’ah Ishtaharat, volume 3, p. 497-498

Message from our beloved Huzur (atba)

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

In the Name of Allah, Most Gracious, Ever-Merciful

Dear Lajna and Nasirat members,

Assalam o Alaikom
wa rahmatullahe wa barakaatuhu!

It is a matter of pleasure for me that the Lajna Imaillah Ireland is publishing their magazine, 'Maryam'.
May Allah bless it in every possible way and may it fetch far reaching success, Ameen.
My message for the first issue of 'Maryam' magazine is that all Ahmadi women and girls should understand and realize their responsibilities.
Always maintain your dignity and protect your modesty. Rear your children well, in order to secure your generations to come. These are the two basic issues towards which every Ahmadi mother and daughter should pay attention in their respective roles. Allah has blessed you by making you a member of the jamaat of the Promised Messiah.
Hazrat Massih Maoud (as) has stated:

''You have witnessed the time prophesised by all the prophets ;and you have seen the Masih Maud,the desire to see whom was expressed by many Prophets.Therefor strengthen your faiths and straighten your paths, chastise your hearts and please your God.'(Arbaeen no 4, Ruhaani Khazaen vol17, Pg 442)

No doubt we are fortunate to be associated with the Massih Maud (as) but is it enough to be just known as an Ahmadi? Certainly not! Huzoor (as) declared Taqwah to be the basic condition to enter his jumaat. And therefore advised his jumaat that,
'Every morning should bear witness that you spent the night in taqwah and every evening should bear witness that your day was spent in fear of Allah.'(Kashti-e-Nuh, Ruhaani Khazaen, vol 19, Pg 12)

Hence your biggest responsibility is that your way of life, appearance, interactions and every movement of yours should portray that your heart is filled with the fear of

Allah.Your good deeds should be a proof of your claim to bait. Your generations to come should determine their future by the good examples set by you. What are these good deeds?
It means that we should fulfil the commandments of Allah and abstain from what has been prohibited. Allah has created us for worship. It is our foremost responsibility to offer salaat on time and in the prescribed manner. Our faith demands that we should recite from the Holy Qur'an daily. Arrangements for this should be made in every Ahmadi household. We should frequently study the spiritual treasures left to us by Hazrat Massih Maoud (as) in the form of his books.

Not only should we practice ourselves, but we should also instruct our children to practice the fundamentals towards which the Khulafaa have drawn our attention every now and then, through their sermons and speeches.

Certain evils are prevalent in Europe, which can become a part of our life as a result of even the slightest carelessness. The foremost being our dress. Each Ahmadi woman and girl should dress to guard her modesty. Their outfits should portray their piety and should keep with the traditions of our elders. Then there are the evils of the media.

It is absolutely essential to keep away from them; or else there would be no surety of your and your children's faith. Always stay away from the worldly glitz and modernism which can take you and your future generations away from religion.
You should direct your children's interests and the best way to do this is to enhance their eagerness to listen to their Khalifa.This will fill their hearts with the love of their faith, Inshallah!

There are many amongst you, whose ancestors have sacrificed for Ahmadiyyat.And today you enjoy the sweet fruit of their sacrifices in the form of spiritual blessings and worldly comforts. Mothers should pay full attention to their children's upbringing and should be a role model for them. Girls should participate enthusiastically in religious activities. The good examples that you will hence set will be a silent form of Tabligh which will eventually influence the society.

May Allah enable you to fulfil your responsibilities and become an exemplary Ahmadi, Ameen!

Wasalaam

Mirza Masroor Ahmad

(Translation by Nazia Zafar)

Message from Private Sec. Lajna Section UK

In the Name of Allah, Most Gracious, Ever-Merciful

My Dear Sister Tayyaba Mashood,

I hope that by the grace of Allah you will be fine.
I am delighted to hear about the publication of your magazine,'Maryam'.
It is indeed a difficult task and your majlis-e-Aamla and your publishing team deserve to be congratulated.

May Allah accept your sincere efforts and may this magazine become a source of enhancement in knowledge and faith of all the lajna members, Ameen.

I would like to convey through your magazine that; firstly always consider yourself in need of acquiring knowledge. Knowledge is a wealth. Your mind is a blessing; use it positively for things that are beneficial to you as well as others and shun thoughts which are detrimental. The best book in the world is the Qur'an. It is a treasure of knowledge. Not only does it trains you but also gives you courage.
As the promised Messiah said, 'The Quran is a bag of gems. Hence pick these gems and make them a part of your life'.

Secondly as you look after your physical health and beauty, similarly look after your spiritual health. Humans are a compound of both these and looking after one and paying less attention to the other will lead to an unbalanced personality. We look after our hair, nails, feet etc.similarly we should see to it that our hearts are not filled with pride and ill feelings. Look into your hearts and ask yourself,' Do I consider myself pious and virtuous. Have I become indifferent to my needy relations, who look up to me with certain expectations? Learn to control your worldly desires Use your energies for the propagation of the faith. Be courageous for the cause of faith.

You should be proud of being members of lajnaImaillah, which means that that you are members of the organization that works for the cause of Allah the best use of your time and energies should be in the way of Allah. If you remember Allah, He will remember you too!

I pray that may Allah exalt you in this world as well as the hereafter and may he be pleased with you. And may you always be prepared to sacrifice in the way of Allah's way in accordance with the lajna pledge, Ameen!

Wasalaam

Sincerely,
Najma Ahmad.
In charge Office Lajna Section.

Message from Sadar Lajna Imaillah Ireland

Ahmadiyya Muslim Association
Lajna Imaillah Ireland

Dear members of Lajna Imailah and Nasirat,

With the blessings of Allah, we are publishing the first ever Magazine for Lajna Imailah Ireland and Nasirat. Our beloved huzur has named this magazine "Maryam".

The real purpose of publishing this magazine is to educate our sisters and daughters according to the real Islamic teachings and also to enhance their writing abilities.

May Allah enable our sisters and daughters to enhance their writing abilities so that in the future these daughters would be able to continue the "kalami jihad" which Hadhrat Messiah Maud (as) commenced over a hundred years ago.

In this day of time, jihad with sword is not effective at all. We need to educate people through our writings. Nowadays, in Europe, there is a campaign about purdah.

We can reply back to those attacks through our writings.
May Allah enable us all to answer back to those campaigns, Ameen.

I request the reader s of this magazine to pray that, May Allah help us all to take part and write something in this magazine to make it a great success. Also, May we get more and more great pieces of writings for our magazine in the future as well, InshAllah.

In the end, I would like to request everyone to please pray for Mrs. Kiran Khan, without whom it was impossible to publish this magazine as she put in a lot of time and effort to make this magazine a great success.

Wsalaam,
Tayyaba Mashood
President of Lajna Imaillah Ireland

To the readers of Maryam Magazine

In the Name of Allah, Most Gracious, Ever-Merciful

Dear readers,
Asalam o Alaikum wa rehmatullah wa barakatuhu,

Herewith we are presenting the first edition of Maryam magazine.
It is bilingual i.e. in English and Urdu for the readers of both languages and hope they will enjoy it being a new addition in the service of the community at large, in-shallah.
This is our first effort and therefore we hope that you will appreciate its appearance and will not feel any
hesitation to offer your feeling and views to improve it. At the same time, we expect full cooperation from all our readers in the form of writing articles, essays, stories, etc., as it is OUR magazine.
I want to share with the readers about the name of our magazine because it carries some weight.
When we received approval from Hazur-i-Aqdas Hazrat Khalitat-ul-Masih V (atba) for the magazine, I was very happy and therefore, started thinking about its name.
I prayed to Allah Almighty to get his help in selecting its name. Suddenly I got the only name " Maryam" in my mind.
I talked to Missionary Ibrahim's wife, and told her about my suggestion. She started telling how amazing it is, as the first mosque of Ireland which is inhsallah going to be built in the near future has received its name as "Maryam" from our beloved Huzur-e-Aqdas (atba). Really, It could not happen, I believe, without Allah's blessing, Alhamdolillah. It seems as if this name has some special meaning in the success of our Ireland Jamaat.
I am thankful to all the members of Lajna and Nasirat who have participated in making this magazine a reality.

My special thanks go to Shameefa Zaheer , Najia Nusrat Malik and Nida Mannan for their support to make this magazine a success, Jazahumullah.

Please remember all the members of Editorial staff of Maryam Magazine and Lajna members in your prayers.

R. Kiran Khan
Editor Maryam

Sacrifice

When a man passes through trials and tribulations and he does so with patience, because God says that he should do so, then these trials and tribulations make him join the ranks of the angels. The Prophets are very dear to God because they pass through greatest of trials and tribulations and these trials and tribulations take them nearer to Him.

Hazrat Imam Hussain, peace be on him, as well as the Companions of the Holy Prophet, sallallaho alaihi wa sallam, had to pass through great tests. If a man sits down to take dainty dishes and he turns the beads of the rosary, he should not expect to meet God. The rosary of the Companions of the Holy Prophet, sallallaho alaihi wa sallam, was the sword.

If now a days somebody is sent somewhere on a preaching assignment, he starts saying within the span of ten days, that there is none to look after his home (and therefore he would like to go back). If we look at the lives of the Companions of the Holy Prophet, we would find that they had, as if, decided from the very beginning that they would not mind even if they had to sacrifice their lives. They had accepted it as a fact of their life, that they would sacrifice their lives for the sake of God.

The Companions would go to the battlefield and some of them would lay down their lives there while others would come back alive. The relatives of those who had laid down their lives on the battlefield would express great joy for, they, the Martyrs, had sacrificed their lives for the sake of God.

On the other hand, those who would return alive, would continue waiting for the opportunity of laying down their lives for the sake of God; they always felt that perhaps they were not good enough to have the opportunity of becoming a martyr. They would continue making up their mind - and strengthening themselves in this determination of theirs - that one day they would give their life for the sake of God. God says:

"Nay We hurl the truth and falsehood, and it breaks its head, and lo, it perishes. And woe be to you for that which you ascribe to God." (21:19)

In this Age, the people who are most sincere, steadfast and Muttaqi are the people of this Jamaat of mine but even among them there are a lot of people who are the worms of this world (too much engrossed in the worldly affairs). A poetical verse says: You want the communion of God and you also want this mean world. Let me tell you, this is utterly impossible and it is nothing less than madness.

Nobody knows when he would be called upon to surrender his life. That being the case one should not be unmindful of the fact of his mortality and he should not give preference to the worldly affairs over his religion.

Do not depend on your life. You should not think that you are secure against the devastation of the Time. *(Malfoozat Vol. 9, pg. 406)*

Building of Mosques worldwide
an Ahmadiyya priority

(A speech delivered by Dr. Nasim Rehmatullah at Jalsa Salana USA June 2001)

If you review the history of Islam you would note that great emphasis on the building of mosques has been laid from the very beginning of Islam.
Broadly speaking, there are three fundamental reasons for this.

1. A mosque facilitates and promotes worship of Allah and therefore fosters a personal bond of love and devotion between man and his God.
2. A mosque is essentially a first step towards fostering unity and brotherhood amongst people and consequently, a powerful force in our endeavors to unite mankind.
3. A mosque provides an effective tool for inviting people to Allah and is conducive to the propagation and progress of Islam.

Ahmadiyyat is the Renaissance of Islam and it was therefore all the more important that we carry on this process of building of mosques worldwide with even greater speed and devotion for our own benefit and benefit of mankind. The Holy Prophet (peace be upon him) said:
"... The whole Earth has been made a mosque and pure for me...." (Bukhari).

That is why the Promised Messiah emphasized, *"The foundation stone of the Renaissance of Islam and a superior world order have been laid. Now mosques will be built and people will enter therein, and join the divine movement in droves".* *(Noor Ul Haq Vol 2, p. 42).*

Holy Quran

If you read the Holy Quran: *"And I have not created the Jinn and the men but that they may worship Me". (51:57).*

If you consider this verse of the Holy Quran, we learn that the purpose of man's creation is to establish the worship of God.
Therefore, the places most adorable and lovable to Allah are those that are supportive and helpful in achieving this purpose -namely the mosque or Masjid. Masjid meaning any place where you do 'sajda' (prostration) before God Almighty.
The forehead touching the ground as practiced in Salat.
Allah says in the Holy Quran:
"Surely, the first house founded for mankind is that at Becca (Mecca), abounding in blessings and guidance for peoples". (3:97)

Mosques are the retainers and containers of divine grace and blessings. That is why there is a great emphasis on the importance of building mosques in great numbers.

Again if you look at early history of man after the construction of Baitullah, hundreds and thousands of houses of worship were built till the time of the Holy Prophet (pbuh) who was the most true and the greatest worshiper of Allah.
It is a pity that his own people did not permit him to build a mosque during his stay in Mecca. As the Holy Prophet (pbuh) migrated to Medina, he stayed for a short time in Quba, a suburb of Medina (three miles north of the city).
Here was built the first mosque in Islam by the Prophet (pbuh) and his companions. It is called Masjid-E-Quba or Masjid-E-Taqwa (Mosque of Piety).
In Surah Tauba we read:
"A mosque that was founded upon piety from the first day, is surely more worthy that thou should stand therein to lead the prayer service".
Some scholars believe that this verse is related to the building of this mosque.
When the second mosque at Medina Masjid-e-Nabwee was completed, the Holy Prophet is quoted to have said:
"I am the last Prophet and this Mosque of mine is the last Mosque." (Muslim)
Muslims all over the world have built millions of mosques.
As long as these mosques are built with Taqwa and solelyfor the worship of Allah and Muslims turn their faces to Baitullah in their prayers, they are all part of the last mosque built by the Holy Prophet (pbuh).

We Ahmadies are the followers of the Grand Prophet Muhammad (pbuh) and his Messiah and in these latter days, the building and maintenance of mosques is our prime responsibility as Allah says in the Holy Quran.
"He alone can maintain the Mosques of Allah who believes in Allah, and the last day, and observes prayer and pays the Zakat and fears none but Allah; so these it is who may be rightly guided." (9:18)
These are people who may reach the goal.

The Holy Prophet (pbuh)
on the importance of mosques

In addition to Hadith that I have already narrated, there are several more Ahadith that reflect on the importance of mosques.
1. O ye people, praise Allah. Whoever builds a mosque for Allah, Allah, The Exalted, shall build a house for such a one in paradise.
2. To Allah, the most adored places are the mosques and the most undesirable places are market places.
3. Mosques are the houses of Allah and those believers who enter therein are the guests of Allah.
4. Those who visit the mosques in darkness convey to them the good news that Allah shall bestow upon them from Himself perfect light on the day of judgment.
5. For him who makes his ablutions at home and then walks to one of the houses of Allah to discharge his obligations imposed on him by Allah, one single step of his towards the mosque wipes out a sin and next step raises his status.
6. Whenever anyone of you enters a mosque let him pray that "O Allah open up for me the doors of Thy Mercy"; and whenever anyone from among you leaves a mosque, let him pray" O Allah, I seek from Thee

Thy blessings".

All these Ahadith amplify the importance of mosques in our lives. In helping us reform ourselves and our souls by purifying us, by bringing Muslims together and fostering brotherhood and unity. To be recipients of the blessings as noted in these Ahadith, it is incumbent that we give top priority to the building and maintenance of mosques.

During the period of Khilafat-e-Rashidah, wherever the sahaba/companions took the message of Islam, they erected mosques and filled the known world with houses of God and the Unity of God was proclaimed everywhere.

The Promised Messiah as)
on the importance of Mosques

The Promised Messiah (as) said:

"If you want Islam to progress build a mosque. Wherever our Jamaat is established, a mosque should be built. Our Jama'ats progress is founded on the construction of mosques.

If there are only a few Muslims in a village or a city, build a mosque with good intentions and God will bring more Muslims to that place. . It is not mandatory that the mosque be embellished or be a brick building. Wall off a piece of land and build a room with a thatched roof..."
(Malfoozat Vol 2, p. 42)

On laying the foundation of Mubarak Mosque in Qadian in 1883, the Promised Messiah received the revelation:

"This is a blessed mosque to impart blessings. Every blessed work will be done in it." (Braheen-i-Ahmadiyya Vol. 4, p. 559)

The Khulafa

Through the years since then, Jamaat Ahmadiyya has continued the building of mosques under the guidance of the Khulafa.

In his Friday Sermon March 19, 1999, Hazrat Khalifatul Massih IV said:

"Among the guidelines I had issued to the Jama'ats, the most significant advice was that they should start building houses of God and build them in great numbers. Since it is God's work to fill these mosques, He will bring people to these mosques.... Our efforts should not be limited to building of central and big mosques. In fact, every community where there are a few Ahmadis we should look into building small mosques....".

In 1968, **Hazrat Khalifatul Massih III** gave a series of sermons elaborating on 23 great reasons for the building of Baitullah. He said: *"In the building of Baitullah as the First House of God, we are instructed to build houses on the same model and purity at every place so as to provide mankind the same benefits as contained in the verse "Mubarakaon wa hodal lilaalameen " (abounding in blessings and a guidance for all mankind). In the next 20-25 years people will be entering Islam in great numbers and you will need to prepare now by building mosques to provide for these people consistent with these verses of the Holy Qurán."*

Hazrat Khalifatul Massih II

Hazoor (rh) said:

"May mosques be constructed from one end of the world to the other and may Azan be heard from every mosque. Wherever the sun may rise, it may see that the holy name of God is being raised there. My desire is that there should be a mosque at every place in the world".

What we see in Jamaat Ahmadiyya today

is the zeal to send missionaries worldwide and to build mosques worldwide. This is an offshoot of Tehrik-i-Jadid, a plan launched by Hazrat Khalifatul Massih II in 1934. Huzoor described Tehrik-i-Jadid as a stepping stone to the establishment of the new world order.

"We need manpower to reach the entire world population. We need money to attain this noble goa1. We need determination and steadfastness to accomplish this great task. We need desperate prayers to attain this purpose which could attract God's special favors. A composition of all these things is known as Tehrik-i-Jadid" (Alfazal Vol. 30, No. 280).

..."All demands of Tehrik-i-Jadid have been introduced for the reason that you could become manifestation of Allah's attributes." (Alfazl Vol. 15, No. 283)

Facts and Figures

Exclusive of Pakistan, we have over 10 thousand mosques all over the world; Asia: 815; Australia and Pacific Islands: 17; Europe: 54; North America, Central America and South America: 59; Africa: over 9000; the total comes to over 10,000.

India: 1030; Indonesia: 310; Rabwah: 50 and Qadian: 5.

Brief History Of Mosques

1922: Building in the heart of the city of Chicago, Wabash Mosque, was acquired. The money for this was donated by Ahmadis in India ($3000).

October 23, 1926: Fazal Mosque in London was inaugurated. Majority of the money was contributed by Lajna Imaillah (95,000 RS).

April 6, 1950: The American Fazal Mosque was purchased ($42,000).

1952: Fazl Umar Mosque in Dayton, Ohio was the first Muslim House of Prayer in the USA. Erected from ground up by Jamaat Ahmadiyya.

June 22, 1963: Mahmud Mosque Zurich, Switzerland.

1959: Fazl Umar Mosque; Hamburg, Germany.

July 21, 1967: Nusrat Jehan Mosque, Copenhagen, Denmark.

September 10, 1982: Basharat Mosque, Pedroabad, Spain (first mosque in 700 years).

August 19, 1983: Baitul Huda Mosque, Sydney (first mosque in Australia).

July 3, 1989: Baitul Awal, Guatemala

JuIy 7, 1989: Baitul Hameed Mosque, Los Angeles, CA USA

October 16, 1992: Baitul Islam Mosque, Toronto, Canada (largest mosque in the west)

October 14, 1994: Baitul Rahman Mosque, Silver Spring, MD USA

Other mosques in Qadian (total of 5), the Aqsa Mosque built *in 1876 by* Hazrat Mirza Ghulam Murtaza, father of the Promised Messiah (a.s.). The mosque was extended several times over the years. A lofty minaret was built in 1903 in the mosque's courtyard called Minaratul-Masih.

The Noor Mosque was built under Khalifatul Massih I) on April 23, 1910.

After moving to Rabwah, Pakistan in 1947, the first mosque built by Khalifatul Massih II was the Yadgari Mosque, a mosque to remember, a symbol of our migration from Qadian to Pakistan. Thereafter, several mosques (total of 50) have been built including the Mubarak Mosque, Lateef Mosque and the Aqsa Mosque.

Future Plans

Although all the Khulafa emphasized the

importance of building of mosques, the pace of building mosques increased after 1982 consistent with the expansion of the Jamaat.

In his Friday Sermon May 14, 1989, Huzoor said: *"I wish Germany would be the first European country in Jamaat Ahmadiyya to be bestowed with the ability to build 100 mosques."*

In addition, in the African continent, at Huzoor's direction, a scheme of building hundred mosques per country has begun in the following African countries, Ghana, Nigeria, Liberia, Ivory Coast, Gambia, Borgina Faso, Senegal, Guinea Bassau, Benin, Togo, Niger, Congo, Kenya, Tanzania and Uganda. Renovation of existing mosques has also begun.

Coming to the USA, as I said earlier, the first house of Allah ever built/acquired in the USA was by Jamaat Ahmadiyya in 1922 (the Wabash Mosque). Since then, we have added over 40 more. About 30 were added from 1982 through today.

It was in 1983 that Hazrat Khalifatul Massih IV called on the USA Jamaat to collect 2.5 million dollars outside the regular budget for the establishment of 5 centers (mosques and mission houses) for the propagation of Islam and service to humanity. By Allah's Grace, the Jamaat's response was splendid. We had only 7 mosques and mission houses in 1982, but under Huzoor's new directive, we have been able to build/acquire over 30 more mosques and mission houses and funds collected exceed the target many times over.

The biggest new addition is the Baitur Rahman Mosque which was inaugurated on October 14, 1994 by Hazrat Khalifatul Massih IV. The cost was over 4 million dollars. It may be mentioned here that one of the greatest achievements of the Late Maulana Sheikh Mubarik Ahmad was to build mosques and mission houses in Africa, U.K. and USA where he served as the Jamaat Amir. He would give building of mosques a priority and in his unique way, also was able to collect funds for it. May Allah bless him and grant him a place amongst His chosen ones.

Today our pace in building mosques in the USA has increased tremendously under the guidance and direction of Amir Sahib, USA.

Almost every Jamaat in the USA is working towards it.

1. Building mosques is our priority because the Holy Qurán says so.

" You are the best people raised for the good of mankind". (3:111)

There is nothing better than inviting people to Allah and establishing His Worship

2. Building mosques is our priority because the Holy Prophet (pbuh) said so.

"To Allah the most adored places are the mosques....".

3. Building mosques is our priority because the Promised Messiah (as) said so.

"Our Jamaat's progress is dependent on the building of mosques."

4. Building mosques is our priority because the Khulafa said so.

"Start building mosques and build them in great numbers since it is God's work to fill these mosques, He will bring people to these mosques." (Khalifatul Massih IV)

We will continue to build mosques to see the victory of Islam and the unity of mankind. *"That He may cause it to prevail over all other religions" (48.29)*

Today, Jamaat Ahmadiyya has spread over

the globe in over 170 countries and is 50 million strong (2003 statistics).

Following the footsteps of Kaaba and the Prophet's Mosque, Jamaat Ahmadiyya is busy in constructing mosques all over the world. Our motto is: *"Mosques will be constructed on the model of The Prophet's Mosque and make every land the land of Hedjaz."*

Churches in *Muslim Countries*

Why do they not allow churches to be built in Muslim countries when we allow mosques to built in the UK?

There are many Churches in present day Muslim countries eg Egypt, Syria, Turkey, Pakistan, and Indonesia. This is in line with the freedom of religion given in Islam.

However it is right to note that some countries have gone against this Islamic injunction and prohibited collective worship by non-Muslims. This is wrong and completely unacceptable. Never did the Prophet Muhammad(saw) forbid the building of a church, nor did he order the demolition of a church. In fact the Qur'an mentions that we Muslims are to defend Churches, and synagogues if they are attacked,Those who have been driven out from their homes unjustly only because they said, 'Our Lord is Allah' – And if Allah did not repel some men by means of others, there would surely have been pulled down cloisters and churches and synagogues and mosques, wherein the name of Allah is oft-commemorated. And Allah will surely help one who helps Him. Allah is indeed Powerful, Mighty. (Holy Qur'an, Ch.22:V.41)

The Faith of *Hadhrat Muhammad (saw)*

I let my fancy fly in all directions,
But I did not find a faith like the faith of Muhammad (saw[1]).
There is no religion which shows the signs of truth; This fruit I tasted only in the garden of Muhammad(saw).
I tested Islam myself – It is light upon light; Wake up, I have infonned you in time.
No one came for a trial, even though
I challenged every opponent to compete.
Come, O ye people! Herein you will find the light of God;
Lo! I have told you the way of satisfaction.
Today those lights are surging in this humble one;
I have coloured my heart with every hue of those lights.
Ever since I received that light from the light of the Prophet (saw),
I have joined myself with the True One.
Countless blessings and peace be upon Mustafa(saw);
Allah is my witness: from Him I received this light.
My soul is forever wedded to the soul of Muhammad(saw);
I have filled my heart to the brim with this elixir.
I swear by your countenance, O my dear Ahmad (saw);
For your sake alone, have I taken up all this burden.
O my Beloved! I swear by Your Uniqueness;
I have forgotten all about myself in Your love.

(Urdu poem by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani (as) A'ina-e-Kamalat-e-Islam, Ruhani Khaz'ain, Vol. 5, pp.224-225)

1 peace be upon him

Pearls of Wisdom

The Holy Qur'an

Allāh has promised to those among you who believe and do good works that He will surely make them Successors in the earth, as He made Successors from among those who were before them; and that He will surely establish for them their religion which He has chosen for them; and that He will surely give them in exchange security and peace after their fear:
They will worship Me, and they will not associate anything with Me.
Then whoso is ungrateful after that, they will be the rebellious.
(Chapter 24 - Al-Nur Verse 56)

Sayings of the Holy Prophet Muhammed (pbuh)

Hadhrat Huzaifara relates that the Holy Prophet (pbuh) said that the Prophet-hood shall be with you as long as Allāh wills and He will take it away. Then there shall be Khilāfat on the path of Prophethood and it shall remain with you as long as Allāh wills and then He shall take it away.

Then there shall be a biting rule and it shall be with you as long as Allāh wills and then He will take it away. Then there shall be a brutal rule and it shall remain with you as long as Allāh wills and then He shall take it away. Then there shall be Khilāfat on the path of Prophet-hood. Then the Holy Prophet sa kept silent.
(Musnad Ahmad bin Hanbal)

Writings of the Promised Messiah (as) - Sultan-ul-Qalam (King of the Pen)

This is the Way of God. And ever since He created man on earth He has always been demonstrating this Divine practice. He helps His Prophets as and Messengersas and grants them successand predominance, as He says:

Allāh has decreed: Most surely I will prevail, I and My Messengers. Verily, Allāh is Powerful, Mighty." (58:22)

And by predominance is meant that as Messengers as and Prophet (pbuh) desire that God's Hujjat *(Literally Argument. Here it means Will, Purpose of God.)* is established in the world and no one is able to oppose it, so, in turn, does God demonstrate with powerful signs their truthfulness as well as the truth they wish to spread in the world.
He lets them sow the seed of it [the truth], but He does not let it come to full fruition at their hands.
Rather He causes them to die at such time as apparently forebodes a kind of failure and thereby provides an opportunity for the opponents to laugh at, ridicule, taunt, and reproach the Prophets as.

And after they have had their fill of ridicule and reproach, He reveals yet another dimension of His Might and creates such means by which the objectives which had

to some extent remained incomplete are fully realized.

Thus He manifests two kinds of Power.

(1) First He shows the Hand of His Power at the hands of His Prophets as themselves.

(2) Second, when with the death of a Prophetas, difficulties and problems arise and the enemy feels stronger and thinks that things are in disarray and is convinced that now this Jama'at will become extinct and even members of the Jama'at, too, are in a quandary and their backs are broken, and some of the unfortunate ones choose paths that lead to apostasy, then it is that God for the second time shows His Mighty Power and supports and takes care of the shaken Jama'at.

Thus one who remains steadfast till the end witnesses this miracle of God. This is what happened at the time of Hadrat Abu Bakr Siddiqra, when the demise of the Holy Prophetsa was considered untimely and many an ignorant Bedouin turned apostate.

So dear friends! since it is the *Sunnatullah*[1], from time immemorial, that God Almighty shows two Manifestations so that the two false joys of the opponents be put to an end, it is not possible now that God should relinquish His *Sunnah* of old.

So do not grieve over what I have said to you; nor should your hearts be distressed. For it is essential for you to witness the second Manifestation also, and its Coming is better for you because it is everlasting the continuity of which will not end till the Day of Judgement.

And that second Manifestation cannot come unless I depart. But when I depart, God will send that second Manifestation for you which shall always stay with you just as promised by God in Brahin-e-Ahmadiyya16. And this promise is not for my person. Rather the promise is with reference to you, as God [addressing me] says: I shall make this Jama'at who are your followers, prevail over others till the Day of Judgment.

Thus it is inevitable that you see the day of my departure, so that after that day the day comes which is the day of ever-lasting promise.

Our God is He Who keeps His promise and is Faithful and is the Truthful God. He shall show you all that He has promised.

Though these days are the last days of this world and there are many a disaster waiting to happen, yet it is necessary that this world continues to exist until all those things about which God has prophesied come to pass.

I came from God as a Manifestation of Divine Providence and I am a personification of His Power. And after I am gone there will be some other persons who will be the manifestation of the second Power [of God].

So, while waiting for the second Manifestation of His Power, you all together keep yourselves busy praying. And let a Jama'at of righteous people, one and all, in every country keep themselves busy in prayers so that the second Manifestation may descend from the Heaven and show you that your God is such Mighty God. Consider your death to be close at hand for you never know when that hour will strike. (The Will - Al-Wassīyat pg. 5-7)

by Alia Javed

1 Practice, Way, Law, of God.

Conditions of Initiation (Bai'at)

in Ahmadiyya Muslim Community

By Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian
The Promised Messiah and Mahdi (peace be upon him)

The initiate shall solemnly promise:

I That he/she shall abstain from Shirk (association of any partner with God) right up to the day of his/her death.

II That he/she shall keep away from falsehood, fornication, adultery, trespasses of the eye, debauchery, dissipation, cruelty, dishonesty, mischief and rebellion; and will not permit himself/herself to be carried away by passions, however strong they might be.

III That he/she shall regularly offer the five daily prayers in accordance with the commandments of God and the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); and shall try his/her best to be regular in offering the Tahajud (pre-dawn supererogatory prayers) and invoking Darood (blessings) on the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him); that he/she shall make it his/her daily routine to ask forgiveness for his/her sins, to remember the bounties of God and to praise and glorify Him.

IV That under the impulse of any passions, he/she shall cause no harm whatsoever to the creatures of Allah in general, and Muslims in particular, neither by his/her tongue nor by his/her hands nor by any other means.

V That he/she shall remain faithful to God in all circumstances of life, in sorrow and happiness, adversity and prosperity, in felicity and trial; and shall in all conditions remain resigned to the decree of Allah and keep himself/herself ready to face all kinds of indignities and sufferings in His way and shall never turn away from it at the onslaught of any misfortune; on the contrary, he/she shall march forward.

VI That he/she shall refrain from following un-islamic customs and lustful inclinations, and shall completely submit himself/herself to the authority of the Holy Quran; and shall make the Word of God and the Sayings of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) the guiding principle in every walk of his/her life.

VII That he/she shall entirely give up pride and vanity and shall pass all his/her life in humbleness, cheerfulness, forbearance and meekness.

VIII That he/she shall hold faith, the honor of faith, and the cause of Islam dearer to him/her than his/her life, wealth, honor, children and all other dear ones.

IX That he/she shall keep himself/herself occupied in the service of God's creatures for His sake only; and shall endeavor to benefit mankind to the best of his/her God-given abilities and powers.

X That he/she shall enter into a bond of brotherhood with this humble servant of God, pledging obedience to me in everything good, for the sake of Allah, and remain faithful to it till the day of his/her death; that he/she shall exert such a high devotion in the observance of this bond as is not to be found in any other worldly relationship and connections demanding devoted dutifulness.

(Translated from Ishtehar Takmeel-e-Tabligh, January 12, 1889)

Why Ahmadiyya Islam ?

My first introduction to Islam was when I was a student of economics in Cologne, Germany. I rented a room in the turkish quarter of the city and on Fridays I could hear the Azaan. The devotion and discipline of my muslim neighbours really made me curious.

A few years later I lived in Hong Kong, possibly one of the worlds most crowded places, and I was always amazed every Friday lunchtime at the quiet, steady walk of muslim men in white as they quietly walked towards the Mosques to pray. So one day I went to a Mosque and spoke with an Imam who gave me a Koran to read. That was the start of my love of Islam.

Living back in Ireland I have met many Muslims while working in the property sector. I began to see how important family life and prayer was to them.

One day I was blessed with a particularly sincere and upright Muslim client looking for a property. After sorting out a new house for his family who were relocating to Dublin, he then invited me for a cup of tea at his home to meet his wife and children.

While that was my first introduction to Ahmadiyaa Islam, without knowing it, it was also a cup of tea that would change my life. Over the next few years and during a busy working life, I loved calling in to chat with this family. The manners, friendliness and simplicity of their children really confirmed for me that Islam is a vibrant, energetic religion, compatible with modern family life. The generosity and kindness of this family was very refreshing, and the more I asked them about Ahmadiyaa Islam, the more their answers gained my respect.

Now the more I meet with Ahmadiyaa Muslims the more I am impressed with their unwavering conviction that Allah Almighty has plans for us all. To me, the beauty of Ahmadiyaa is in its simplicity. It is not complicated, it is not steeped in rituals, or ancient traditions. It is clear and simple. Remember Allah in everything you do, accept Allahs Will, and do not forget that this Merciful God will some day call us to account for our actions.

To be an Ahmadi Muslim, the focus is on God, to worship Him alone. This puts everything else in life into its proper place. By worshipping God alone, we realize that the busy lifestyles we lead are not so important, we realize that the many worldly things we see and strive for are not so important, indeed everything around us is transient and insignificant in comparison to the constancy of God. As an Ahmadi Muslim life becomes more simple, less stressful and therefore peaceful. Belief in the Khalimah and in the motto Love For All, Hatred For None, these are the tools to a peaceful and happy life. To me Ahmadi Islam is not just religion but it is life.

by Emma Ijaz

(Irish convert to Ahmadiyyat true Islam)

Hijab

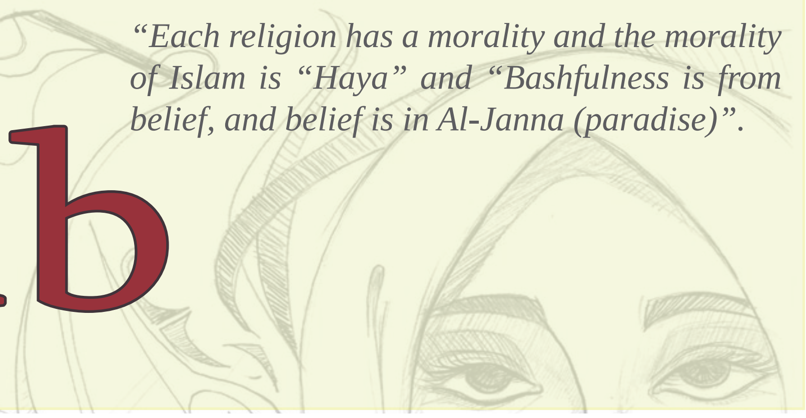

"Each religion has a morality and the morality of Islam is "Haya" and "Bashfulness is from belief, and belief is in Al-Janna (paradise)".

Some muslim sisters do not understand why Pardah (hijab) is so important. To me, the obligations of Veil (pardah) are clear, explicit, and detailed one when I look at the Quran and Sunna. We could simply say because Allah talla and his Messenger Hazrat Mohammed s.a.w have said we should observe it.

Allah tallah is the source of everything we have, our existence, our life, our capability, even our goodness. If He ever stopped sustaining us, we would vanish in that instant. If He ever took away what he gives us, we would never have even a speck of it. If we worked for millions of years, we could never repay Him for all that He has given us. And yet He does give it to us, and all He asks in return is that we do our best to obey what He has commanded us.

Our commitment to Allah is to trust that He knows what is best for us and that what he has commanded us to do. We should try to find reasons why his command is right and will be beneficial for us, and we should try to motivate ourselves to obey the command. Surely wearing hijab is a very small thing that you can do for Allah compared to what He does for you!

The Importance of Hijab

An act of obedience. The hijab is an act of obedience to Allah and to his prophet Hazrat Mohammed s.a.w.

Allah says in the Qur'an: *O Prophet! tell thy wives and thy daughters and the women of the believers that they should draw close to them portions of their loose outer coverings. That is nearer that they may thus be distinguished and not molested. And Allah is Most Forgiving, Merciful. (33:60)*

In the above Verse there is an evidence that the recognition of the apparent beauty of a woman is harmful to her. When the cause of attraction ends, the restriction is removed. This is illustrated in the case of elderly women who may have lost every aspect of attraction.

Allah made it permissible for them to lay aside their outer garments and expose their faces and hands reminding, however, that is still better for them to keep their modesty.

The Muslim woman is ordered to veil herself. She must not come before "na mehram" (i.e. those with whom marriage is allowed) without Hijab. She should dress in such a manner that strange men do not get an opportunity to glance at those parts of her body which arouse passion; and thus make her an object of desire. It is the responsibility of a woman to assume such poise and behavior that she does not excite a man's passions.

Even a glance of lust can infatuate a man and a seemingly harmless encounter eventually lead to mischief and
corruption in society, destroying entire families.

Wearing Hijab

I remember very vividly when I decided to cover my head properly at the age of 13 years, I was the only muslim girl in my mixed (boys and girls) school, who was wearing headscarf. It wasn't easy for me to struggle through some critical situations, that were created by some students and teachers.

Sometimes even teachers shouted on me, if I rejected to join swimming classes or to do sports without scarf.
But one thing I had in my mind was, that I am doing it for Allah tallah, so I do not need to care about any criticism. If I am struggling through that pain, or kind of jihaad, I will inshallah benefit it from Allah tallah.
After 2 years I had a dream, that Hazrat Khalifa tul Massih IV, Hazrat Mirza Tahir Ahmad r.a is at my home. He is sitting on a chair in my room.
There are many women standing around him. And introducing themselves. I am standing in one corner, with a big Shawl on me covered. Somebody was like introducing me, but suddenly Hazoor r.a. said, " Stop ! I know her, and her name is "Raazia". I was so surprised to hear, that Hazoor r.a. named me with another name.
However after this dream I realized what a true Momina means. Because if we do not strengthen our faith and do not protect ourselves from the ills of the society then we cannot be called Mominat. (true believers).

My second similar dream about hijab I had, was after my marriage. In that dream I was wearing full Hijab and I felt I am in a complete peace and my soul is feeling joy. After this dream I improved my hijab and started wearing as I have seen it in my dream.

The hijab is Purity

The hijab makes for greater purity for the hearts of believing men and women because it screens against the desire of the heart. Without the hijab, the heart may or may not desire. That is why the heart is more pure when the sight is blocked (by hijab) and thus the prevention of fitna (evil actions is very much manifested).
The hijab cuts off the ill thoughts and the greed of the sick hearts:
'Be not soft in speech, lest he in whose heart is a disease should feel tempted; and speak a decent speech.' (33:33)

The hijab is a Shield

The prophet Hazrat Mohammed s.a.w said: "Allah, Most High, is Heaven, is Ha'yeii (Bashful), Sit'teer (Shielder). He loves Haya' (Bashfulness) and Sitr (Shielding; Covering)."

The hijab is "Taqwah" (Righteousness)

Allah says in the Qur'an: "O children of Adam! We have indeed sent down to you raiment to cover your shame, and to be an elegant dress; but the raiment of righteousness — that is the best. That is one of the Signs of Allah, that they may remember.(7:27)
The widespread forms of dresses in the world today are mostly for show off and hardly taken as a cover and shield of the

woman's body. To the believing women, however the purpose is to safeguard their bodies and cover their private parts as a manifestation of the order of Allah. It is an act of Taqwah (righteousness).

The hijab is Emaan (Belief or Faith)

Allah did not address His words about the hijab except to the believing women, Al-Mo'minat. In many cases in the Qur'an Allah refers to the "the believing women".

Hazrat Aisha r.a , the wife of Hazrat Mohammed s.a.w addressed some women from the tribe of Banu Tameem who came to visit her and had light clothes on them, they were improperly dressed:
"If indeed you are believing women, then truly this is not the dress of the believing women, and if you are not believing women, then enjoy it."

The hijab is Haya' (Bashfulness)

There are two authentic hadith which state: "Each religion has a morality and the morality of Islam is "Haya" and "Bashfulness is from belief, and belief is in Al-Janna (paradise)". The hijab fits the natural bashfulness which is a part of the nature of women.

Hazrat Khalifatul Massih IV, Hazrat Mirza Tahir Ahmad r.a had set clear guidelines for observing hijab/pardah for Ahmadi women in Western countries.
He advised women born and bred in Pakistan who have moved here, to maintain the form of Hijab that they used there, i.e., the burqa, with the face covered. Women who work outside the home may take off their hijab/purdah at work, if necessary, but should wear it at all other times.
Hazoor r.a had defined "minimum Islamic purdah" as wearing a loose fitting outer garment and a head scarf. The face may be uncovered, but without makeup. This is adequate for sisters new to Islam, and may be used by others who are unable to use the complete burqa.
Generally, Islam requires modesty in dress, with arms and legs covered. Clothes should be loose and the curves of the body should not be discernible, especially in public. A newcomer to Islam should not feel insecure about the way she dresses as long as her dress follows the Islamic code of modesty.
The conduct of a Muslim woman is a very important part of observing hijab. Whether at work, or among family and friends, a Muslim woman must conduct herself with great propriety and decorum.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad atba. explains about Pardah at annual Lajna Imaillah Ijtema UK 2006:
"Today society is attacking Islam from all directions; ; today each Ahmadi little girl, each older girl and each woman needs to actively participate in its defense just as the women of earlier times did. Otherwise you will be held accountable over what you did about the task that was entrusted to you and as to your claims and your actions.
Today Islam is being attacked with reference to women. The great issue that is be ing raised these days is that of hijab, scarf or burqa. No matter what lengths men go to in order to explain and clarify why there is pardah (veil) in Islam, no matter how many justifications they present, if

anyone can rightly and correctly respond to this, it is a practicing and pious Ahmadi woman. So, rather than being entangled in any sort of complex, convey this like a courageous Ahmadi woman to your surroundings and your society with your practice and in practical terms and rationale, saying that this Qur'anic commandment is for our respect and is there to restore our esteem and is not an imprisonment.

Why do some women, despite being Ahmadis, suffer from complex or the other?
Someone has informed that a woman said that if my daughter does not wear a scarf or wears jeans and other such clothes, do not say anything to her, she is most decent. How is she decent? She does not befriend boys, she is independent and knows what is good for her and what is not. Well, this is tantamount to damaging the moral training of children.
Today if she does not befriend boys it could happen tomorrow. Today if she is not involved in any bad habit, then taking advantage of the freedom she has, she may get involved in something bad.
If she is independent, knows what is good and bad for her and is independent in the matter that she does not have to observe pardah (veil) according to Islamic teaching then the Community too is free. The administration of the Community is also free. The Khalifa of the day possesses the right, more than the rest, to expel from the Community those who are not going to obey the basic Qur'anic commandment."

He also said:
Certainly an Ahmadi woman, who has a core of goodness in her heart that has so far kept her firm on Ahmadiyyat and who is a personification of sincerity, who has a devotion for faith, who has a connection of love and affection with the Ahmadiyya Khilafat, does not respond like the deaf and the blind when she is advised and counseled providing that she is a true Ahmadi – and this is what is expected of each Ahmadi when she is advised.

You see, in the time of the Holy Prophet (saw) when these ladies took the pledge of allegiance the society was totally free. It had no rule of law and exceeded the present age in vices. There was a lack of education; there were just a handful of people educated to an elementary level. There was no concept of the existence of God, they only knew idols.
They had no idea of an All Seeing, All-Knowing and All-Aware God. However, when they took the pledge of allegiance they brought about a revolution in their lives. Having come out of the darkness of ignorance and having gained knowledge, it was a woman who became the means of spreading the light of knowledge.
Fulfilling all the requisites of pardah (veil), matters of faith were taught to the high and the mighty and this seal of authority was attained from the Holy Prophet(saw) when he said that if you wish to acquire one half of the knowledge of faith, learn it from Ayesha.
History mentions a lady by the name of Hazrat Khaula who set an example in the battlefield. Maintaining the sanctity of her pardah (veil), she displayed great courage and bravery and freed her imprisoned brother from the Roman army. When Madinah was attacked by the disbelievers, the men dug up a ditch and thus protected the town.

The women took the responsibility of the protection of the homes and when the Jews sent one of their men to spy and find out from which direction they could attack, no man came to contend with this spy, but it was a woman who thrashed him, tied him up and threw him out.

When the Muslims retreated in the Battle of Uhud, it was the women who played an exemplary role for the honor of the faith and for the love of the Holy Prophet (saw). They were a model of sincerity.

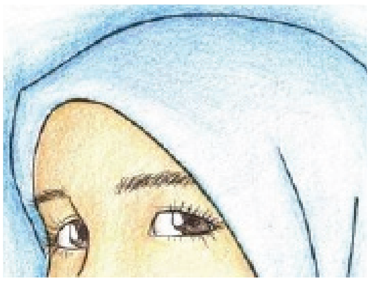

This bravery, courage, knowledge and sincerity was inspired by following the teaching of Islam and by practicing it in their daily lives. Therefore, always remember that if you selflessly adopt the teaching of your faith and try and follow all the commandments of Allah,

and concentrate on the worship of Allah, honor of faith and sincerity will be inculcated in you and you will be free from all sorts of complexes.

If you do not, then having submerged yourself in the razzle-dazzle of this world you will be lost like materialistic people.

So, just as the women of the time of the Holy Prophet (saw) brought about a revolution in themselves in that they became true Muslims, became *muminaat* (believing women), became qanitaat (obedient women), became *ta'ibaat* (women who are pure and chaste), became abidaat (devout women who worship Allah); you too have to follow in their footsteps and in following in their footsteps you will have to adhere to the teaching of Islam.

If you do not adhere to it then you cannot be acknowledged as Muslims. If you do not strengthen your faith and do not protect yourself from the ills of the society then you cannot be called muminaat (believers). If you do not set high examples of obedience then you cannot be called qanitaat and if you do not focus on worship of God at all time, then you cannot be called ta'ibaat and abidaat.

He then said: "Today it is the requisite of each Ahmadi woman's honor that rather than be scared of people in today's society when hatred against Islam is being generated, when mischief is afoot, she declares over and over again that no matter how many restrictions they may place, they cannot take away this beautiful teaching from our hearts, our faces and our practice.

If you people are distancing yourselves from religion, are falling in the pit of destruction, we are not prepared to fall in this hell with you.

Rather we pray that God saves humanity from its bad deeds and their dreadful conclusion. Come and join us and having joined us try and seek Allah's pleasure by adhering to His commandments for therein is inner peace for you and the salvation of your future generations.

I hope that each honorable Ahmadi woman whose heart has ever entertained the slightest doubt about any Divine commandment shall claw it out of her heart and shall join in with the true muslimaat, mominaat, qanitaat, ta'ibaat and abidaat. "

by R. Kiran Khan

Honour Killing
of female relatives
by Muslim men

Recently, a Muslim unmarried lady got pregnant and her brothers killed her believing it to be an "honour killing" to protect the name of the family.

Sadly there is a lot of ignorance in Islam and Muslims do things "in the name of Allah" which has nothing to do with Islam. It is based on custom or ignorance. Unfortunately, these days many Muslims fear man - their relatives, community etc. rather than fearing Allah.
In other words, they would do something to make sure their relatives are happy, even if it is against the teachings of Islam!

This action of the brothers was unIslamic. You can not kill anyone like this. If a person kills one of your family members, then you can ask for revenge (death penalty) or blood money. But it would have to be judged first, you cannot take the law into your own hands. In the above scenario, the couple would have committed fornication.
Many Muslims believe that you can stone a person to death for committing Adultery or fornication.
This is a Jewish teaching and whilst the Holy Prophet may have on occasion applied the Jewish law, before the Islamic law on fornication and adultery was sent down, once the Islamic law of 100 lashes was revealed, then that is the only punishment for Muslims.
Yes there may have been cases where a Jew came to him for punishment, in which case he would give them the choice of the Islamic law or Jewish law. Naturally, the Jew would have to choose the Jewish law; if he accepted the Islamic law, then he should become a Muslim. But the Maulvis (Islamic religious leaders) these days, try to enforce the Hadith (stoning to death) over the Holy Qur'an Chapter 24, verse 3 (100 lashes) and the majority of Muslims accept the verdict of these Maulvis.
Even if you apply the 100 lashes, first you have to have four witnesses seeing the act take place (being pregnant is not enough) and then you apply the lashes not to break the bones or cause death, but it should hurt the skin only. The 100 lashes are done openly, and the main punishment is the disgrace, not to badly injure or kill the person.

Sometimes, parents want to take their children to Pakistan etc. in a bid to prevent them continuing an affair. Sometimes they go to further extremes such as cutting them off completely - disowning them, these are methods one can use, but they are not very effective; but killing them is certainly not allowed.
Respect *(Izzat)* is very important to Muslim families. They will go to many extremes, rather than face other family members or feeling disgraced in front of their community. But at the end of the day, Muslims must strive to win Allah's pleasure not His displeasure.
Therefore, God must always come first not doing something unIslamic to save face amongst your family and friends. Hence the practice of 'honour killing' is foreign to Islam and finds absolutely no support in the Holy Quran. *(source alislam.org)*

Inequalities in the legal System

The legal system of our world today is a complex system. In an ideal world, everybody is equal before the eyes of the law, there are no prejudices based on race, religious views or wealth.

However in reality; this is not so.

Countries are governed by the elite of the community as opposed to the poor; and therefore favor the rich above the poor.

The power and control rests within the arms of the wealthy and as their power grows, so does their wealth – and the poor are left behind.

If we look at the law, in theory it does not favor the rich above the poor. However as Judge Sturgess once said, "Justice is open to everyone in the same way as the Ritz hotel". The law is written the same for everybody; the same way that the Ritz hotel opens its doors for anyone who wishes to stay there. The thing that the Ritz and the law have in common is that the person wishing to avail of the service must have the resources to do so. It is not possible to stay in the Ritz if you are poor and do not have money to pay for your stay, the same way if you cannot pay for the most expensive solicitors and barristers, you cannot succeed before the law. If a case is between a person of low social standing, who cannot afford the expensive solicitors, and a wealthy member of society who has the best in everything, it is clear which candidate will win the case.

If the records of every inmate of a State prison are examined, it is clearly seen that a high majority of these inmates are working class. It is very rare that these records would show a person of high propriety residing in one of these cramped, overcrowded cells.

The fact that the rich do not commit crimes is obviously a blatant lie, but then if the law is equal why are these people not behind bars like the poor people who are punished for even minute crimes? Jonathan Swift once wrote an essay entitled A Critical Essay upon the Faculties of the Mind. He discussed the issue at question and wrote, "Laws are like cobwebs, which may catch small flies, but let wasps and hornets break through." The imagery of the rich being compared to wasps and hornets convey a sense that it is the rich that pose a true threat to society, but they are powerful enough to break through the cobweb that is the law and leave the smaller, less threatening flies (the poor people) get trapped within its net.

In no country in the world is all of the population considered equal. No matter where you go – a first world country or a third world country – there will always be a system of hierarchy where the laws of a country favour the rich over the poor. That is the system as we know it everywhere in the world. The poor are penalized for their actions without the opportunity to defend themselves.

In contrast with this; the rich are able to escape without ever so much as a day in prison, solely due to the fact that they can buy their way out of difficult situations. . Like Lady Marguerite Blessington said, "The vices of the rich and great are mistaken for error; and those of the poor and lowly, for crimes."

This demonstrates the biased nature of the law, and how difficult it can be for the same privileges to be extended to the rich and the poor. Is it fair? Is it just? Very few would answer in the affirmative; yet it is the truth. Only we as a people can change this ugly truth.

It will be hard and may feel like traveling uphill at times yet it is important to remember that sometimes it is necessary to experience hardship to achieve satisfaction.

We need to work for what is right. Like a wise man once said ; 'good people don't need laws to tell them to behave but bad people will find a way around the laws'. We need to make sure these laws are satisfactory for the benefit of the bad people whom they are directed at.

Allah says in the Holy Quran:

Verily, Allah requires you to abide by justice, and to treat with grace, and give like the giving of kin to kin; and forbids indecency, and manifest evil, and transgression. He admonished you that you may take heed. (Surah al-Nahl; 16:91)

Three Stages of Human Relations

Hadhrat Khalifa tul Massih IV said, there are three stages of Human relations ...

1. 'Adl (absolute justice).
2. Ihsan (to grant someone more than his or her due).
3. Ita'i Dhil-Qurba (to treat others with such grace and overwhelming benevolence as one would treat one's kindred).

Allah does not command us to exercise justice ('Adl) alone, but also desires us to voluntarily add benevolence (Ihsan) to the act of justice and then to move further to the third stage of human relationships, which is Ita'i Dhil-Qurba—a spontaneous expression of love and care as experienced by a mother for her child.

When a mother loves her child, she does so without any element of design and without any trace of affectation. It is but a natural flow which she does not generate, but one with which she is carried away.

Spontaneity is always central to her expression of love for her dear ones. The above example illustrates fully the spirit of Ita'i Dhil-Qurba.

In the world today, all the prevalent disorders and inherent dangers to world peace spring from the concept of national or racial superiority. This is what is termed as 'Racialism' or 'Racism'. This racism, although loudly condemned by every nation of the world, still exists as it once existed in Nazi Germany.

This racism is white as well as black. The lava of hatred that erupts from time to time among black nations against the white is but another name of racism which is black in colour. Alas! the world has not as yet been released from the clutches of this demon. This is an extremely poisonous weed which cannot easily be rooted out. All people of truth who see and recognize

it, know very well the roots of this deadly weed are found everywhere, as much in the East as in the West. Despite great speeches and loud condemnation of racism, it continues to raise its head in every soil.

This weed is so poisonous and hardy that it insidiously creeps into and flourishes in every soil, be it religious, social, political or philosophical.
(Absolute Justice, Kindness and Kinship, by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad r.h)

A Great Charter Proclaimed by the Holy Prophet (saw) on Racial Equality

The Holy Prophetsa explained this most beautifully in his last sermon during his last pilgrimage, in the following words:

'O humankind your Allah is One and your father was also one, so listen carefully that Arabs have no superiority over the non-Arabs nor have the non- Arabs any superiority over the Arabs.
Similarly, the white and red races, have no superiority over black races, and black races have no superiority over the white. Yes, only he is superior who transcends in his personal good deeds.

O people tell me if I have conveyed my Lord's message to all of you?

At this, the entire gathering spoke with one voice: Yes, the Messenger of Allah has conveyed the message of Allah to all of us.'
(Musnad Ahmad bin Hambal, Hadith No.22978, Vol.6, p. 570)

by Mahnoor Ahmed

Giving charity TO OTHERS ...

Islam teaches Muslims to take care of their relatives who may be less fortunate than themselves, thus encouraging the distribution of wealth. The Holy Qur'an says:
"They ask thee what they shall spend. Say, "Whatever of good and abundant wealth you spend should be for parents and near relatives and orphans and the needy and the wayfarer. And whatever good you do, surely Allah knows it perfectly well." (2: 216)
In addition, the Holy Prophet has said:
"Your charity to others is certainly misplaced if you have a near relative to deserve it." And *"Giving charity to the poor hath the reward of one charity; but that given to kindred hath two rewards; one, the reward of charity, the other, the reward of helping relations."*
Thus, the Islamic system of charity is a good substitute for the welfare programs existing today. One of Allah's blessings and a solution for economic disparity is the institution of *Zakaat*. *Zakaat* is a tax on the wealth of a Muslim which is distributed to the poor. Allah says in the Holy Qur'an: "*Take alms out of their wealth, so that thou mayest cleanse them and purify them thereby...*" (9:103)

Islam
a religion of Peace and Love

Its vibrant teachings remain as relevant today as they were during the lifetime of Prophet Muhammad (saw). It remains a universal religion. The guidance that emanates
From the Qur'an and from the example of Prophet Muhammad (saw) is at one with the nature of man and his environment.

What is Islam? Islam is a name given by Allah to this religion Holy Quran (5:4), it basically means peace and obedience.
Islam is derived from the word "Salema" (in Arabic) which means peace , purity , submission and obedience .Islam means the path of those who are obedient to Allah and who establish peace with Him and His creatures.
Today mankind is in the centre of the greatest crises ever in its history. We have to empower the good within each of us so that we may strive in righteousness for harmony and peace, as opposed to allowing the potential for evil within us to breed hatred that would tear us apart and make us enemies of one another.
Islam 1400 years ago proclaimed that its guidance was meant for all the human mankind and not just Muslims alone, without any discrimination and distinction. Islam teaches us to respect all other religions. Islam forbids Muslims to degrigating the deities of other religions or destroy their icons or their places of worship. Islam is the religion that unites mankind in to one brotherhood. Islam means peace and to attain peace today is to submit ourselves to the Will of Allah following His commandments in order to establish a communion with Him which results in peace with Allah and peace with humanity.

We have been created from Allah's love for us so that we may become images of Allah's love among ourselves .Yet, we rush forth, bling and heedless, in to the abyss of our low desires and worldly temptations, seeking only what statiates the senses and keeps our fears at the bay.
All true guidance from Allah always seeks to bring about, between our hearts and ourselves, a love and peace that can bring us harmony in our worldly life and make a spiritual connection with the Allah Almighty. By no means can this communion and peace is ever achieved with fear, hatred and violence. Islam unites all mankind as mentioned before.

Unfortunately in today's world it is the most misunderstood religion in the World. Therefore it is our duty as Muslims to clear all the misconceptions about this beautiful religion, to strive from our words and deeds to follow the Holy Prophet Muhammad (peace is upon him) with the Quran – a word meaning "that which is most

widely read and recited." Islam is and always will be a religion of peace, love harmony and brotherhood which is free from colour, class or social caste barriers.

The media has either ignorantly or intentionally misrepresented Islamic teachings again and again.

But unfortunately the press, radio and television rarely present the true picture of Islam today. Western media portrays a very strange map of Islam and its teachings. It is unknown whether this is done intentionally or not but the fact remains that "peaceful" Islam is not newsworthy. Islam as the presentation of the Western media focuses invariably on the actions of those political groups or individuals whose interpretations only to seek their worldly desires under the guise of Islam. As if somehow the religion somehow forgives their violent behaviour.

But can this world truly be changed in to a place of peace, from the torment of hell ... .in to a heavenly bliss?

The answer is yes! We must always strive for peace and not lose hope or sight of this noble goal. On an individual as well as social level the attainment of this reality lies in realizing that we are all Allah Almighty creation and that Allah has endowed us with the capacity to understand and follow His Divine Scriptures. He has granted us with the gift of intelligence and has provided us with all the resources to live in peace with one another.
And as Muslims we are in fact commanded by Allah in the Holy Quran.

by Hira Javed

Never think for a moment that God will let you go to waste; you are indeed a seed planted by the very hand of God in the soil.
Thus, declares God, this seed will sprout and grow and will branch out in every direction and will turn into a mighty tree.
So, blessed be he who has trust in the word of God and should fear not the intervening trials. Remember that it is essential for trials to come so that thereby, Allah may distinguish which of you is true in his covenant of Bai'at and which of you is false.
He who stumbles in the course of any trial will not harm God in the least and his evil fate will lead him ultimately to hell. Would that he were not born. As for those who remain steadfast to the end, however much they have been confronted with calamities and have passed through periods of great shaking and trepidations, those who have been subjected to mockery and are laughed at by nations, and whom the world will treat with utter disdain, they are the ones who emerge victorious in the end, and the gates of blessings will be thrown open to welcome them.

Thus has God instructed me as He spoke to me that I make it clear to my followers that such among men who have believed and their faith has no trace of worldly motives nor is it blemished with cowardice and hypocrisy, theirs is a faith which never fails to comply with requirements of obedience at any level. Such are the people endeared by God. It is about them that God declares that they tread the path of truth .

(Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani (as) - Al-Wasiyyat : Roohani Khazain Vol. 20 p. 309)

Persecution of Muslims who believe in the Messiah

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qaidan, India founded the Ahmadiyya Muslim Community (AMC) in 1889.
Since its inception, AMC has faced immense persecution. If we look at the history of men who claimed to be the prophets of God, we will find out that persecution has been a constant amongst them. Zoroaster, Abraham, Moses, Jesus, Krishna, Buddha, Confucius, Lao and Muhammad (saw) all faced persecution. Ahmad was no exception. In contrast to other religious communities being persecuted around the globe in this day and age, Ahmadiyya Muslim Community (AMC) is prominent for various reasons.
Firstly, AMC is facing state sanctioned persecution in Pakistan. These laws also known as "the anti-blasphemy laws" deprive fundamental rights to AMC members who are Pakistani citizens. The Pakistani Constitution's anti-blasphemy laws directly violate the United Nations Universal Declaration of Human Rights passed. These laws must be repealed to avoid further damage to Pakistan and the international community.

The trouble started for AMC on May 1, 1949 when the members of Ahrar, a Muslim separatist movement, demanded that the members of AMC be declared non-Muslims. Jama'at-i-Islami an Islamist revivalist fundamentalist movement, lead by Maulana Maududi, followed by a similar favor from the government of Pakistan. This pressure continued for decades. The government could not hold its ground for long. On September 6th, 1974 Prime Minister Zulfikar Ali Bhutto issued an amendment in the constitution which declared the members of the AMC as non-Muslims. The corruption of the constitution rose to new levels on April 26, 1984, when General Zia-ul-Haq issued series of amendments which resulted in the infamous Ordinance XX.

The Ordinance XX and the 1974 amendment of Pakistan's Constitution allowed Pakistan to determine the meaning of "Muslim"—something that has never happened in Islam's 1400-year-history. This ordinance criminalized the everyday religious practices of members of AMC, including but not limited to, banning the members of AMC from declaring themselves as Muslims either verbally or in writing, calling their place of worship mosque, performing the Muslim call to prayer at the mosque, using the traditional Islamic greeting, quoting the Quran, propagating their faith, and publishing or producing any religious literature. In essence this law provided various extremist Islamic groups with a carte blanche to openly persecute the members of AMC.

There are many incidents of violence AMC endured but "The Massacre in the Mosques" is of particular significance. This past Friday, June 28th 2010 terrorists armed with automatic weapon, hand grenades and suicide jackets simultaneously attacked two mosques of the AMC. This occurred while thousands were offering their Friday prayers. Ninety-four of the members of this peace loving community were massacred, whereas those injured were well over the 125 mark. The attackers were indiscriminate, targeting elders and children alike.

Some argue that this was only terror attack and had nothing to do with target killings of the members of AMC. This is a false notion. The clerics in Pakistan have always instigated the crowd that since the members of AMC are infidels, killing them indiscriminately is rewarding in this life and the hereafter. Hate campaigns against the AMC are conducted publically including, speeches in the mosques, canvassing in the streets and through the press. The AMC is not allowed to publish articles to defend their beliefs.

AMC is being deprived of its fundamental rights as being humans and citizens of Pakistan but the views of the government is that these laws have been placed to restore public order as the beliefs of the AMC injure the sentiments of the majority of "Muslims". To defend this poor argument the Muslim clerics have argued the beliefs of the AMC are so radical that "Shariah" (Islamic Law) demands its persecution and annihilation.

The Holy Quran contradicts such a position, explaining that a person's spiritual destiny is between God and that person alone. It is important to note that since the independence of Pakistan in 1947, AMC has witnessed 167 murders (not including the ones that were martyred on May 28) of its members while never once being found guilty of retaliation. It is noteworthy to share the response of the supreme leader of the AMC, Hazrat Mirza Masroor Ahmad, to the massacre of May 28th:

"The Ahmadiyya Muslim Jamaat is a peace loving true Muslim Jamaat. Thus there will be no improper reaction from any Ahmadi. Our salvation lies in our supplications to God Almighty and we believe that He has, and always will, help us."

This shows that this community stands by its motto, "LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE".

I encourage everybody to watch the following documentary about what Ahmadi beliefs are as there is so much propaganda out there against this peaceful community *http://www.alislam.org/introduction/Islam-Ahmadiyyat.html*.

In order for the iconoclastic and intolerant Pakistani culture to subside, the anti-blasphemy laws must be repealed. If these terrorists are not controlled in Pakistan now, they pose an increasing threat to all counties.

Other nations must pressure Pakistan to repeal amendment of 1974 and the Ordinance XX of 1984.

So far Pakistan has turned its blind eye towards this issue but with "The Massacre in the Mosques", it is under the microscope of the entire world. Sooner or later, Pakistan will have to give in.

by Nudrat Malik

In response to the TERRORIST ATTACKS that took place at two Ahmadi Muslim mosques in Lahore on 28 May 2010, His Holiness, *Hadhrat Mirza Masroor Ahmad(atba) issued the following statement:*

28 May 2010

"The terrorist attacks that occurred today at two of our mosques in Lahore were completely barbaric and alien to all forms of humanity.
These attacks took place in mosques which are places of worship and at the time of the Friday prayers which all Muslims know is a holy and sacred time.
No true Muslims could ever countenance such attacks, such cruelty and such barbaric behaviour. No form of terrorism has any place in Islam and thus those who were behind these attacks may justify their acts in its name, but let it be clear they are Muslim only in name and never in deed.

The situation in Pakistan is extremely grave. For decades Ahmadi Muslims have not been able to live in peace; in fact they live their lives in constant danger. In 1974 Ahmadi Muslims were declared 'non-Muslim' by the Government of Pakistan and then ten years later the infamous Ordinance XX was adopted which criminalised all forms of Ahmadi worship and the practice of its faith.

These laws effectively legitimised the exclusion and persecution of our Jama'at in Pakistan. Ever since, extremists have taken advantage and targeted Ahmadis. Despite this cruelty Ahmadis have remained loyal citizens of Pakistan and have never shown any form of civil disobedience.

At this time we do not know the full extent of what has happened. However it is clear that dozens of Ahmadis have been killed and many others have been injured. I pray that Allah may grant patience to all those who have been left bereaved and grant an elevated status in Paradise to those who have been martyred. May God restore to health those who have been injured.
The Ahmadiyya Muslim Jama'at is a peace-loving true Muslim Jama'at. Thus there will be no improper reaction from any Ahmadi. Our salvation lies in our supplications to God Almighty and we believe that He has, and always will, help us. No terrorist and no government can ever stop the progress of our Jama'at because it is a Divine organisation.
May Allah protect all good-natured people from the evil acts of those opposed to peace."

(Press Release by Press Desk, AMJ International; press@ahmadiyya.org.uk)

A Life Sketch

of the Promised Messiah (as)

Once the Promised Messiah (as) was sitting on the roof of the Mubarak Mosque, Qadian, awaiting the arrival of some guests with whom he was to have a meal. One very poor Ahmadi friend, Mian Nizam Din Sahib of Ludhiana, wearing ragged clothes, was also sitting there at a short distance. In the meantime, some well to do, respected guests arrived and came and sat near the Promised Messiahas.

To make room for each of them Mian Nizam Din Sahib had to move further back and he did so until he reached the place where shoes were kept. When the meal was brought, the Promised Messiah (as) who had observed the whole scene, took a plate of food and addressing him said, 'Come, Mian Nizam Din you and I will eat together inside,' meaning his chamber next to the mosque.

At that Mian Nizam Din Sahib's joy knew no bounds, and those who had sat near the Promised Messiah (as), pushing Mian Nizam Din Sahib farther away, were duly mortified.

The Promised Messiahas took care of his own children's up bringing through prayer and through his own example. Once in the winter season, Mian Mahmud, who was then only a child, put a piece of stone in the pocket of the waistcoat of Hazrat Mirza Sahibas so thatwhenever he lay down on his side it poked into him. He mentioned to his servant that of late he had been feeling some pain in his ribs.

In an attempt to check this the servant passed his hand over that area only to discover the brickbat and he took it out. The Promised Messiahas smiled and said, 'Now I remember, Mahmud put this in my pocket and asked me not to take it out for he would play with it later.' Hazrat Mirza Sahibas asked thatit should be left there for when Mahmud wished to claim it back.

I have often seen his own and other children sitting on the same couch with him, compelling him to gradually move to the end of the couch, and reciting to him in their childish stories tales of frogs and crows and sparrows. He listens to them with apparent delight as if they were reciting to him some lines from the mystic poems of Maulana Rum. *(Ashab e Ahmad, by Malik Salahudin M.A., Vol. 4)*

O Lord, bestow Your blessings, or test us with trials,

Contented and at peace are we, in that wherein lies Your will.

Verse of an Urdu poem by Hadrat Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad (ra), Khalifa tul Massih II

History of Lajna Immaillah Ireland

Ahmadiyya Jamat is a dynamic community with branches in more than 197 countries world wide.
Lajna is women's auxillary organization. Jamat Ahmadiyya has been established in early 1980's. Hazrat Khalifatul Masih IV came to Ireland in 1989 in Galway mission House.

Lajna Immaillah was established later.
First Lajna Sadar Mrs Hina Maqsood was nominated on Dec. 1998 by then President of Jamaat Dr Muhammad Saleem Shahid. Jamaat at that stage was under UK Jamaat, and was considered as a region of UK.
First ever elections for Lajna Sadar were held in September 2001 in Newcastle Hall Dublin. Mrs Kishwar Saleem sahiba was elected as Sadar Lajna.
Sadar Lajna UK Mrs Qanita Shahida Sahiba visited Ireland in Feb 2002 for 5 days to activate Lajna in Ireland accompanied by her husband Maulana Ata ul Mujeeb Rashid Sahib, Imam of London Mosque. This was the First ever visit of Sadar Lajna UK to Ireland
Mrs Kishwar Saleem Sahiba stayed in office until August 2002. She then migrated to UK. She requested Sadar Lajna UK Mrs Qanita Shahida Sahiba for nomination of acting Sadar Lajna. She nominated Mrs Tayyaba Mashood Sahiba for the office from August 2002.
Second Sadar Lajna elections were held in September 2002 at the occasion of First Jalsa Salana of Ireland Jamat in Great Southern Hotel in Dublin.
Mrs Sajida Aleem Sahiba was elected as Sadar Lajna.
February 2003 Jamat was divided into two Regions East and West.
Mrs Sajida Aleem Sahiba remained as West region (Galway) Sadar Lajna and Mrs. Tayyaba Mashood Sahiba was nominated as East Region (Dublin) Sadar Lajna. Sadar Lajna UK approved this.
1n December 2005 Sadar Lajna UK recommended to appoint a Regional Sadar Lajna in Ireland. She recommended Mrs Sajida Aleem Sahiba to hold this office as well as Local Sadar of West Jamat.
Local Sadar Election of East Region was held in February 2006, Mrs Tayyaba Mashood was elected as Local Sadar Lajna.
September 2006 Mrs Sajida Aleem Sahiba moved to Dublin in East Jamaat. She nominated Dr. Qanita Noonan Sahiba as Local Sadar for west Jamat after approval from Sadar Lajna UK.
First Historic Lajna Ijtema was held in Dublin on 11 Nov 2006.

Sadar Lajna UK Mrs. Shumaila Nagi Sahiba along with General Secretary and Secretary Taleem came from UK as Special guest for Ijtema Ireland Jamaat was separated in Nov 2007 from UK by Hazrat Khalifat ul Massih V as a separate country. Regional Sadars were changed to National Sadars as per Hazoors instruction.

Mrs Sajida Aleem Sahiba was nominated as first National Sadar Lajna.
October 2009 elections for Local Sadars Lajna were held in Dublin at Jalsa Salana Ireland. Mrs Tayyaba Mashood was re-elected as Sadar Lajna East Jamat and Dr. Qanita Noonan was re-elected Sadar Lajna for West Jamat.
December 2009: Election for National Sadar Lajna was held in Dublin by Mrs Najma Rasheed Sahiba (Incharge Lajna Section) who came from London as per Hazoor's instructions. Mrs Tayyaba Mashood Sahiba was elected and approved by Hazoor (aba) as National Sadar Lajna. She currently holds this office and trying to activate Lajna and Nasiraat on all levels.

Following Lajna events have been held for the first time in 2010

• Refresher courses were held in East and West Jamats in February.
• National Taleem and Tarbiyyat Class was held in April.
• National Meena Bazaar to be held in June in Dublin
• Magazine for Lajna Imaillah and Nasirat ul Ahmadiyya Ireland
• Lajna Imaillah and Nasirat ul Ahmadiyya's Website

Please pray for success of Lajna Imaillah in Ireland.

by National President Lajna, Tayyaba Mashood

visit our website: www.islamahmadiyya.ie

Report

Visit to PARLIAMENT HOUSE DUBLIN

A delegate of Lajna along with Missionary Incharge Ireland visited Parliament house to meet few TDs on 8th of June 2010. The purpose of our visit was in accordance to the instructions of Hazoor (aba) to all Lajna about meeting the government members of their country and to explain them about the basic concept of veil and pardah in Islam. Lajna delegate included National Sadar Lajna, National General Secretary, Sadar Lajna West Jamaat and Jamat 's Press Secretary.
This meeting lasted for one hour with two of the members of Parliament.

The basic agenda was to talk about the recent implementation of ban on veil in Belgium and France, which is totally against our basic human rights.
Murabi Sahib and Lajna members expressed their concern about this growing resentment against veil in European countries. So that if it ever hits Ireland the members of parliament should know the basic concept of "Pardah".
It was clearly explained to them that "Pardah" serves double purpose; it enjoins privacy and recommends decorum and dignified behaviour. That's why Muslim women are expected to observe certain rules regarding their dress when going out of their houses. This headscarf intend to save a Muslim women when she goes out from the mental anguish of being stared at or molested or in any other way inconvenienced by persons of questionable character.
continue at page 44

Blessings of Pardah

Today, many young Ahmadi Muslim girls face the problem of conveying the positive image of Islam. Due to negative image projected by western media, it is difficult to convert this "negative" image into "positive" image.

When we, Ahmadi Muslim girls go outside of home, we not only represent ourselves in front of the world but also, Islam Ahmadiyyat as well. Our each act is judged by the western world. They make judgements based on the way we dress or communicate with others.

Purdah (modesty) is something we should be proud of. We live in a western society where the Islamic teaching about treatment of women is one of the most misunderstood. Western women generally view Muslim women as repressed and deprived of their rights. The media portrays the stereotypical Muslim woman as fully covered and dominated by her husband, with little more status then a slave. You may be amazed to find, that for 1400 years, Muslim women have been enjoying rights for which western women are still struggling.

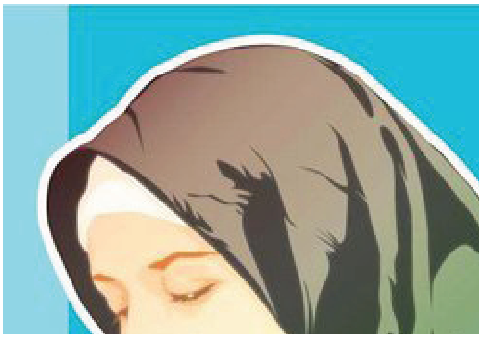

Did you ever realise that by wearing a headscarf you discourage men to talk to you and shake hands with you? A Muslim girl who doesn't wear a headscarf is likely to get more attention than the girls who cover themselves properly when they go outside.

Pardah protects us in many ways that a girl in young age may not understand.

The Holy Qur'an has laid down that one of the methods that men and women are to use to achieve that goal is hijab.

It says: *"Say to the believing men that they restrain their eyes and guard their private parts. That is purer for them. Surely, Allah is well aware of what they do." (24:31)*

And *"Say to the believing women that they restrain their looks and guard their private parts, and that they display not their beauty or their embellishment except that which is apparent thereof, and that they draw their head coverings over their bosoms....." (24:32)*

Western world is not aware of this fact and we need to make them realise how wrong they are to judge Muslim women's status just based on the media reports.

I started wearing a Hijab from a very young age. At the beginning, it was very difficult as I was the only girl in my school and in my class who wore a headscarf. However, in Transition Year, when we discussed the issues that young girls face in western world and how they cope with these issues. There were many sad stories where the girls were in unmanageable situations and they could not comprehend the situation they were in due to their young age. I was amazed to see how fortunate I was, that I wear a hijab. I then realised, how lucky I was that I then realised, how lucky I was that my parents

protect me from all those difficulties that other western girls are not protected of. Their parents do not tell them what is right and wrong, however, when they do something immoral then their parents turn their back against their own daughters. We, Muslim girls are so lucky that our parents take care of us and protect us from all the cruelties of this world. What our responsibility as an Ahmadi girl is that we should show the real image of Islam to the world.

I was often asked in my class, “Why do you wear this headscarf? Do you have to wear it all the time? Were you forced into wearing the headscarf?” My response to these types of questions was always that “this is something I choose to wear and no one is forcing me.” I also said “I am proud of wearing this scarf because it represents my religion.” They could automatically assume that I was a Muslim girl. I also corrected them that “I am an Ahmadi Muslim.”

It is challenging to dress up differently but we do it to please Allah. Also, if we can prepare for our exams months before; then why not start preparing for the day of judgement from a vey young age? Don’t you want to get a reward on the day of judgement by doing good deeds and by staying on the right path?
If your answer is yes, then do not ever hesitate to do anything that pleases Allah but might not be as acceptable or as fashionable in the world where we live.
What we need to know is that what is the purpose of our lives? Once we get an answer to this question then everything will become clear to us.
When we are asked about our religion and the reasons for example: why we don’t go out and drink. We need to be careful about our responses to these types of questions as these questions; if not answered properly, might convey the “negative image” of Islam. You should always answer starting with “I” instead of referring back to the teachings of Islam. We need to make sure that no one can persuade us to do anything in Islam; however, we are guided about the right and wrong. It is then our personal choice if we want to stay on the right path or not.
I must say that once you compromise on something that you should not compromise on, it may lead to another thing and so on. I was often asked to go with my friends when we had three hours breaks but my answer was always the same “I do not want to go”.
Remember, nobody can force you or convince you into doing something you do not wish to or intend to do. You have a choice! There was no one with me who could keep an eye on me or chaperone me when we had long breaks in between our classes but I always preferred to go home or library because, although, there
was no one with me but I always remembered that “Allah is watching me.” If we always keep this in mind then we can protect ourselves from doing something immoral.
Purdah is a blessing for us Ahmadi Muslim girls. We should be proud of it. Perhaps, it may not be as fashionable nowadays. However, when you only think of the hereafter then the blessings of purdah are countless. May Allah always enable us all to stay on the right path Ameen.

by Nida Mannan

Use of Internet

Today, be it an Islamic world or non-Islamic world, the basic reason of destruction in any society is through the electronic media. Unfortunately, due to the electronic media, we can see that it is taking us away from practicing our religion.

When we think of electronic media, the first thing that comes to our mind is T.V. Even though, it has spiritual and informative programs for us; for example on our channel MTA. However, here we are talking about those programs that are inappropriate for our children and we cannot allow them to watch these channels, but unfortunately, these programs are very popular among our young generation nowadays.

It will not be incorrect for us to say that this is something that leads to another thing and so on. It never stops once one gets into this.

Today, I am going to talk to you about something that will surely make you more aware about today's world, InshAllah.

Dear sisters, being a mother, you are responsible for your children's well being. First of all, you need to treat your children like you are their friend instead of treating them as your children. You need to give them comfort so that they could share everything and anything that they feel and see around them. Give them that trust they need in order to share everything with you. You need to understand your child's psychology. Of course, you should pray for your children. However, with prayers, you also need to keep an eye on your children. You should know about your child's friends, and also you should know about your child's hobbies, interests and activities.

Can you imagine your child running towards the fire, or, jumping off the cliff? Of course, you will do anything that it will take to save your child's life. You will do it efficiently, and you will be amazed how, without thinking, you will do it just to save your child's life.

The thing I am warning you about is not anything else but internet! Internet may seem like it cannot harm your children however, it can, if your child misuses it.

Today's world is internet's world. World is turning into a global village. Today, people can share anything they want with the entire world with little effort. Today, people can simply go online and purchase products because they're more cost effective and are available everywhere and at anytime. Nowadays, every channel has its own website where they give information not only about their previous programmes however; they also inform the viewers about their upcoming programmes as well. Students use internet to search for their assignments and project work and then they share this knowledge with the rest of the class.

It is in human nature to get attracted towards evil that leads to the wrong path. We can protect our children through guidance and prayers. A mother can play a major role in the up bringing of their children. The mothers should know the disadvantages of the internet as well as its advantages.

Many young people join the social networking websites so they could stay in contact with their friends over the internet. Where they can not only stay in contact with their old friends but also they can make new friends from all around the world. Those young people then spend most of their time on the internet that affects their studies as well and the girls become friends with boys and vice versa. Huzur once said that young people cannot make friendships for the purpose of Tableegh and if someone wants to know anything about our Jama'at then you can give them the links of our Jama'at's official websites.

One of the most popular social website nowadays is *Facebook.*

Facebook is a social networking website where people can join for free and add their family and friends. There are also many different groups that one can join and share more videos or their views on the topic.

I regret to say that there are many people out there in the world who have nothing else to do but surfing on the internet. There are many men who sign up as female so they could add females and make friends on the internet. This the biggest disadvantage of these social networking websites. Some innocent girls then add these people to their friends list. And at one point their friendship leads them to share their pictures.

First of all you should never ever upload your pictures on these social networking websites as this can easily destroy your life if someone copy and paste your picture and edit them and upload your pictures again. It will then leave you with nothing but sorrow.

Women's respect is in modesty. The real beauty of women is when she covers her beauty in front of the world, not by showing her beauty to the world. An evil can enter into your house easily through the doors of the internet. But you can stop this evil and prevent your house.

Did you know that, today, people can get your home address and phone number just by using internet? Do you realize how harmful the use of the internet can be?

Mothers should know who their children's friends are on the internet and what sort of people they are. Remember, if your child is hesitating to tell you something or does something that you are not aware of,

it means it is something that is not right and that it is something that is likely to get your child in trouble, if he/she tells you about it.

Of course, children nowadays love to sit in front of the computer but to save your child's life you can give them topics to search on religious topics, so that, they can spend time on internet and make the most of it. It will also educate them more about our religion and the teachings of Islam. Ask them to make notes in their own words afterwards, this way they can memorise the topic they searched on the internet for a longer period of time.

To save your child's life, first of all, you need to educate yourself about the internet so that you can save your children from the cruelties of this world. Treat your kids like your friends and give them trust so that they could share everything with you. I pray to Allah that may our children always stay on the right path, may our children spend their lives working for our Jama'at, Ameen

by R. Kiran Khan,

Islam will definitely succeed if you are able to reform fifty percent women...

(Hadhrat Musleh Maud r.a)

Upper Respiratory Tract Infection (URTI)

Upper respiratory tract infections are the commonest infections both in adult and children. Most people have a minimum of two colds per year. Children tend to get more frequent upper respiratory tract infections than adults. URTIs are among the commonest reasons for prescribing antibiotics, although most URTIs are viral in origin and require symptomatic treatment only.

The upper respiratory tract consists of the nose, nasal cavity, larynx, and trachea, as well as some of the sinuses and air cells. Upper respiratory tract infections include the common cold (rhinitis), influenza, laryngitis (inflammation of the voice box), pharyngitis (sore throat), sinusitis, tonsillitis, and croup (in children).

There are over 200 viruses that can cause upper respiratory tract infections. These types of viruses are extremely contagious and are spread by direct contact, such as shaking hands, sharing food or drink, and kissing. They can also be spread through coughing and sneezing.

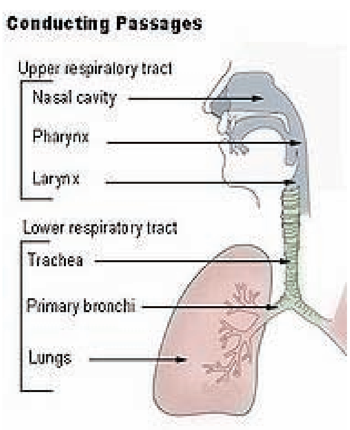

A virus can be spread from the hands to the upper respiratory tract by touching the eyes, nose, or mouth.

The common cold has symptoms ranging from sneezing, coughing, and runny nose, to congestion, headache, and sore throat. Colds may or may not include a fever. Most common colds last for about one week.

Influenza begins suddenly and causes more discomfort than a cold. In addition to cold symptoms, flu sufferers usually have high fever, headache, chills, body aches, weakness, and fatigue. Symptoms of laryngitis include hoarseness and voice loss, while pharyngitis is a severe sore throat. Sore throat caused by a bacterial infection is called strep throat.
The symptoms of sinusitis may follow a cold that doesn't seem to go away and generally include headache pain and pressure in the forehead, cheek, and nasal region, in addition to cold symptoms.
Tonsillitis is an inflammation of the tonsils that causes sore throat and difficulty swallowing. The most telltale symptom of croup is a harsh, bark-like breathing sound called stridor.
Croup symptoms in children usually occur at night. ee your doctor whenever cold symptoms do not go away within a reasonable period of time, worsen, or include high fever, earache, severe headache, and severe sore throat.
Upper respiratory tract infections are diagnosed according to the types and durations of symptoms. Cold symptoms that last for months, but are not caused by sinus problems, may actually be allergy-related.

The most recommended treatment for upper respiratory tract infections is rest and plenty of fluids.
Over-the-counter cold, flu, and sinus remedies and pain relievers may provide temporary relief from symptoms, but do not shorten the duration of the infection.
Gargling with salt water may relieve sore throat symptoms. A steaming bowl of soup can help relieve congestion by loosening nasal secretions. Antibiotics are not effective in treating viral infections and are only prescribed when the cause of symptoms is bacterial, such as with strep throat, tonsillitis, earaches, or sinus infections. Judicious use of antibiotics can decrease unnecessary adverse effects of antibiotics as well as out-of-pocket costs to the patient.
But more importantly, decreased antibiotic usage will prevent the rise of drug resistant bacteria, which is now a growing problem in the world. International, as well as local health agencies, have been strongly encouraging physicians to decrease the prescribing of antibiotics to treat common upper respiratory tract infections because antibiotic usage does not significantly reduce recovery time for these viral illnesses. The best treatment for laryngitis is to rest the voice. Repeated bouts of tonsillitis are treated with surgery to remove the infected tonsils. Mild croup can be treated at home with rest, fluids, and a humidifier. However, children with severe croup may need to be hospitalized.

Self-care tips

If you have an upper respiratory tract infection, get plenty of rest and fluids, and should visit the doctor if symptoms get worse or last longer than one week. Keep mucous membranes moist with a humidifier and petroleum jelly around the nose. Saline nasal drops can also help loosen mucus. Your doctor can tell you how to make this solution and how frequently to use it. You can help prevent upper respiratory tract infections by avoiding touching your eyes, nose, and mouth, which will spread any virus your hands have contacted.
Until more effective treatments are available to treat the common respiratory viruses responsible for the majority of cases, treatment of URIs with rest, increased fluids, and symptomatic care with over-the-counter medications will remain the treatment of choice.

by Dr. Rubina Karim

Scientific Prophecies

in the Holy Quran

It is often asked "Does science prove the non-existence of God? Can science be used to support God's existence? The fact is that God is the Creator of everything; therefore the Word of God must be in harmony with the Hand of God. In other words as God created everything, therefore, He knows how everything He created functions, so whatever He mentions in His Holy Books must be correct.

Whilst science tries endlessly to disprove there is a God, in fact all it can really state is that there seems to be some power or energy which is responsible for creating things. Since scientists needs solid facts to prove their theories and the belief in God is based on faith not facts, therefore, the scientists will not say there is a God that they can scientifically prove, but they also can't scientifically prove there is not a God. The Holy Quar'an explains about such things like Big Bang Theory:

Evolution and whether it was by chance or planned: we also showed how the Holy Quran explains about the Human Embryology. How was it possible for the Holy Quran to mention these things 1400 years ago when scientists seem to have only recently discovered this knowledge? It proves that science actually supports and proves God's existence!

One of the greatest attacks on religion by the scientists is the time span of the world. Accordingly to the Holy Books it explains how the world was created in six days and then God rested on the seventh.

It further indicates that man has only been on this earth for around

5,000 years, but science has proved so far that it could not have taken only six days to create the Universe and that man has been around on this planet for at least 3.5 million years not 5,000 years. Therefore, they dismiss the Holy Books as fantasy not reality!

First of all we need to understand what is a day? Are we talking about one of our days – 24 hours, if that is so, then God had to be living on the Earth when He created it? Unfortunately, the Sun couldn't rise or set as He hadn't created it yet! So when we are referring to one of God's days, then it means a period, that period can be a day, month, year or even thousands, millions or billions of years. The Holy Quran mentions about a day (Yaum) as *"a day with thy Lord is sometimes as a thousand years of your reckoning" (Ch.22: 48)* or *"The angels and the Spirit ascend to Him in a day, the measure of which is fifty thousand years" (Ch.70:5).* So God's day refers to an indefinite period or a stage in the development of a thing.

Secondly, when you read about the story of Adam and Eve in the Holy Bible, then they had Cain and Abel, then Cain got married and lived in a city (Gen 4:17) so where did his wife come from? Where did the people of the city come from? If you read between the lines it indicates that there were many people around, this is why we say that Adam was the first Prophet not

the first man, his Prophethood may have started 5,000 years ago, but man could have easily been evolving for the last 3.5 millions years until that reached a stage in their development when they started living in communities and so they needed the Prophet Adam to explain about God.

The fact is that the Holy Quran abounds with facts which were impossible to know 1400 years without the aid of a microscope or telescope. Furthermore it has accurately prophesied future events. Some examples of these are related in the Holy Quran Chapter 81.

Verse 4 - *"And when the mountains are made to move* - this could relate to when mountains will be blown away by dynamite and roads will be made through them.

Verse 5 - *And when the she-camels ten month pregnant are abandoned* - this could relate to the fact that camels were the mode of transport in those days, but more better, faster and powerful means of transport will have been invented.

Verse 6 - *"And when the wild beasts are gathered together*- this could relate to when animals will be collected in zoos.

Verse 7 - *And when the seas are made to flow forth one into the other* - this could relate to the joining of two different seas, the Suez Canal joining the Red Sea with the Mediterranean Sea and the Panama Canal joining the Pacific Sea with the Atlantic Sea.

There are many verses in the Holy Quran like these which seem to point to modern day discoveries and inventions, for instance another interesting verse relates about the *hidden treasures* as the Holy Quran refers to them, in Chapter 99 verse 3 it states *"And the earth throws up her burdens"*, it is a wonderful thing to note that whenever man needs a new type of energy it discovers a hidden treasure like coal, oil and gas, which has been lying hidden since before mankind was on the earth. Then when man needed greater power he discovered the splitting of the atom, again the atom has been around before mankind. No doubt you will find that when man is in need for another source of energy, it will discover another hidden treasure which was there before mankind! Therefore the answer to the question is yes, science fully supports the existence of God, Alhamdulillah Rabbil 'Alameen (All praise is due to Allah alone, Lord, Creator and Sustainer of all the Worlds).

Source Alislam.org

by Quratulain Ahmad

Oneness of God

There are thousands of proofs to show that God is one but the commonest and the clearest of them all is that every thing in the world has a circular shape and the circular shape indicates the oneness of God. The drop of the water is circular and so is the earth (it is round). The flame of the fire is circular and so also is the shape of the stars. Had trinity been the correct dogma, these things should have been triangular - having three corners.

God the Almighty started humanity with Adam and ended it with another Adam. The Messiah who was promised was named Adam, by God. Since this second Adam is of a new type, the battle to be fought against Adam is also of a new type. *(Malfoozat Vol. 8 pg. 6)*

QUOTES

• He who builds a masjid in the way of Allah, God will build a house for him in the paradise. *~ Hadhrat Mohammed (saw)*

• Poorly is the person, poorly is the person, again, poorly is the person, the one who lives long enough to witness the old age of his parents, yet fails to earn Paradise (by serving them) *~ Hadhrat Mohammed (saw)*

• "When Hitler attacked the Jews I was not a Jew, therefore I was not concerned.
And when Hitler attacked the Catholics, I was not a Catholic, and therefore I was not concerned. And when Hitler attacked the union and the industrialists, I was not a member of the unions and I was not concerned. Then Hitler attacked me and the Protestant Church — and there was nobody left to be concerned."
~ Martin Niemoeller

• Tragedy is not the brutality of evil, but the silence of good people. *~ Marin Luther King Jr*

• How poor are they who have not patience! What wound did ever heal but by degrees.
~ William Shakespeare

• Only your real friends will tell you when your face is dirty. *~ Sicilian Proverb*

• The language of friendship is not words but meanings. *~ Henry David Thoreau*

• Knowledge of the self is the mother of all knowledge. So it is incumbent on me to know my self, to know it completely, to know its minutiae, its characteristics, its subtleties, and its very atoms. *~ Kahlil Gibran*

• I've never seen a smiling face that was not beautiful. *~Author Unknown*

• There is no evil that cannot be done by the liar. *~ Buddhism, Dhammapada 176*

• There is no crime greater than having too many desires; there is no disaster greater than not being content; there is no misfortune greater than being covetous. *(Taoism, Tao Te Ching 46)"*
Dreams are like paper, they tear so easily.
~ Gilda Radner

• And the smile that is worth the praises of earth is the smile that shines through tears.
~ Ella Wheeler Wilcox

• I knew I belonged to the public and to the world, not because I was talented or even beautiful, but because I had never belonged to anything or anyone else.
Marilyn Monroe

• Everytime you smile at someone, it is an action of love, a gift to that person, a beautiful thing. *~ Mother Teresa*

• Safeguarding the rights of others is the most noble and beautiful end of a human being.
~ Kahlil Gibran

• "Love your enemies and pray for those who persecute you. *(Christianity, Jesus(as), Bible, Matthew 5:44)"*

Continue from page 35

Visit to Parliament House Dublin

It was made clear to them that Islam is a religion of peace and there is no such concept of segregation from people of other religion. In answer to one of their question Murabi Ibrahim Noonan Sahib made it clear that our children who are born in Ireland they see themselves as an Irish citizens and they follow the mainstream educational system in contrast with the some other religious groups who have their own primary schools and their children are isolated from the rest of society.
In the end all Lajna members made it clear that they observe Pardah according to their own will to follow the command of God (Allah Subhana Taala) and it should not be banned just because of the security reason.
Report by Dr. Rubina Karim

Recipes

Lamb Tikka

450g lamb fillet
2-3 garlic cloves, chopped
2 spring onions
juice of 1 lemon
350ml / half cup yoghurt
5ml/ 1 tsp garam masala
15ml/ 1 tbsp ground almonds
1.5ml ½ ground cardamom
15ml/ 1 tbsp vegetable oil
15-30ml/ 1-2 tbsp chopped fresh mint

To prepare the marinade, put all the ingredients into a bowl and stir well to mix. Reserve 120ml / half cup of the mixture in a separate bowl to use as a dipping source. With a sharp knife cut the lamb fillet into small pieces and put into the bowl of food processor with spring onions. Process until meat us chopped. Add 2-3 tbsp of the marinade and process again.

If the mixture holds together by pinching a little between your fingertips. Add a little more marinade if necessary, but do not make the mixture too wet and soft. With moistened palms, form the meat mixture into slightly oval shaped ball, about 4cm long and put them in a shallow dish. Spoon over the remaining marinade, cover with plastic wrap and put into the refrigerator for 8-10 hours overnight.

Preheat the grill and line a baking sheet with foil. Thread each meatball to a skewer and arrange on the baking sheet. Grill for 4-5 minutes, turning the skewers, until crisp and golden on all sides.
Serve with the reserved marinade as a dipping source.

By Fouzia Mehmood

Samosa recipe - Vegetarian

For the Samosa stuffing:
* 2 cups boiled and cubed potatoes
* 1/4 cup cooked green peas
* 1/2 tsp Garam Masala
* 1/2 tsp salt
* 1/4 tsp Red chili powder
* 1/4 tsp Ginger paste
* 1/4 tsp fennel seeds or powder

For the Samosa covering:
* 1 cup plain flour
* 1/2 tsp salt
* 1 tbsp oil
* Water to form dough
* Oil for deep frying

Samosa recipe Preparations:
* Mix flour, salt and 1tbsp oil
* Add water little by little, form tight dough and keep aside
* Mix all the stuffing ingredients together in a bowl
* Take a lime sized ball of dough and roll out in a circle of about 6″ diameter on a rolling
board using a rolling pin
* Cut the round into half, each half makes one Samosa
* Add a big tablespoonful of the stuffing on one piece, fold into a triangle, holding the stuffing
in carefully. Press the edges together to seal.
* Form all the Samosas in the same way
* Heat oil for frying and keep it on medium heat
* Add the Samosas into the hot oil and fry on both sides till they are golden brown
* Remove and drain well

Source: http://thecookduke.com/samosa-recipe/

Nasirat ul Ahmadiyya

Dear members of Nasirat ul Ahmadiyya in Ireland,

Asalam o Alaikum w.r.w.b

Welcome to our first edition of this Nasirat section. We have tried to put together some useful articles, information and helpful tips for your benefit. We hope that you will enjoy this and learn from it as well as using it as a guide to improving yourselves. We would request all Nasirat, to make it a habit to write regular letters to Huzoor (atba) requesting for prayers. It should not only be when you have an exam coming up, or when you have a worry. Prayers can be requested for your self, your parents, and other members of your family, as well as informing Huzoor (atba) of any progress you have made in school or in the Jama'at activities. Writing regular letter will give you a special bond with Huzoora (atba). All Nasirat should try to listen to as many Friday sermons as possible. Even if you are at school, the Friday sermon is repeated later in the day on MTA. It is best to listen to the khutba in Huzoor's own words, however you can, if you like go on to www.alislam.org and read the summery in English. Did you know that you can even subscribe to a free podcast via the alislam site. Simply log on for more details.

Punctuality of *Salat* is key to success.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad (atba)

WHAT IS BAI'AT?

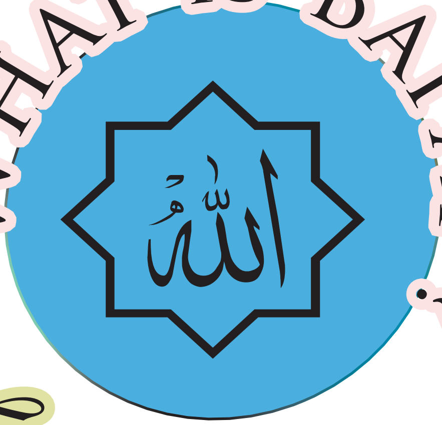

This question is revelant for every single Ahmadi Muslim and we must understand the true meaning and importance of Bai'at, in order to incorporate it truly in our lives.

The best way to understand this is through the words of our beloved Promised Messiah (as). In order to explain the concept and importance of Bai'at, the Promised Messiah , Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (as) said:

"Bai'at truly means to sell oneself; its blessing and impact are based on that condition. Just as a seed is sown into the ground, its original conditions that the hand of the farmer has sown it, but it is not known what will happen to it.

If the seed is of a good quality and possesses the capacity to grow, then with the grace of Allah the Almighty, and as a consequence of the work done by the farmer, it grows until one grain turns into thousands grains. Similarly, the person taking bai'at has to first adopt lowliness and humility and has to distance himself from his ego and selfishness. Then that person becomes fit for growth.

But he who continues to hold on his ego, along with taking bai'at, will never receive any grace. "(Malfuzat, vol. 6 173)

The Promised Messiah (as) descriptions of religious concepts are free from any fault, and this quote shows the beauty of his wisdom, in its true sense. He uses the example of a seed to illustrate what state a person needs to be in to take Bai'at.

Just a seed is helpless in its capacity to make progress and grow without other factors like soil, sun, water etc., we are reliant on the help of those who we perform bai'at to – in this case, our beloved Khalifa.

The Khalifa is chosen by God as His representative on Earth and thus has a special relationship with God. Through this relationship, the Khalifa of the time has a unique religious wisdom excels that of any other person. If we follow his instructions carefully and wholeheartedly, we will also be like those precious seeds of the Ahmadiyya community who prosper and bloom into great, strong trees or beautiful flowers.

But how may we follow the instruction of our leader in the best way possible?

The Promised Messiah (as) wonderful words answer that question for us: we may do this by being humble and putting aside our egos.

This means that we must always remember that we have sold ourselves completely to the Khalifa of the time, and so we must adopt his wishes as our own and do everything in our capacity to fulfill them in the best possible manner. Through our Bai'at we have handed ourselves over the wishes of God, and through our Khalifa we learn how best to please God.

The literal meaning of Bai'at is 'to sell oneself' , and we know that when we sell something to another, we lose all right and power over it. In this world, when people sell things to others, do they retain any right or power to decide how that thing should be used? No. They give up all control, power and authority over ir. Just like that, we, as Ahmadi Muslims, have sold ourselves to the hands of our Khalifa. We must always obey him without question and respect all his wishes.

The Promises Messiah (as) took the first, or Pledge of Allegiance, on 23rd March 1889. This momentous occasion occurred at the home of Hadhrat Sufi Ahmad Jan Sahib located in Mahalla Jadid. As narrated by Hadhrat Munshi 'Abdullah of Sanour', a register was prepared to record this historical event.

All Ahmadis should read the book 'Conditions of Bai'at & Responsbilities of an Ahmadi' written by our beloved Hazur, Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba). This book will explain all the criteria of what Bai'at is and what the responsibilities of a true Ahmadi are. To participate with the right mind and right intension all the conditions should be read beforehand, as then the bai'at will be blessed truly by Allah the Almighty and we will be able to follow the conditions of Bai'at properly.

(source ahmadiyya.uk)

send us your articles, stories, jokes etc to Maryam Magazine
Email:
kirankh2@hotmail.com

Blessed Schemes
of
Terike Jadid & Waqfe Jadid

Hazrat Musle Maoodro established Terike Jadid scheme in 1934 to send missionaries all over the world. Then in 1956 Waqfe Jadid scheme was established to send educators to our community in rural areas.
Please make sure you have made your promises for this year.

Did you know ?

What is the literal meaning of the word Nasirat-ul-Ahmadiyya?

Female helpers of Ahmdiyyat

Who named the organisation Nasirat-ul- Ahmadiyya?

Hadhrat Khalifa tul Massih II (ra)
(Hadhrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad (ra))

Which year was Nasirat-ul-Ahmadiyya formed?

Idea: in 1928
Initial set up: in 1939
Definite set up: in 1945

(Tarikh-e-Ahmadiyyat, Volume 4, Page 308)

by Rafia Malik

Kindness towards children

by the Holy Prophet (saw)

The Holy Prophet was a very humble and kind man and he had great love for all children and became happy at their pure and innocent laughter. He would tell his companions

'I give my salaam to children and respect them, and Muslims should follow my behavior and always be warm and loving with children'
He also said;
'O Muslims, O father and mother, O my followers, be kind and compassionate towards children for someone who is not kind to children has no place amongst the Muslims'

RESPECT YOUR CHILDREN

The Holy Prophet has said ' Respect your children and cultivate in them the best of manners'

It has been presumed that some parents do not pay attention to this golden principle. They sometimes ignore their children completely. Yes, there are parents who love their children very much, feed them well, give them nice clothes to wear and generally look after them properly but do not care for their feelings.
The Holy Prophet has instructed that parents should not hurt the feelings of their children. They should be kind to them and more importantly they should discuss with them, those matters that are important to them. This will develop their feelings of self-respect and high moral qualities.

The Holy Prophet has emphasized to parents that they should educate their children in the best possible manner and develop in them the respect for elders.

EDUCATION OF GIRLS

The Holy Prophet has laid great stress on the education of girls. He instructed Muslims to make sure they received a good education. In this way, not only would they become good mothers and bring up their children in the best possible manner, but also being educated they would be able to contribute more to society.

Of course, this does not mean that the Holy Prophet was not in favor of boys' education. The Holy Prophet at that time, lived in a society where women were looked down upon. They had no status in society and that is why he emphasized the education of girls.
There is a saying by the Holy Prophet that says' No gift, among all the gifts of a father to his child, is better than education'.

TREAT ALL CHILDREN FAIRLY

The Holy Prophet has told all Muslims to treat all children fairly. An incident occurred in his life where a companion by the name of Bashir approached the Holy Prophet (saw) along with his son Nu'maan and said *'will you please be my witness that I have given one of my servants as a gift to this son of mine'. The Holy Prophet asked ' what about*

your other sons? Have you given a similar gift to them?' Bashir replied 'No'. The Holy Prophet then remarked 'I cannot be a witness to such an unjust act'.
From this incident it is very clear that The Holy Prophet was very keen to see that parents treat all their children fairly and equally.

AFFECTION FOR CHILDREN

Once the Holy Prophet's grandsons came to see him. He picked them up and kissed them affectionately. A passer by said
'O Messenger of Allah, we have never shown affection to our children like you have shown'. The Prophet replied 'If you are deprived of love and mercy for your children, what can I do?'
This incident shows us that the Holy Prophet was very kind and affectionate towards children.
If we look at the life of the Holy Prophet we will find that he was very kind to everyone. Children too, loved his company. Seeing him in the street the children would come close to him jumping with joy. He would pick them up one by one, cuddle them, kiss them and pray for them.
Very often the companions of the Holy Prophet would see Hasan, his grandson seated on his right thigh while Usama, the son of his freed slave Zaid seated on his left thigh. He would embrace both of them lovingly and say *'O Lord! Shower thy mercy and grace on both of them.'*

EVERY CHILD IS BORN SINLESS

The majority of Christians believe in the hereditary sin theory. They say that Adam and Eve sinned. As a result their progeny began to sin and ever since all children of Adam are born sinners.
According to Islamic teachings each person is responsible for his or her actions and is accountable to God. The Holy Quran says that no one can bear the burden of another.

If a man commits a sin, punishment of that sin should be given to him alone and to no one else. This is the fundamental principle of justice. According to Islam therefore, every child is born sinless, as the sin of one person cannot be passed on to anyone else.

We should be grateful to the Holy Prophet of Islam as he had removed the stigma of sin from every child that comes into this world is sinless and innocent.

We as children have much to learn from Islam if we want to make our lives successful. We have to act upon the teachings brought by the Holy Prophet of Islam if we want to create a healthy and happy society.
God has sent the Holy Prophet as a 'mercy for mankind'. He was a blessing not only for his followers but also his opponents. He was a mercy for animals and even plants. It is our duty therefore to pay tribute to such a person and offer salutation of peace to him.
The Holy Quran states:

'Allah sends down his blessings on the Prophet and his angles constantly invoke Allah's blessing on him. Do you, o believers O believers also invoke Allah's blessings on him and offer him the salutation of peace?'

by Hania Ahmad

Respect for Parents

Parents take care of us since when we were young, and do so many things for us because they love us. The way we treat our parents is very important to Allah ta'alla and he wants us to show them with a lot of respect.
The holy Quran clearly states: "Thy lord has commanded worship of none but him and show kindness to parents.

"If one of them or both of them attain old age with thee never say unto a word of disgust, nor approach them, but address them with excellent speech and lower to them with wing of humility out of tenderness. And say: "My lord have mercy on them, ever as they nourished me in my childhood. These verses clearly show us that we should be kind, respectful and obedient to our parents.

Even the way we talk or react to their speech should show respect. Sighing at them is not the way Allah wants us to be. Allah even teaches us prayers about parents which just shows us how important they are.

Sometimes they tell us to do things that we don't like or want to do, but they are actually telling us for our own good.
The holy prophet, (Peace be upon him.) said:*"Those who are disobedient to his parents shall not enter paradise."*

So to always be respectful to our parents we should pray for them and obey them and always be kind to them. That will make our parents happy but it will also make Allah happy!
by Farwa Javed

What to do in the Holidays ?

Some of the lucky ones get to go on holidays to Pakistan, England etc. but if you're not one of those then here are a few fun ideas for your holidays!

You might be thinking: I'll watch all the great shows on TV! Bad idea. Get lots of fresh air and exercise! I know, I know, you've heard that a million times but its true!

• You could improve your urdu and get your mom to give you a few activities in urdu to do.
• Help around the house. You don't know how much your mom does for you so why not do a bit for her?!
• Wake up for fajr namaz on time.
•If you're a girl then you could always go shopping! Im not saying spend all your parents money, and you could always window shop!!!
• If you're a boy then get your friends together and have a water fight!
• Make a regular habit of reading the Holy Quran.
• Get a good book and read!
• Instead of going on the internet all day, you should improve your studies.
• As we all know, our annual Jalsa Event is on 25th of October so prepare for that.

by Fareeha Aleem

Study Tips

I am aware that we have a lot of young intelligent Nasirat in the jamaat right now who will be sitting a lot of exams in the coming years (eg; the junior cert…).

To make sure that every nasirat reaches her potential and receives the best possible grades they can, I have decided to share some helpful study tips.

Start studying in advance! Do not leave it all to the last minute. Before you know it, the year will have gone by and your exams will be just around the corner…

Make notes! When studying. There's no point in just reading the page. Instead, read the page, then write notes on it from memory and then check to see what you remembered and what you didn't. Then make notes on the stuff you didn't remember the first time. This way the information will go in your head easier.

Make out a timetable. List all your subjects and make a schedule of what subject to study on what day. Keep in mind, that if there is a day where you come home late from school, it might be a better idea to study your 'easier' subjects that day.

Try study in the same place everyday at the same time with no distractions around you. Studies show that we remember best under conditions that resem ble those in which the original learning took place.

Try organise a study group with your friends once a week, where you can discuss difficult topics, share knowledge and techniques and teach one another. It's a great way to have fun and learn, as long as it is studying and ONLY studying you do together! Don't over do it by studying for hours and hours. Research shows that when it comes to studying, students lose concentration around every 40 minutes. So give yourself a break every now and again- you deserve one.

If you're confused or don't understand a topic, ask your teacher! They want the best for you, and they want you to succeed so don't be shy!

Last of all stay positive about everything, and do not go into stress mode or panic. In the end they are only exams, not the end of the world .

by Hania Ahmad

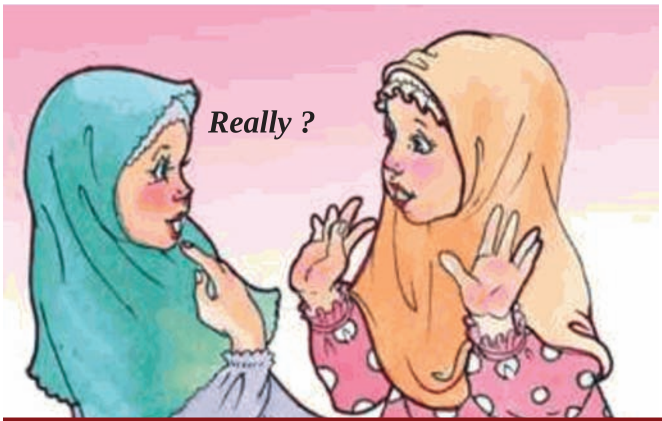

Keep a Routine

Set aside a specific time to do your homework and studying every day. Whether that's right after school or after supper, a set schedule can often help you focus a lot easier. Don't try to fit your homework around socializing with friends. Homework should be a priority.

I Love Allah

I LOVE ALLAH

YOU LOVE ALLAH

WE LOVE ALLAH TOGETHER

IF YOU WANT ALLAH TO LOVE YOU

YOU SHOLD DO YOUR NAMAZ

IF YOU WANT ALLAH TO LOVE YOU

YOU SHOULD DO YOUR QURAN

ALLH MIAN CREATED EVERY THING YOU NEED

HE CREATED THE ANGELS ALL AROUND YOU

WHEN YOU NEED HELP

THEY HELP YOU

HE CREATED THE HEAVEN AND THE EARTH

HE CREATED THE WHOLE WIDE WORLD

I LOVE HIM SINCE I WAS BORN

YOU ARE THE GREATEST O ALLAH

I LOVE YOU MY ALLAH THAT YOU LIVE IN MY HEART

YOU ARE SO WONDERFUL

THAT I SEE YOU IN MY NAMAZ

written by a 7 years old - Zarin Aiman Noonan

MULTIPLE CHOICE

QUIZ SERIES

1.	Which one of the following is a pillar of Islam?	7.	During the first rakat of Eid prayers how many total takbirs are recited?
a. b. c. d.	Ayatul qursi Huzurs khutba Salaat Umra	a. b. c. d.	2 3 5 7
2.	When does the time for fajr start?	8.	When taking an important decision which namaz is used to seek guidance from Allah?
a. b. c. d.	At 5:00 in the morning At the first light of dawn At sunrise When the birds start calling	a. b. c. d.	Salatul istika Salatul tasbeeh Salatul ishraq Sa;atul istikhara
3.	According to Hadith when during Namaz is someone closest to Allah?	9.	Which dua is recited in the last rakaat of vitr prayers?
a. b. c. d.	Sajdah Ruku Standing position Sitting position at end of salaat	a. b. c. d.	Dua yunus Syedul isteghfar Dua biana sijtadain Dua qunoot
4.	Without which surah can there be no namaz?	10.	Which dua is offered during lunar eclipses?
a. b. c. d.	Surah al Ikhlas Surah al Fatiha Surah al Baqarah Surah al Feel	a. b. c. d.	Salatul khusuf Salatul kusuf Salatul istika Salatul vitr
5.	What should we do if we make a mistake in salaat?	11.	If a male imam makes a mistake, how can a lady draw hi attention to it?
a. b. c. d.	Read dua qunoot Prostrate for sajdah sah'u Extra ruku Restart namaz	a. b. c. d.	Saying subhanallah Clapping hands Saying astaghfirullah Whistling
6.	In which namaz is there no ruku or sajdah?	12.	In the first rakat what is read after taqbeere tahreema (allahu akbar)
a. b. c. d.	Tahajjud Istikharah Janaza Vitr	a. b. c. d.	Tawwuz Tasmiah Sanaa Surah al Fatiha

Find all Answers on the next page.

Congratulations !!!

Zainib Khan daughter of Zafrullah Khan sahib from Athlone has been awarded as

'Student of the Year'

Mashallah

Zainab is only 8 years old.

Answers of Multiple Choice Quiz

1. What is the pillar of Islam?
c. salaat
2. When does the time for fajr start?
b. at the first light of dawn
3. According to Ahadith when during namaz is someone nearest to Allah?
a. sajdah
4. Without which surah would there be no namaz?
b. surah al Fatiha
5. What should we do if we make a mistake in namaz?
b. prostrate for sajdah sar'u
6. In which namaz is there no ruku or sajdah?
c. janaza
7. During the first rakat of eid prayers how many takbirs are recited?
d. 7
8. When taking an important decision which namaz is used to seek guidance from Allah?
d. salatul istikhara
9. Which dua is recited in the last rakat of vitr prayers?
d. dua qunoot
10. Which salaat is offered during lunar eclipses?
a. salatul khusuf
11. If a male imam makes a mistake then how can a ladies draw his attention to it?
b. clapping hands
12. In the first rakat what is read after taqbeere tahreema (allahu akbar)
c. sanaa

by Fareeha Aleem

(source Tarbiyyat department UK)

RANA PRINT

What we print:
Leaflets, Brochures, Folders. Stationery, Flyers, Posters, Business Cards, Letterheads, Canvas Prints, Books and many more.
Contact:
Robert-Perthel-Str. 15
50739 Koeln
Germany
Tel.: 0049/221-1704428
Mobile: 0049/ 157-71676927
Email: masood313@aol.com

Learn Islam online at
free-islamic-course.org & alislam.org

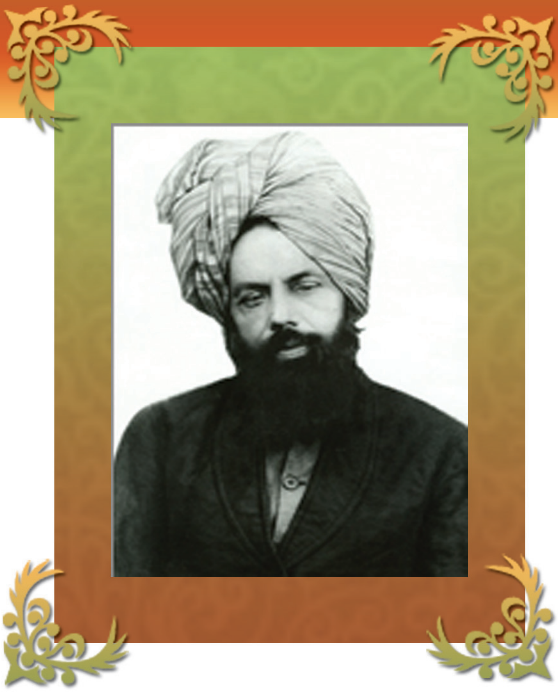

Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani (a.s) The Promised Messiah (a.s)

“He it is Who has raised among the unlettered people a Messenger from among themselves who recites unto them His Signs, and purifies them, and teaches them the Book and Wisdom though before that they were in manifest error; And He will raise him among others of them who have not yet joined them. He is the Mighty, the Wise."
Surah Al-Jumu’ah 62:3-4

Khulafa e Ahmadiyya

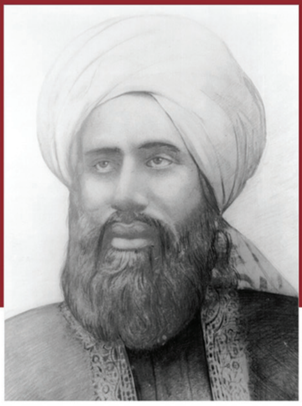

Hadhrat Hakeem Molvi Nooruddin sahib (ra)
Khalifa tul Massih I

Hadhrat Mirza Bashiruddin Mehmood Ahmad (ra)
Khalifa tul Massih II

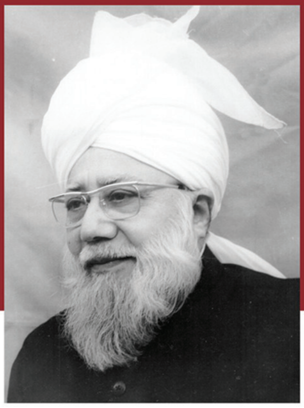

Hadhrat Mirza Nasir Ahmad (rh)
Khalifa tul Massih III

Hadhrat Mirza Tahir Ahmad (rh)
Khalifa tul Massih IV

Hadhrat Mirza Masroor Ahmad (atba)
Khalifa tul Massih V

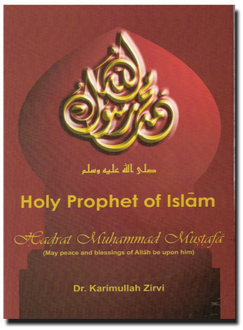

Holy Prophet of Islam
by *Dr. Karimullah Zirvi*

FOREWORD by Hadrat Khalifatul Masih V (atba)

"... It gives me great pleasure to introduce this book written with painstaking research and a grand effort by the author on the life of Muhammad, the Holy Prophet of Islam, may peace and blessings of Allah be upon him. It is a most welcome addition for the English speaking world to better understand the life and teachings of Muhammad peace and blessings of Allah be upon him. The Holy Prophet Muhammad was sent as a Mercy for all mankind. Through every facet of life, his biography, that needs to be told again and again, reveals a noble character and an excellent exemplar for all of us...."

Pages: 450
ISBN 978 1 882494 26 2

Online Books store
http://store.alislam.org/

Maryam Mosque - The First Mosque in Ireland

First Edition 2010

A Magazine by Lajna Imaillah

Maryam

Make this day blessed.
Glorified is the One Who keeps watch over me.